خیال

گریڈ 7 کے لیے اردو کی درسی کتاب

4771

© NCERT
not to be republished

विद्यया ऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

4771- KHAYAAL
Textbook of Urdu for Grade 7

ISBN 978-93-5729-623-6

پہلا اردو ایڈیشن

مارچ 2025 پھالگن 1946

PD 25T AN

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2025

قیمت: ₹ 65.00

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروند مارگ نئی دہلی نے ہائی ٹیک گرافکس، F-28/3، اوکھلا انڈسٹریل ایریا، فیز-II، نئی دہلی- 110020 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

جملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے یا بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا اسٹیکر یا کسی اور ذریعہ ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی- 110016 فون: 011-26562708

108، 100فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بینگلورو- 560085 فون: 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد- 380014 فون: 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکاتا- 700114 فون: 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی- 781021 فون: 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	ایم وی سری نواسن
چیف ایڈیٹر	:	بگیان سُتار
چیف پروڈکشن آفیسر (انچارج)	:	جہان لال
چیف بزنس منیجر	:	امیتابھ کمار
پروڈکشن آفیسر	:	سنیل شرما

سرورق، تصاویر اور لے آؤٹ

لٹل تھنکس، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں یکسر تبدیلی لانے والے درسیاتی اور تدریسیاتی نظام کی سفارش کی گئی ہے، جسے مختلف سطحوں پر طلبا کی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے انتہائی باریک بینی سے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام اساسی سطح کے تین برس کی آموزش، ابتدائی سطح کے تین برس، مڈل سطح کے تین برس اور ثانوی سطح کے چار برسوں کا احاطہ کرتا ہے۔ ہر سطح کو اس طرح وضع کیا گیا ہے کہ عمر کے اعتبار سے مناسب نصاب اور تدریسیات کا نفاذ ہو سکے اور اسکولی تعلیم کی تمام سطحوں پر تعلیم کا بلا رکاوٹ سلسلہ تشکیل پا سکے۔

قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں ملک میں ایک ایسا تعلیمی نظام قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے جس کی جڑیں ہندوستانی روایات میں پیوست ہوں جو انسانی کوششوں اور معلومات کے تمام شعبوں میں تہذیبی تکمیلات سے وابستہ ہو۔ اس کے ساتھ ہی طلبا کو اس طرح تیار کیا جائے کہ وہ اکیسویں صدی کے امکانات اور چیلنجوں سے خود کو تعمیری طور پر وابستہ کر سکیں۔ چیلنجوں سے پُرتصوّر کو سبھی سطحوں کے درسیاتی شعبوں میں قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023 کے لیے اساس بنایا گیا ہے۔ اساسی اور ابتدائی سطحوں میں انسانی وجود کی تمام پانچ فطری جبلّتوں 'پنچ کوش' پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، طلبا کی موروثی صلاحیتوں کی پرورش و پرداخت اس طرح کیے جانے کی بات کی گئی ہے کہ جس سے مڈل سطح پر ان کی آموزش میں مزید ترقی کی راہ ہموار ہو سکے۔

'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023' ایک تفصیلی لائحہ عمل پیش کرتا ہے تاکہ اساسی سطح اور اس کے بعد کی سطحوں کے درمیان وابستگی کو مضبوطی مل سکے، جس سے ایک سطح سے اگلی سطح تک بچوں کی بلا رکاوٹ منتقلی کو یقینی بنایا جا سکے۔ مڈل سطح پر یہ خاکہ طلبا کو ان مہارتوں سے آراستہ کرنے کی بات کرتا ہے جو ان کے آگے بڑھنے کے لیے اس وقت ضروری ہیں۔ جب وہ اپنی زندگی کے مراحل میں آگے بڑھیں تو تجزیاتی، توضیحی اور بیانیہ سے متعلق اپنی صلاحیتوں کو فروغ دے سکیں اور اُن چیلنجوں اور مواقع کے لیے خود کو تیار کر سکیں جو ان کی زندگی میں آنے والے ہیں۔ جدید مضامین

© NCERT not to be republished

کا احاطہ کرنے والا ایک متنوع درسیاتی نظام ان کی ہمہ جہت نشوونما کو فروغ دیتا ہے۔ یہ تین زبانیں جن میں دو ہندوستانی زبانیں ہوں، سے لے کر سائنس، ریاضی، سماجی علوم، آرٹ کی تعلیم، جسمانی تعلیم، صحت وتندرستی اور پیشہ ورانہ تعلیم پر مشتمل ہے۔

یکسر تبدیلی لانے والے آموزشی کلچر کے لیے کچھ لازمی شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ اس طرح کی ایک شرط تو مختلف درسیاتی شعبوں میں مناسب نصابی کتابوں کو تیار کرنا ہے کیوں کہ یہ نصابی کتب مشمولات یا مواد اور تدریسیات کے درمیان ثالثی میں مرکزی کردار ادا کریں گی۔ ایک ایسا کردار جو براہِ راست ہدایات اور جستجو واستفسار کے مواقع کے درمیان ایک منصفانہ توازن قائم کر سکے گا۔ دیگر شرائط کا تعلق کمرۂ جماعت کے انتظام اور اساتذہ کو درسیات کے تمام شعبوں اور دیگر عوامل کے ساتھ اپنے تصورات کو وابستہ کرنے کے لیے تیار کرنے سے ہے۔

این سی ای آر ٹی اپنی جانب سے طلبا کو اسی طرح کی نصابی کتب فراہم کرانے کے لیے پابندِ عہد ہے۔ ان کتابوں کو مختلف مراحل سے گزر کر موجودہ شکل میں لانے تک، مختلف درسیاتی شعبوں سے وابستہ ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جن کی تدریسی مہارت اور محنت سے یہ درسی کتابیں تیار کی گئی ہیں۔ اس مقصد سے تشکیل دی گئی کمیٹی میں تدریسیات کے ماہرین اور تدریس سے وابستہ شخصیات بطور اراکین شامل تھے، ان سبھی نے یہ نصابی کتابیں تیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ گریڈ-7 کے لیے اردو زبان کی درسی کتاب 'خیال' ان میں سے ایک ہے۔ 'قومی تعلیمی پالیسی-2020' اور 'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم-2023' کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پورے غور وفکر کے ساتھ اس کی منصوبہ بندی کی گئی اور تمام تر باریک بینی کے ساتھ اسے تیار کیا گیا تا کہ طلبا آموزشی تجربات کے سفر کا لطف اٹھا سکیں۔ اس کتاب کے مشمولات میں کہانیاں، نظمیں اور ایسے مضامین شامل ہیں جو ان بچّوں کے سماجی، ثقافتی اور جغرافیائی منظر نامے کی عکاسی کرتے ہیں اور جن میں یقینی طور پر ان کی زندگی کے لیے بڑا سامان موجود ہے۔ 'خیال' میں مشمولات کی تشکیل کے لیے ہندوستانی فکر وفلسفہ، فنکاری اور ثقافتی ورثہ کے عظیم خزانوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور ماحولیاتی نقطہ نظر سے بھی بچّوں کو حساس کرنے اور صنفی مساوات وغیرہ کے تصورات کے بارے میں بعض مفروضات کو درست کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتاب کی دلکش پیش کش اور اسے انفرادی کردار عطا کرنے میں آئی سی ٹی (ICT) کا اہم حصہ ہے۔ اوّلاً مجھے یقین ہے کہ ہماری اس نصابی کتاب سے ان تمام درسی اہداف کو کامیابی کے ساتھ حاصل کیا جا سکے گا جو ہمارے پیش نظر رہے ہیں یعنی طلبا میں فطری تجسس کا فروغ اور دانشوروں کی مدد سے وضع کی گئی سرگرمیاں مثلاً سننا، بولنا، پڑھنا اور معنی و قواعد پر عبور حاصل کرنا جنھیں اس کتاب میں مرحلہ وار اور ترتیب وار مربوط انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

کوشش کی گئی ہے کہ ہماری یہ نصابی کتاب درسیات کے بنیادی مقاصد یعنی طلبا میں تنقیدی زاویہ نظر، غوروفکر، مدلل اظہار اور فیصلہ کی صلاحیت کو فروغ دے سکے۔ ہم جماعت طلبا کے ساتھ آموزش میں معاون ہو، تاکہ کلاس روم کا ماحول زندگی سے بھرپور اور اساتذہ و طلبا دونوں کے لیے یکساں طور پر سودمند رہے۔

اس نصابی کتاب کی اہمیت اور ضرورت سے صرفِ نظر کیے بغیر یہ ضروری ہے کہ طلبا و طالبات آموزش کے دیگر وسائل سے بھی خاطر خواہ استفادہ کریں۔ ان میں مقامی لائبریری، والدین کی تربیت اور رہنمائی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بلاشبہ مؤثر آموزشی ماحول ہی طلبا و طالبات کو کلی طور پر تعلیمی مقاصد سے آشنا کرسکتا ہے اور نصابی کتاب کے ساتھ ساتھ گھریلو ماحول اور تدریس و آموزش سے بھرپور فضا سے اس مقصد میں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

میں ان تمام ماہرین اساتذہ اور اسکالروں کا نہایت ممنون ہوں جو اس نصابی کتاب کی تیاری میں شامل تھے اور جنھوں نے اپنی تخلیقی و دانشورانہ صلاحیتوں سے اس اہم مہم کو مسخر کرنے میں ہماری مدد کی ہے۔

میں یہ بھی چاہوں گا کہ اس درسی کتاب سے استفادہ کرنے والے تمام افراد اس کے بارے میں اپنی قیمتی رائے اور مفید مشوروں سے ہمیں آگاہ کریں تاکہ اگلی اشاعت کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

دنیش پرساد سکلانی

ڈائریکٹر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی

یکم مارچ 2025

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارَت کو ایک مقتدر، سمَاج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمھُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہٰذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

'قومی تعلیمی پالیسی۔2020' کی سفارشات پر مبنی 'قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم۔2023' کے تحت پیش کی جانے والی یہ درسی کتاب 'خیال' ساتویں جماعت کے طالب علموں کی مادری زبان کے طور پر اردو پڑھانے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس کا بنیادی مقصد اردو زبان سے متعلق ضروری معلومات فراہم کر کے طلبا کی علمی، فکری اور تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ تدریسی و آموزشی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسباق کے انتخاب میں طالب علموں کی ذہنی سطح، نفسیات اور قومی مقاصد کے ساتھ ساتھ زبان و اسلوب کی دلچسپی پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ طلبا میں زبان و ادب کی اچھی صلاحیت پیدا ہو اور ان کے اندر سماجی، قومی، تہذیبی اور سائنسی شعور کی تربیت ہو۔

اس کتاب میں مضامین کے علاوہ دلچسپ کہانیاں، نظمیں اور ڈراما وغیرہ شامل کیے گئے ہیں۔ ہر سبق کے بعد 'مشکل الفاظ کے معنی'، 'غور کیجیے'، 'سوچیے اور بتائیے'، 'پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے'، 'تلاش کیجیے'، 'تخلیقی اظہار' اور 'عملی کام' کے تحت طلبا کی فکری اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دو نظمیں 'گلزارِ وطن' اور 'ایک لڑکی کا گیت'، مضمون 'ہماری تہذیب' اور عبدالرحیم خانِ خاناں کے 'دوہے' بھی دیے گئے ہیں۔ یہ صرف پڑھنے کے لیے شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں نہ تو مشقیں وضع کی گئی ہیں اور نہ ہی ان سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کثیر لسانی عمل نیز ہندوستانی سماج اور ہندوستانی تہذیب کا مکمل عکس بھی ابھر کر سامنے آئے۔ قومی ثقافتی ورثے، ہندوستانی آئین کے مزاج، مشترکہ اقدار اور تصورات، ماحولیات، ہمارے روایتی کھیل نیز جدید ٹیکنالوجی سے بھی طلبا کو واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہماری کوشش ہے کہ کم مواد کے ذریعے زیادہ سے زیادہ مہارتوں کو فروغ دیا جا سکے اور مثبت فکر کے ذریعے معاشرتی اصلاح و ترقی کے لیے ذہن سازی کی جا سکے۔ طالب علم اپنی ترسیلی، تجریدی اور انفرادی مہارت کی زرخیزی کے لیے ملک کی کثیر لسانی و ثقافتی ورثہ اور ادب میں پوشیدہ خیر و برکت اور شعور و آگہی کے خزانوں سے زیادہ سے زیادہ باخبر اور مستفید ہو سکیں۔ اس کتاب کے ذریعے بچوں میں نہ صرف آموزشی اور قرأت کی صلاحیتوں کو جِلا ملے گی

© NCERT not to be republished

بلکہ ان میں تنقیدی نظر، غور و فکر کی عادت، استدلال اور شعر و ادب سے لطف اندوز ہونے کا قوی جذبہ پیدا ہوگا۔ یہ کتاب اردو اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم کے مشورے اور باہمی تعاون سے ترتیب دی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ ساتویں جماعت کے طلبا و طالبات کی ادبی صلاحیتوں کے فروغ میں معاون ہوگی اور ان کے علم و ہنر میں اضافے کا باعث ہوگی۔

اساتذہ اور ماہرینِ تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب سے متعلق اپنے عملی اور تدریسی تجربات کی روشنی میں ہمیں مفید مشوروں سے نوازیں تاکہ آئندہ اس کتاب کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

محمد فاروق انصاری

پروفیسر اور ہیڈ

ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

نیشنل سلیبس اینڈ ٹیچنگ لرننگ میٹریل کمیٹی (NSTC)

© NCERT not to be republished

مہیش چندر پنت، چانسلر، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ ایڈ منسٹریشن (چیئر پرسن)

منجل بھارگو، پروفیسر، پرنسٹن یونیورسٹی (کو - چیئر پرسن)

سدھا مورتی، مشہور ادیبہ اور ماہر تعلیم

بِبیک دیب رائے، چیئر پرسن، اکنامک ایڈوائزری کونسل ٹو دی پرائم منسٹر (ای اے سی-پی ایم)

شیکھر مانڈے، سابق ڈی جی، سی ایس آئی آر، ممتاز پروفیسر ساوتری بائی پھولے، پونا یونیورسٹی، پونا

سجاتا رام دورائی، پروفیسر، یونیورسٹی آف برٹش، کولمبیا، کناڈا

شنکر مہادیون، میوزک مائسٹرو، ممبئی

یو. وِمل کمار، ڈائریکٹر، پرکاش پاڈوکون بیڈمنٹن اکادمی، بنگلورو

مشیل ڈنینو، وزیٹنگ پروفیسر، آئی آئی ٹی، گاندھی نگر

سرینا راجن، آئی اے ایس (ریٹائرڈ)، ہریانہ، سابق ڈی جی، ایچ آئی پی اے

چاموکرشنا شاستری، چیئر پرسن، بھارتیہ بھاشا سمیتی، وزارت تعلیم

سنجیو سانیال، ممبر، اکنامک ایڈوائزری کونسل ٹو دی پرائم منسٹر (ای اے سی-پی ایم)

ایم ڈی شری نواس، چیئر پرسن، سینٹر فار پالیسی اسٹڈیز، چنئی

گجانن لونڈھے، ہیڈ، پروگرام آفس، این ایس ٹی سی

رابن چھتیری، ڈائریکٹر، ایس سی ای آر ٹی، سکّم

پرتیوش کمار منڈل، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن سوشل سائنسز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

دنیش کمار، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن سائنس اینڈ میتھمیٹکس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

کیرتی کپور، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

رنجنا اروڑہ، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف کری کولم اسٹڈیز اینڈ ڈیولپمنٹ، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی (ممبر سکریٹری)

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبول مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

© NCERT not to be republished

ڈیولپمنٹ ٹیم برائے درسی کتاب

اراکین

قاضی عبیدالرحمٰن ہاشمی، سابق پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی (ٹیم لیڈر)

ابوبکر عباد، پروفیسر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

بے بی تبسم محمد عمر انصاری، پرنسپل، انجمن اسلام الانا گرلس ہائی اسکول، ممبئی

توصیف احمد، ممبر، پروگرام آفس، این ایس ٹی سی

چمن آرا خان، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

دیوان حنان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

راجیش مشرا، پروفیسر، ریجنل انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن، این سی ای آر ٹی، اجمیر

سلمان فیصل، ٹی جی ٹی (اردو)، سرودیا بال ودیالیہ، گیتا کالونی، نئی دہلی

شمیم احمد، ایسو سی ایٹ پروفیسر، سینٹ اسٹیفنس کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی

غزالہ پروین، پی جی ٹی (ریٹائرڈ)، خدیجۃ الکبریٰ پبلک اسکول، نئی دہلی

محمد ارشد، ٹی جی ٹی (اردو)، گورنمنٹ سرودیا بال ودیالیہ، پٹودی ہاؤس، نئی دہلی

نغمہ پروین، لیکچرر، ڈی آئی ای ٹی (ڈائٹ)، سارناتھ، وارانسی

ممبر کوآرڈی نیٹر

محمد فاروق انصاری، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

حصّہ 4 الف

بنیادی فرائض

بنیادی فرائض : 51 الف۔ بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ ——

(الف) آئین پر کار بند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے ان کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے، قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں، محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی جائیداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے؛

(ک) ماں، باپ یا سرپرست جو بھی ہے، چھے سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچّے یا زیرولایت، کو تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ درسی کتب میں قومی درسیات کا خاکہ برائے اسکولی تعلیم کے تصورات کے اطلاق کے لیے تشکیل کیے گئے این سی ایف اوورسائٹ کمیٹی کے چیئر پرسن اور اراکین کی ممنون ہے۔ این سی ای آر ٹی نیشنل سلیبس اینڈ ٹیچنگ لرننگ میٹیریل ڈیولپمنٹ کمیٹی کے چیئر پرسن، کو۔ چیئر پرسن اور اراکین کی بھی ممنون ہے جنھوں نے درسی کتاب کی تیاری کے عمل کی مسلسل نگرانی اور سیر حاصل محاکمہ کیا۔ مزید برآں اس درسی کتاب کی تیاری اور کراس کٹنگ موضوعات پر رہنمائی اور مشورے کے لیے زبانوں اور دیگر مضامین کے لیے تشکیل کیے گئے ذیلی گروپ (اردو) کے چیئر پرسن اور ممبران کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے۔

اس کتاب میں تلوک چند محروم کی نظم 'ترانۂ وحدت'، سرورجہان آبادی کی نظم 'گلزارِ وطن'، محمد اقبال کی نظم 'جگنو'، اختر شیرانی کی نظم 'ایک لڑکی کا گیت'، بشر نواز کی نظم 'قدم بڑھاؤ دوستو!'، عبدالرحیم خان خاناں کے 'دوہے'، قرۃ العین حیدر کی کہانی 'ایک پرانی کہانی'، منشی پریم چند کی 'دو بیلوں کی کہانی' اور ابوالکلام آزاد کا مضمون 'پہلی اڑان' شامل ہیں۔ کونسل ان سبھی کے وارثین کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ ظفر کمالی کی نظم 'چیونٹیوں کی قطار' اور محمد اسلم پرویز کا مضمون 'ڈیجیٹل ٹکنالوجی' بھی اس کتاب میں شامل ہیں، کونسل ان دونوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہے۔

کونسل مضمون 'بریگیڈیر محمد عثمان' کے لیے نیشنل وار میموریل، نئی دہلی کے ذمہ داران کے خصوصی تعاون کی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔

کونسل امریندر بہرا، پروفیسر اور جوائنٹ ڈائریکٹر، سی آئی ای ٹی؛ پرتیوش کمار منڈل، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای ای ایس؛ سنیتا فرکیا، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای ایس ایم؛ اندرانی بھادری، پروفیسر اور ہیڈ، ای ایس ڈی؛ وِنے سنگھ، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای جی ایس این؛ ملی رائے، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای جی ایس اور جیوتسنا تیواری، پروفیسر اور ہیڈ، ڈی ای اے اے اور ان کی تمام ٹیموں کو پوری درسی کتاب میں ہم نصابی پہلوؤں کے متوازن انضمام اور دوسرے نصابی شعبوں کے ساتھ روابط کو یقینی بنانے کے لیے باریک بینی سے کی گئی ان کی کوششوں کا اعتراف کرتی ہے۔

© NCERT not to be republished

کونسل غلام نبی مومن، اکیڈمک سکریٹری (ریٹائرڈ)، بال بھارتی، پونہ؛ محمد نعمان خان، پروفیسر (ریٹائرڈ)، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی؛ نعیمہ جعفری، مشہور ادیبہ، نئی دہلی؛ محمد کاظم، پروفیسر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی؛ ندیم احمد، پروفیسر، شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کا شکریہ ادا کرتی ہے جنھوں نے کتاب کی تیاری کے سلسلے میں منعقدہ ورکشاپ میں شرکت کی اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

کونسل اس کتاب کی تیاری میں معاونت کے لیے سینئر ریسرچ ایسوسی ایٹ محمد عرفان، جونیئر پروجیکٹ فیلو ظفر الاسلام، انجم آرا، محمد جلیل اقبال خاکی، ڈی ٹی پی آپریٹر ریاض احمد کی ممنون ہے۔

کونسل اس کتاب کو حتمی شکل دینے اور ایڈیٹنگ و پروف ریڈنگ کے فرائض انجام دینے والے اسسٹنٹ ایڈیٹر طیب احمد، محمد شارب ضیا، شاہد حبیب اور محمد حیات الدین؛ پروف ریڈر واعظ الرحمٰن صدیقی، رائحہ انصار، احتشام الحق آفاقی، عبدالنور فاروقی اور عظمت اللہ (سبھی کانٹریکچول) کی خدمات کا بھی اعتراف کرتی ہے۔

مزید برآں کونسل پون کمار بریار، انچارج، ڈی ٹی پی سیل؛ فاطمہ ناصر، آرٹسٹ؛ امجد حسین، ڈی ٹی پی آپریٹر (کانٹریکچول) اور پبلی کیشن ڈویژن، این سی ای آر ٹی کی کوششوں کے لیے بھی مشکور ہے۔

© NCERT not to be republished

ترتیب

پیش لفظ				iii
اس کتاب کے بارے میں				vii
1. ترانۂ وحدت		(نظم)	تلوک چند محروم	1
2. ایک پرانی کہانی		(کہانی)	قرۃ العین حیدر	9
3. پہلی اُڑان		(مضمون)	ابوالکلام آزاد	18
4. پانی		(آپ بیتی)	ادارہ	29
گلزارِ وطن	(پڑھنے کے لیے)	(نظم)	سرور جہان آبادی	38
5. جگنو		(نظم)	محمد اقبال	40
6. بوڑھی اماّں کی بات		(کہانی)	لوک کہانی	47
7. بر گیڈیر محمد عثمان		(مضمون)	ادارہ	57
ہماری تہذیب	(پڑھنے کے لیے)	(مضمون)	ادارہ	67
8. قدم بڑھاؤ دوستو!		(نظم)	بشر نواز	69

© NCERT not to be republished

9. ڈاکٹر سروپلی رادھاکرشنن		(مضمون)	ادارہ	76
10. چیونٹیوں کی قطار		(نظم)	ظفر کمالی	86
11. دو بیلوں کی کہانی		(کہانی)	منشی پریم چند	95
دوہے	(پڑھنے کے لیے)	(دوہے)	عبدالرحیم خانِ خاناں	104
12. ہمارے کھیل		(مضمون)	ادارہ	106
13. جھلکاری بائی		(ڈراما)	ہندی سے ترجمہ	117
14. ڈیجیٹل ٹیکنالوجی		(مضمون)	محمد اسلم پرویز	127
ایک لڑکی کا گیت	(پڑھنے کے لیے)	(نظم)	اختر شیرانی	136

© NCERT not to be republished

1 ترانۂ وحدت

ہر ذرّے میں ہے ظہور تیرا　　خُورشید و قمر میں نُور تیرا
افسانہ ترا جہاں تہاں ہے　　چرچا ہے قریب و دُور تیرا
گاتے ہیں شجر ہَوا میں کیا کیا　　دَم بھرتے ہیں سب طُیُور تیرا

تُو جلوہ فگن کہاں نہیں ہے
وہ جا نہیں، تو جہاں نہیں ہے

تاروں میں چمک دمک تری ہے　　جو رَعد میں ہے کڑک، تری ہے
ہر غُنچے میں ہے ترا تبسُّم　　ہر گُل میں بھری مہک تری ہے
کہتی ہے کلی کلی زباں سے　　میری یہ نہیں چٹک تری ہے

بشگفتہ ہے تو چمن چمن میں
خنداں ہے گُلاب و یاسمن میں!

© NCERT not to be republished

یہ کش مکشِ حیات کیا ہے   تیرا ہو کرم تو بات کیا ہے
اے رہبرِ کاروانِ ہستی   راہِ غمِ مشکلات کیا ہے
تُو جس کو دِکھا دے اک تجلّی   کیا جانے وہ غم کی رات کیا ہے
ہر ذرّے میں تیری جستجو ہے
محرومؔ کو بھی اک آرزو ہے!

— تلوک چند محرومؔ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

وحدت	:	ایک ہونا، اکیلا ہونا
ظہور	:	ظاہر ہونا
خورشید	:	سورج
قمر	:	چاند
طیور	:	(طائر کی جمع) پرندے، چڑیاں
جلوہ فگن	:	جلوہ دکھانے والا
رعد	:	گرج، بجلی کی کڑک
بشگفتہ	:	تازگی کے ساتھ
خنداں	:	کِھلا ہوا، ہنستا ہوا
یاسمن	:	چنبیلی
کش مکشِ حیات	:	زندگی کی بھاگ دوڑ
کاروانِ ہستی	:	زندگی کا قافلہ
تجلّی	:	روشنی

غور کیجیے

- اردو کے معروف شاعر تلوک چند محرومؔ کی یہ نظم اُن کے شعری مجموعے ’گنجِ معانی‘ سے منتخب کی گئی ہے۔ اس نظم میں خدا کی ذات و صفات اور قدرتی مناظر کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔
- نظم کے آخری شعر میں لفظ ’محروم‘ استعمال ہوا ہے، اس کے معنی ہیں ’جس کو کچھ نہ ملا ہو۔‘ لفظ ’محروم‘ شاعر کے قلمی نام یا تخلص کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ محرومؔ کا اصل نام تلوک چند ہے۔ شعرا عام طور پر کلام میں اپنا قلمی نام یا تخلص استعمال کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. نظم میں آسمان اور چمن میں کن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

ii. شجر کے گانے اور طیور کے دَم بھرنے سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

iii. 'وہ جا نہیں، تو جہاں نہیں ہے'، اس مصرعے کا مفہوم کیا ہے؟

iv. 'رَہبرِ کاروانِ ہستی' کس کو کہا گیا ہے؟

نیچے لکھے سوالوں کے جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) قدرت کے جلوے کہاں کہاں نظر آتے ہیں؟

i. خورشید، قمر، تارے

ii. چمن، شجر، غنچے

iii. پہاڑ، آسمان، ذرّے

(ب) نظم میں تجلّی کا کیا اثر ہوتا ہے؟

i. غم کی رات ختم ہو جاتی ہے۔

ii. کرم عام ہو جاتا ہے۔

iii. مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔

دی گئی مثال کے مطابق الفاظ کے متضاد لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے

مثال: صبح — شام — میں شام کے وقت کھیلنے جاتا ہوں۔

i. خورشید ________ ________________

ii. قریب ________ ________________

iii. طلوع ________ ________________

iv. غم ________ ________________

v. روشنی ________ ________________

© NCERT not to be republished

مصرعے اور ان کے مفہوم کا صحیح جوڑ ملائیے

مصرعہ	مفہوم
i. جو رعد میں ہے کڑک، تری ہے	1. خدا کے لیے زندگی کی دشواریوں اور تکالیف کو ختم کر دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔
ii. یہ کش مکشِ حیات کیا ہے	2. زمین کے ہر ذرّے میں تیرا ہی جلوہ ہے۔
iii. ہر ذرّے میں تیری جستجو ہے	3. آسمانی بجلی میں کڑک تیرے جلال کا اظہار ہے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

آپ جانتے ہیں کہ روزانہ کی زندگی میں بولے جانے والے مخصوص الفاظ جو خاص معنوں میں استعمال کیے جاتے اور اُن ہی معنوں میں رائج ہوں، روزمرہ کہلاتے ہیں، جیسے ’جہاں تہاں‘۔ ’جہاں تہاں‘ کے معنی ہیں جگہ جگہ، اِدھر اُدھر یا ہر جگہ۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور پانچ روزمرہ الفاظ اور اُن کے معنی لکھیے:

	روزمرہ	معنی
i.	________	________
ii.	________	________
iii.	________	________
iv.	________	________
v.	________	________

- نظم میں ’خورشید‘ اور ’قمر‘ الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن سے مراد سورج اور چاند ہے۔ سورج کے لیے آفتاب، شمس، نیرّ، مہر، خاور الفاظ بھی مستعمل ہیں۔ اسی طرح چاند کے لیے ماہ، قمر، بدر، ماہتاب، ہلال جیسے ہم معنی الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے اور پانچ الفاظ اور ان کے ہم معنی الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

i.	________	________
ii.	________	________
iii.	________	________
iv.	________	________
v.	________	________

© NCERT not to be republished

◆ ذیل میں کچھ شاعروں کے قلمی نام یا تخلص دیے گئے ہیں۔ان کے پورے نام معلوم کر کے لکھیے:

i. غالب ____________________

ii. فراق ____________________

iii. چکبست ____________________

iv. مجاز ____________________

v. جذبی ____________________

◆ نظم کے پہلے بند میں نور، دور، طیور ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ایک جیسی آواز پر ختم ہونے والے الفاظ کو ہم صوت یا ہم آواز الفاظ کہتے ہیں۔نظم سے پانچ ہم صوت الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

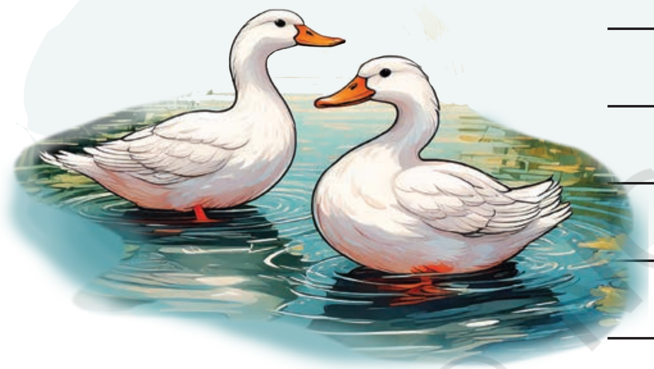

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

iv. ____________________

v. ____________________

◆ آپ کو معلوم ہے کہ کسی لفظ کا اصل جس سے حروف بنتے ہیں، مادّہ کہلاتا ہے۔اس میں کم سے کم تین حروف ہوتے ہیں، جیسے 'وحد' سے واحد، توحید، مُوحّد وغیرہ۔نیچے دیے گئے الفاظ سے کون کون سے لفظ بنائے جاسکتے ہیں، انھیں معلوم کیجیے اور مثال کے مطابق لکھیے:

مثال	ظہر :	ظاہر	اظہار	ظہیر
	نور :	______	______	______
	کرم :	______	______	______
	نظر :	______	______	______
	عقل :	______	______	______
	رحم :	______	______	______

© NCERT not to be republished

نیچے کچھ پہیلیاں دی گئی ہیں، جن کا جواب تصویر کی شکل میں موجود ہے۔ پہیلی اور تصویر کا جوڑ ملائیے:

1. کھلا پڑا ہے ایک خزانہ
پر مشکل ہے اس کو پانا
کوئی کتنا زور لگائے
ایک بھی موتی ہاتھ نہ آئے

2. سونے کا بن کر آتا
سونے کا بن کر جاتا
لیکن ہے یہ بات نرالی
ہر سو ہے چاندی بکھراتا

3. شب بھر وہ پانی میں نہائے
جل میں اپنا روپ دکھائے
گر پکڑو تو ہاتھ نہ آئے

4. ایک تھال موتیوں سے بھرا
سب کے سر پر اوندھا دھرا
چاروں اور تھال پھرے
موتی اس سے ایک نہ گرے

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- نیچے دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے 'بارش کا موسم' عنوان پر ایک پیراگراف لکھیے:

بجلی کا کڑکنا   بادلوں کا گِھرنا   ٹھنڈی ہوائیں چلنا   پیڑوں کا جھومنا   پرندوں کا چہچہانا   پانی میں نہانا   کاغذ کی کشتی

© NCERT not to be republished

عملی کام

- لائبریری سے ایسی نظمیں تلاش کیجیے جن میں شاعر خدا سے مخاطب ہو۔ ان نظموں کو اپنی کاپی میں لکھیے اور ترنم سے پڑھیے۔
- اپنے آس پاس کے پارک یا باغیچہ میں جایئے، وہاں موجود پیڑ پودوں کے سائنسی نام معلوم کر کے اپنی کاپی میں لکھیے اور ان کی تصویر بھی بنایئے۔
- نظم میں لفظ 'رعد' استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں بجلی کی کڑک۔ معلوم کیجیے کہ گھروں کو آسمانی بجلی سے بچانے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں؟

4771CH02

2 ایک پرانی کہانی

لاکھوں برس گزرے۔ آسمان پر شمال کی طرف سفید بادلوں کے پہاڑ کے ایک بڑے غار میں ایک بہت بڑا ریچھ رہا کرتا تھا۔ یہ ریچھ دن بھر پڑا سوتا رہتا اور شام کے وقت اُٹھ کر ستاروں کو چھیڑتا اور ان سے شرارتیں کیا کرتا تھا۔ اس کی بدتمیزیوں اور شرارتوں سے آسمان پر بسنے والے تنگ آ گئے تھے۔

کبھی تو وہ کسی ننھے سے ستارے کو گیند کی طرح لڑھکا دیتا اور وہ ستارہ قلابازیاں کھاتا دنیا میں آ گِرتا۔ یا کبھی وہ انھیں اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیتا۔ اور وہ بے چارے اِدھر اُدھر بھٹکتے پھرتے۔

آخر ایک دن تنگ آ کر وہ سات ستارے، جنھیں سات بہنیں کہتے ہیں، چاند کے عقل مند بوڑھے آدمی کے پاس گئے اور ریچھ کی شرارتوں کا ذِکر کر کے اس سے مدد چاہی۔

بوڑھا تھوڑی دیر تو سر کھجاتا رہا۔ پھر بولا ''اچھا میں اس نامعقول کی خوب مرمّت کروں گا۔ تم فکر نہ کرو۔'' ساتوں بہنوں نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور خوش خوش واپس چلی گئیں۔

© NCERT not to be republished

دوسرے دن چاند کے بوڑھے نے ریچھ کو اپنے قریب بلا کر خوب ڈانٹا اور کہا ”اگر تم زیادہ شرارتیں کروگے تو تم کو آسمانی بستی سے نکال دیا جائے گا۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ ان ننھے منّے ستاروں کی روشنی سے دنیا میں انسان اور جہاز اپنا اپنا راستہ دیکھتے ہیں لیکن تم انھیں روز کھیل کھیل میں ختم کر دیتے ہو۔ تمھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ جب یہ ستارے اپنی اصلی جگہ پر نہیں رہتے تو دنیا کے مسافر اور جہاز راستہ بھول جاتے ہیں۔“

میاں ریچھ نے اِس کان سنا اور اُس کان نکال دیا اور قہقہہ مار کے بولا! ”میں نے کیا دنیا کے جہازوں اور مسافروں کی روشنی کا ٹھیکہ لیا ہے جو اُن کی فکر کروں۔“

© NCERT not to be republished

یہ کہہ کر ریچھ چلا گیا۔ جانے کے بعد بوڑھے نے بہت دیر سوچا کہ اس شیطان کو کس طرح قابو میں لاؤں۔ یکایک اسے خیال آیا کہ اورین دیو سے مدد لینی چاہیے۔ اورین دیو ایک طاقتور ستارے کا نام تھا۔ جو اُس زمانے میں بہت اچھا شکاری سمجھا جاتا تھا اور اُس کی طاقت کی وجہ سے اُسے 'دیو' کہتے تھے۔ یہ سوچ کر بوڑھے نے دوسرے دن اورین دیو کو بلا بھیجا۔ اس کے آنے پر بڑی دیر تک دونوں میں کاناپھوسی ہوتی رہی۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ وہ آج شام ریچھ کو پکڑنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ رات گئے اورین دیو نے شیر کی کھال پہنی اور ریچھ کے غار کی طرف چلا۔ جب ریچھ نے ایک بہت بڑے شیر کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس کے اوسان خطا ہو گئے اور وہ ننھے منّے ستاروں سے بنی ہوئی اس سڑک پر جو پریوں کے ملک کو جاتی ہے اور جسے ہم کہکشاں کہتے ہیں، بے تحاشا بھاگا۔

آخر بڑی دوڑ دھوپ کے بعد طاقت ور شکاری نے میاں ریچھ کو آلیا اور ان کو پکڑ کر آسمان پر ایک جگہ قید کر دیا۔ جہاں وہ اب تک بندھے کھڑے ہیں۔ اگر تم رات کو قطب ستارے کی طرف دیکھو تو تمھیں اس کے پاس ہی ریچھ بندھا نظر آئے گا۔ جس کو اُن سات بہنوں میں سے چار پکڑے کھڑی ہیں، باقی تین بہنوں نے اُس کی دُم پکڑ رکھی ہے۔

اگر تم آسمان پر نظر دوڑاؤ تو تمھیں اورین دیو بھی تیر و کمان لیے ریچھ کی طرف نشانہ لگائے کھڑا نظر آئے گا۔

— قرۃالعین حیدر

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

نامعقول	:	جو معقول نہ ہو، نامناسب
غار	:	پہاڑ کی کھوہ، گُپھا
یکایک	:	اچانک، ایک دم
اورین دیو	:	ایک طاقتور ستارے کا نام
کاناپھوسی	:	چپکے چپکے باتیں کرنا، سرگوشی
اوسان	:	ہوش و حواس
کہکشاں	:	بہت سے چھوٹے ستاروں کی قطار جو رات میں سڑک کی طرح نظر آتی ہے۔
قطب ستارہ	:	وہ روشن تارا جو شمال کی طرف نظر آتا ہے جس کی مدد سے سمت کی شناخت میں مدد ملتی ہے۔

غور کیجیے

- اس کہانی میں ریچھ کی شرارت کی وجہ سے ستاروں کو ہونے والی پریشانی اور اس تکلیف سے نجات دلانے کی تدبیر کا ذکر کیا گیا ہے۔ آخر کار اورین دیو کی مدد سے شرارتی ریچھ قید ہو جاتا ہے۔ ہمیں کبھی کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیے اور نہ ہی پریشان کرنا چاہیے۔
- یہ ایک تمثیلی کہانی ہے جس میں ستاروں اور سیّاروں کو انسانوں کی طرح پیش کیا گیا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

i. ستاروں نے ریچھ کی شکایت چاند سے کیوں کی؟

ii. چاند کے بوڑھے نے ریچھ سے کیا کہا؟

iii. اورین دیو کون تھا اور اس نے ریچھ کو کیسے قابو میں کیا؟

iv. آسمان پر ریچھ، اورین دیو اور ستارے کس شکل میں نظر آتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے سوالوں کے جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) جہاز راستہ نہ بھولیں اس کے لیے وہ کس کی مدد لیتے ہیں؟

i. سورج

ii. ستارے

iii. قطب نُما

iv. چاند

(ب) غار میں رہنے والے ریچھ میں کون سی صفت سب سے زیادہ غالب تھی؟

i. کاہلی

ii. بُزدِلی

iii. شرارت

iv. طاقت

(ج) درج ذیل میں سے کس کی رفتار سب سے تیز ہے؟

i. ریچھ

ii. ہاتھی

iii. بلّی

iv. چیتا

نیچے دی ہوئی خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے:

i. ریچھ دن بھر پڑا سوتا رہتا اور شام کے وقت ________ کو چھیڑتا۔ (ستاروں/سیّاروں)

ii. دوسرے دن ________ کے بوڑھے نے ریچھ کو اپنے قریب بلا کر خوب ڈانٹا۔ (تاروں/چاند)

iii. ستارے اگر اپنی اصلی جگہ پر نہیں رہتے تو دنیا کے مسافر اور ________ اپنا راستہ بھول جاتے ہیں۔ (جہاز/ستارے)

iv. اورین دیو نے ________ کی کھال پہنی اور ریچھ کے غار کی طرف چلا۔ (ریچھ/شیر)

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- ”بڑی دیر تک دونوں میں کانا پھوسی ہوتی رہی۔“ 'کانا پھوسی کرنا' محاورہ' ہے جس کے معنی ہیں چپکے چپکے کان میں باتیں کرنا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ الفاظ جو فعل پر ختم ہوتے ہیں اور اپنے اصل معنی کے بجائے دوسرے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اُنھیں 'محاورہ' کہتے ہیں۔ نیچے دیے گئے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

i. قلابازیاں کھانا ____________________

ii. ناک میں دم کرنا ____________________

iii. اوسان خطا ہونا ____________________

iv. اِس کان سننا، اُس کان نکال دینا ____________________

v. سر کھجانے کی فرصت نہ ہونا ____________________

- **نیچے دیے گئے الفاظ کو غور سے پڑھیے:**

بھاگ دوڑ　　　چمک دمک　　　چیخ و پکار

یہ مرکب الفاظ ہیں جو بظاہر الگ الگ ہیں لیکن دونوں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوئے ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کیجیے اور اسی طرح کے پانچ مرکب الفاظ معلوم کر کے لکھیے:

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

iv. ____________________

v. ____________________

© NCERT not to be republished

- 'مسافر' کا مطلب ہے سفر کرنے والا۔ یہ اسمِ فاعل ہے یعنی ایسا اسم جس سے کسی کام کے کرنے کا پتہ چلے 'اسمِ فاعل' کہلاتا ہے۔ درج ذیل الفاظ کے اسمِ فاعل تلاش کر کے لکھیے:

i. شکر ادا کرنے والا ________________

ii. تقریر کرنے والا ________________

iii. عبادت کرنے والا ________________

iv. شعر کہنے والا ________________

v. انصاف کرنے والا ________________

تلاش کیجیے

- "جب یہ ستارے اپنی اصلی جگہ پر نہیں رہتے تو دنیا کے مسافر اور جہاز راستہ بھول جاتے ہیں۔"

اس جملے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ستاروں کی مدد سے سمت معلوم کی جاتی ہے۔ سمت معلوم کرنے کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ جواب تلاش کیجیے اور اپنے جواب کو تحریری اور زبانی طور پر کلاس روم میں پیش کیجیے۔

- کہانی میں سات بہنوں کا ذکر آیا ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک کے شمال مشرق کی ریاستیں بھی اسی نام سے جانی جاتی ہیں، ان کے نام معلوم کر کے لکھیے:

i. ________________

ii. ________________

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

vi. ________________

vii. ________________

© NCERT not to be republished

آسمان میں تاروں کو دیکھتے وقت مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ آپ کو کون سی شکل دکھائی دیتی ہے؟ اس کے بارے میں دوستوں سے گفتگو کیجیے۔

تخلیقی اظہار

اس کہانی میں سات ستاروں اور اورین دیو کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح زمین، چاند اور سورج کے بارے میں بھی بہت سے قصے مشہور ہیں۔ اپنے استاد یا بڑوں سے ان کے قصے معلوم کیجیے اور کسی ایک قصے کو اپنی زبان میں لکھیے۔

عملی کام

آپ نے پڑھا کہ اورین دیو اور چاند کے بوڑھے نے کانا پھوسی کر کے ریچھ کے متعلق کچھ فیصلہ کیا تھا۔ اسی طرح کانا پھوسی یا سرگوشی کا ایک کھیل کھیلا جاتا ہے جسے انگریزی زبان میں چائنیز وِسپر (Chinese Whisper) کہتے ہیں۔ اس کھیل کے بارے میں ایک پیراگراف لکھیے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیلیے۔

© NCERT not to be republished

نیلے آسمان کا تعلق سورج کی روشنی کے بکھراؤ سے ہے۔ نیلی روشنی، سرخ روشنی کے مقابلے زیادہ تیزی سے پھیلتی ہے۔ سورج کی روشنی جب ذرّات (Molecules) سے بھری زمینی فضا سے گزرتی ہے تو نیلا رنگ پھیلنے کی وجہ سے آسمان نیلا نظر آتا ہے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور ان سوالوں کے جواب معلوم کیجیے۔ رات کے وقت آسمان سیاہ نظر آتا ہے جب کہ سورج ہمیشہ آسمان میں موجود رہتا ہے اور بارش کے بعد ہی قوسِ قزح (دھنک) میں نیلے کے ساتھ اور کون سے چھ رنگ نظر آتے ہیں؟

نظامِ شمسی کے سیاروں اور ان کے انگریزی زبان میں ناموں کا صحیح جوڑ ملایئے:

1. عطارد	Earth
2. زُہرہ	Mars
3. زمین	Jupiter
4. مِرّیخ	Neptune
5. مُشتری	Saturn
6. زُحل	Uranus
7. یورینس	Murcury
8. نیپچون	Venus

© NCERT not to be republished

4771CH03

3 پہلی اُڑان

چڑیا کے گھونسلے سے ایک بچے کی آواز آرہی تھی۔ وہ جب دانوں پر چونچ مارتی، تو ایک دو دانوں سے زیادہ نہ لیتی اور فوراً گھونسلے کا رُخ کرتی۔ وہاں اس کے پہنچتے ہی بچے کا شور شروع ہو جاتا۔ ایک دو سیکنڈ کے بعد چڑیا پھر آتی اور دانہ لے کر اُڑ جاتی۔ ایک مرتبہ میں نے گِنا تو ایک منٹ کے اندر سات مرتبہ آئی گئی۔

جن علمائے عِلمُ الحیوان نے اس جنس کے پرندوں کے خصائص کا مطالعہ کیا ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک چڑیا دن بھر میں ڈھائی سو سے تین سو مرتبہ تک بچے کو غذا دیتی ہے اور اگر دن بھر کی مجموعی مقدارِ غذا بچے کے جسم کے مقابلہ میں رکھی جائے تو اس کا حجم (Mass) کسی طرح بھی بچے کے جسمانی حجم سے کم نہ ہوگا۔ مگر بچوں کی قوتِ ہاضمہ اِس تیزی سے کام کرتی

رہتی ہے کہ اِدھر دانہ ان کے اندر گیا، اُدھر تحلیل ہونا شروع ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ پرندوں کے بچوں کی نشوونما کا اوسط چوپایوں کے بچوں کی اوسط سے زیادہ ہوتا ہے اور بہت تھوڑی مدت کے اندر وہ بُلوغ تک پہنچ جاتے ہیں۔ چڑیا کی رفتارِ عمل سے مجھے اس بیان کی پوری تصدیق مل گئی۔ پھر جوں جوں بچوں کے پَر بڑھنے لگتے ہیں، وِجدان کا فرشتہ آتا ہے اور ماں کے کان میں سرگوشیاں شروع کر دیتا ہے کہ اب اِنھیں اُڑنے کا سبق سکھانا چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے، چڑیا کے کانوں میں یہ سرگوشی شروع ہو گئی تھی۔

ایک دن صبح کیا دیکھتا ہوں۔ چڑیا گھونسلے سے اڑتی ہوئی اُتری، تو اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ادھوری پرواز کے پروبال کے ساتھ نیچے گر گیا۔ چڑیا بار بار اس کے پاس جاتی اور اُڑنے کا اشارہ کر کے اوپر کی طرف اُڑنے لگتی لیکن بچے میں اثر پذیری کی کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی، وہ پر پھیلائے، آنکھیں بند کیے بے حِس و حرکت پڑا تھا۔ میں نے اُسے اُٹھا کے دیکھا تو معلوم ہوا، ابھی پَر پوری طرح بڑھے نہیں ہیں۔ گرنے کی چوٹ کا اثر بھی تازہ ہے اور اس نے بے حال کر دیا ہے۔ بہر حال اُسے اٹھا کے دری پر رکھ دیا۔

چڑیا چاول کے ٹکڑے چُن چُن کر منہ میں لیتی اور اُسے کھلا دیتی۔ وہ منہ کھولتے ہوئے 'چوں چوں' کی ایک مدھم اور اُکھڑی سی آواز نکال دیتا اور پھر دم بخود، آنکھیں بند کیے پڑا رہتا، پورا دن اسی حالت میں نکل گیا۔ دوسرے دن بھی اس کی حالت ویسی ہی رہی۔ ماں صبح سے لے کر شام تک برابر اُڑنے کی تلقین کرتی رہی۔ مگر اس پر کچھ ایسی مُردنی سی چھا گئی تھی کہ کوئی جواب نہیں ملتا۔ میرا خیال تھا کہ یہ اب بچے گا نہیں۔ لیکن تیسرے دن صبح کو ایک عجیب معاملہ پیش آیا۔ دھوپ کی ایک لکیر کمرے کے اندر دور تک چلی گئی تھی۔ یہ اس میں جا کر کھڑا ہو گیا تھا، پر گرے ہوئے، پاؤں مُڑے ہوئے، آنکھیں حسبِ معمول بند تھیں۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ یکا یک آنکھیں کھول کر ایک جھُرجھُری سی لے رہا ہے۔ پھر گردن آگے کر کے فضا کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر گرے ہوئے پروں کو سُکیڑ کر ایک دو مرتبہ کھولا، بند کیا اور پھر جو ایک مرتبہ جست لگا کر اُڑا تو بہ یک دفعہ تیر کی طرح میدان میں جا پہنچا اور پھر ہوائی کی طرح فضا میں اُڑ کر نظروں سے غائب ہو گیا۔

یہ منظر اس درجہ عجیب اور غیر متوقع تھا کہ پہلے تو مجھے اپنی نگاہوں پر شبہ ہونے لگا۔ کہیں کسی دوسری چڑیا کو اُڑتے دیکھ کر دھوکے میں نہ پڑ گیا ہو۔ لیکن ایک واقعہ جو ظہور میں آ چکا تھا، اب اس میں شبہ کی گنجائش کہاں باقی رہی تھی؟ کہاں تو بے حالی اور درماندگی کی یہ حالت کہ دو دن تک ماں سَر کھپاتی رہی مگر زمین سے بالِشت بھر بھی اونچا نہ ہو سکا اور کہاں آسمان پیمائیوں کا یہ اِنقلاب انگیز جوش کہ پہلی ہی اڑان میں عالمِ حدود و قیود کے سارے بندھن توڑ ڈالے اور فضائے لامتناہی کی ناپید اکنار وسعتوں میں گُم ہو گیا! کیا کہوں اس منظر نے کیسی خودرفتگی کی حالت طاری کر دی تھی۔ دراصل یہ کچھ نہ تھا۔ زندگی کی کرشمہ سازیوں کا ایک معمولی سا تماشا تھا جو ہمیشہ ہماری آنکھوں کے سامنے سے گزرتا رہتا ہے مگر ہم اسے سمجھنا نہیں چاہتے۔

© NCERT not to be republished

اس چڑیا کے بچے میں اُڑنے کی استعداد اُبھر چکی تھی۔ وہ اپنے کُنجِ نشیمن سے نکل کر فضائے آسمانی کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تھا۔ مگر ابھی تک اس کی خود شناسی کا احساس بیدار نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی حقیقت سے بے خبر تھا۔ ماں بار بار اشارے کرتی تھی، ہوا کی لہریں بار بار پروں کو چھوتی ہوئی گزر جاتی تھیں، زندگی اور حرکت کا ہنگامہ ہر طرف سے آ آ کر بڑھاوے دیتا تھا، لیکن اس کے اندر کا چولھا کچھ اس طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا کہ باہر کی کوئی گرم جوشی بھی اسے گرم نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن جوں ہی اس کی سوئی ہوئی خود شناسی جاگ اٹھی، اور اسے اس حقیقت کا عرفان حاصل ہو گیا کہ ''میں اڑنے والا پرندہ ہوں——'' اچانک قالبِ بے جان کی ہر چیز از سرِ نو جان دار بن گئی۔ وہی جسمِ زار جو بے طاقتی سے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا، اب سرو قد کھڑا تھا۔ وہی کانپتے ہوئے گھٹنے جو جسم کا بوجھ بھی سہار نہیں سکتے تھے، اب تن کر سیدھے ہو گئے تھے۔ وہی گرے ہوئے پَر جن میں زندگی کی کوئی تڑپ دکھائی نہیں دیتی تھی، اب سمٹ سمٹ کر اپنے آپ کو تولنے لگے تھے۔ چشمِ زدن کے اندر جوشِ پرواز کی ایک برق وار تڑپ نے اس کا پورا جسم ہلا کر اچھال دیا۔ اور پھر جو دیکھا، تو درماندگی اور بے حالی کے سارے بندھن ٹوٹ چکے تھے، گویا بے طاقتی سے توانائی، غفلت سے بیداری، بے پروبالی سے بلند پروازی، اور موت سے زندگی کا پورا انقلاب چشمِ زدن کے اندر ہو گیا۔ غور کیجیے تو یہی ایک چشمِ زدن کا وقفہ زندگی کے پورے افسانہ کا خلاصہ ہے۔

اُڑنے کے سروسامان میں سے کون سی چیز تھی جو اس نوگرفتارِ قفسِ حیات کے حصے میں نہیں آئی تھی؟ فطرت نے سارا سروسامان مہیا کر کے اسے بھیجا تھا، اور ماں کے اشارے دم بدم گرم پروازی کے لیے اُبھار رہے تھے۔ لیکن جب تک اس کے اندر کی خود شناسی بیدار نہیں ہوئی اور اِس حقیقت کا عرفان نہیں ہوا کہ وہ طائرِ بلند پرواز ہے، اس کے بال و پر کا سارا سروسامان بے کار رہا۔ ٹھیک اسی طرح انسان کے اندر کی خود شناسی بھی جب تک سوئی رہتی ہے، باہر کا کوئی ہنگامۂ سعی اسے بیدار نہیں کر سکتا۔ لیکن جوں ہی اس کے اندر کا عرفان جاگ اٹھا اور اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی چھپی ہوئی حقیقت کیا ہے، تو پھر چشمِ زدن کے اندر سارا انقلابِ حال انجام پا جاتا ہے، اور ایک ہی جست میں حضیضِ خاک سے اڑ کر رفعتِ افلاک تک پہنچ جاتا ہے۔

—— ابوالکلام آزاد

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

بے حس	:	جو محسوس نہ کرے
تلقین	:	ہدایت
مردنی	:	بے رونقی
سرو قد	:	اونچے قد والا، سرو ایک درخت ہے جو لمبا اور سیدھا ہوتا ہے
سہار	:	برداشت
علم الحیوان	:	وہ علم جس میں حیوانات کی ساخت، قسموں اور عادتوں وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے
خصائص	:	خاصیت کی جمع، عادات
جحم	:	جسامت، ضخامت
تحلیل	:	گھُل جانا
بُلوغ	:	جوانی
وِجدان	:	آگہی، جاننے اور دریافت کرنے کی صلاحیت
حدود و قیود	:	بندش، رکاوٹ
لامتناہی	:	لامحدود، جس کی کوئی حد نہ ہو
ناپیدا کنار	:	جس کا کنارہ نظر نہ آئے
خود رفتگی	:	جذبات میں بہہ جانے کا عمل، بے خودی
عرفان	:	خدائے تعالیٰ کی معرفت، خدا شناسی
چشم زدن	:	ذرا سی دیر میں، پلک جھپکتے
عُقاب دار	:	باز جیسی بلند پروازی، پھُرتی
دم بہ دم	:	مسلسل، لگاتار
حضیض	:	کسی چیز کا نچلا حصّہ، گراوٹ
رفعتِ افلاک	:	آسمانوں کی بلندی

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- ’غبارِ خاطر ‘ مولانا ابوالکلام آزاد کے خطوط کا مجموعہ ہے جو انھوں نے قلعہ احمد نگر کی جیل میں قید کے دوران اپنے دوست مولانا حبیب الرحمٰن خاں شیروانی کو لکھے تھے۔ زیرِ نظر سبق ان میں شامل ایک خط کا حصہ ہے مولانا ابوالکلام آزاد عظیم مجاہدِ آزادی تھے۔ آزادی کے بعد وہ ملک کے پہلے وزیرِ تعلیم مقرر ہوئے۔
- مضمون میں چڑیا کے بچے کے حوالے سے یہ بتایا گیا ہے کہ جب کسی جاندار کو اپنے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کا احساس ہو جاتا ہے تو وہ مشکل کام بھی آسانی سے انجام دے سکتا ہے۔
- مضمون میں کئی لفظوں پر اضافت لگی ہوئی ہے مثال کے طور پر قوتِ ہاضمہ، رفتارِ عمل اور حسبِ معمول یعنی ہاضمے کی قوت، عمل کی رفتار اور معمول کے مطابق۔ اضافت اس زیر کو کہتے ہیں جو دو لفظوں کے درمیان پہلے لفظ کے آخر میں لگایا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتایئے

i. چڑیا جب دانوں پر چونچ مارتی تو ایک دو دانے ہی کیوں لیتی تھی؟

ii. چڑیا اپنے بچے کو اُڑنا کیسے سکھا رہی تھی؟

iii. چڑیا کے بچے کے دو دن کس حالت میں گذرے؟

iv. سورج کی کرن کا چڑیا کے بچے پر کیا اثر پڑا؟

نیچے لکھے سوالوں کے جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) چڑیا کا بچہ اڑ نہیں پا رہا تھا کیوں کہ ____________

i. اس کے پَر پوری طرح بڑھے نہیں تھے۔

ii. گرنے کی وجہ سے چوٹ لگ گئی تھی۔

iii. اس میں اڑنے کی طاقت نہیں تھی۔

(ب) چڑیا کا بچہ ایک ہی جست میں اڑ کر فضا میں گم ہو گیا کیوں کہ ____________

i. پرواز کی تڑپ نے اس کا پورا جسم ہلا کر اچھال دیا۔

ii. اس کو علم ہو گیا کہ وہ ایک اڑنے والا پرندہ ہے۔

iii. ماں بار بار اسے اڑنے کی تلقین کر رہی تھی۔

© NCERT not to be republished

دیے گئے جملوں کو غور سے پڑھیے اور بتائیے کہ ایسا کیوں کہا گیا ہے؟

i. پرندوں کے بچوں کی نشوونما کا اوسط چوپایوں کے بچوں کی اوسط سے زیادہ ہوتا ہے۔

ii. وہ منھ کھولتے ہوئے چوں چوں کی ایک مدھم اور اکھڑی سی آواز نکال دیتا اور پھر دم بخود، آنکھیں بند کیے پڑا رہتا۔

iii. اس کے اندر کا چولھا کچھ اس طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا کہ باہر کی کوئی گرم جوشی بھی اسے گرم نہیں کر سکتی تھی۔

iv. انسان کے اندر کی خود شناسی بھی جب تک سوئی رہتی ہے، باہر کا کوئی ہنگامہ بھی اُسے بیدار نہیں کر سکتا۔

خط کشیدہ لفظ کی جگہ مترادف لفظ استعمال کرتے ہوئے صحیح جملے لکھیے

i. پورا دن اسی حالت میں گزر گیا۔ ______________________

ii. پھر گردن آگے کر کے فضا کی طرف دیکھنے لگا۔ ______________________

iii. اُسے معلوم ہو گیا کہ اس کی چھپی ہوئی حقیقت کیا ہے۔ ______________________

iv. چڑیا کے بچے میں اڑنے کی استعداد اُبھر چکی تھی۔ ______________________

v. وہی جسمِ زار جو بے طاقتی سے کھڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ ______________________

خالی جگہوں میں صحیح لفظ لکھ کر عبارت کو مکمل کیجیے

اثر پذیری معلوم آنکھیں بے حال بڑھے چڑیا بچہ بہرحال اشارہ چڑیا چوٹ

ایک دن صبح کیا دیکھتا ہوں ______ گھونسلے سے اُڑتی ہوئی اُتری، تو اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا ______ بھی ادھوری پرواز کے پروبال کے ساتھ نیچے گر گیا۔ ______ بار بار اس کے پاس جاتی اور اُڑنے کا ______ کر کے اوپر کی طرف اُڑنے لگتی لیکن بچے میں ______ کی کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی، وہ پر پھیلائے، ______ بند کیے بے حس و حرکت پڑا تھا۔ میں نے اُسے اٹھا کے دیکھا تو ______ ہوا، ابھی پر پوری طرح ______ نہیں ہیں۔ گرنے کی ______ کا اثر بھی تازہ ہے اور اس نے ______ کر دیا ہے ______ اُسے اٹھا کے دری پر رکھ دیا۔

◆ لفظوں کے متضاد لکھیے:

i. غائب ________________

ii. حقیقی ________________

iii. شروع ________________

iv. غفلت ________________

v. انجام ________________

◆ نیچے بعض پرندوں کے نام دیے گئے ہیں، دی گئی مثال کے مطابق پرندوں کے نام جدول میں لکھیے:

گوریا مینا بطخ سارس عُقاب گدھ ہُدہُد کوئل ہنس بگلا

مور چیل طوطا کوّا مرغابی کونج قاز لال سرِ بطخیں فاختہ

پانی میں تیرنے والے پرندے	گھروں کے آس پاس پائے جانے والے پرندے	پہاڑوں اور جنگلوں میں بسیرا کرنے والے پرندے
مثال: سارس	کبوتر	باز

© NCERT not to be republished

◆ معمّے میں پرندوں کے نام تلاش کیجیے اور نیچے لکھیے:

ط	ف	م	ع	ط	چ	گ
ن	ا	و	ق	و	ک	و
ک	خ	ر	ا	ط	و	ر
س	ت	ت	ب	ا	ر	ی
ا	ہ	ب	ض	ا	ب	ی
ر	ک	ط	م	ل	ا	ا
س	ر	خ	ط	ص	ز	س

مثال: گوریّا

1. ______ 2. ______ 3. ______

4. ______ 5. ______ 6. ______

7. ______ 8. ______

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

◆ دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے:

”چڑیا جب دانوں پر چونچ مارتی تو ایک دو دانوں سے زیادہ نہ لیتی اور فوراً گھونسلے کا رخ کرتی۔ وہاں اس کے پہنچتے ہی بچے کا شور شروع ہو جاتا۔ ایک دو سیکنڈ کے بعد پھر آتی اور دانہ لے کر اُڑ جاتی۔ ایک مرتبہ میں نے گِنا تو ایک منٹ کے اندر سات مرتبہ آئی گئی۔“

© NCERT not to be republished

اس عبارت میں ایک دانہ، دو سیکنڈ، ایک منٹ اور سات بار جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن سے اسم کی تعداد ظاہر ہو رہی ہے۔ وہ لفظ جس سے کسی اسم کی تعداد ظاہر ہو، اُسے صفت عددی کہتے ہیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ بات چیت کیجیے اور صفت عددی کا استعمال کرتے ہوئے جملے لکھیے:

i. ________________

ii. ________________

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

تلاش کیجیے

- ”ایک جست میں تیر کی طرح میدان میں جا پہنچا“، ”ہوائی کی طرح نظروں سے غائب ہو گیا۔“ دونوں جملوں میں ’رفتار‘ کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جب کسی شے میں تیز حرکت ہوتی ہے تو اسے رفتار کی اکائی سے ناپتے ہیں۔ معلوم کیجیے کہ روشنی اور آواز کی رفتار کیا ہے؟ اور انھیں ناپنے کا پیمانہ کیا ہے؟
- پہلے زمانے میں لوگ کم دوری یا رقبے کو انگل، بالشت، ہاتھ اور قدم سے ناپ لیتے تھے۔ اپنی جماعت میں موجود اشیا جیسے کتاب، کاپی، میز، تختۂ سیاہ، کمرے کا فرش وغیرہ کو دیکھیے اور بتائیے کہ کون سی چیز آپ کس طرح ناپ سکتے ہیں؟

تخلیقی اظہار

- ’جب چڑیا کے بچے کو علم ہو گیا کہ وہ اڑنے والا پرندہ ہے، وہ ایک ہی جست میں فضا میں اُڑنے لگا۔‘ آپ اپنی ایسی صلاحیت کے بارے میں لکھیے جس کے ذریعے آپ کسی کام کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں:

____

____

____

____

____

© NCERT not to be republished

- اگر آپ کو سڑک یا کسی اور جگہ پر کوئی پرندہ یا جانور زخمی حالت میں دکھائی دے تو آپ اس کی دیکھ بھال کس طرح کریں گے؟ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور اس کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

____

____

____

____

____

عملی کام

- آپ کو کون کون سے پرندے پسند ہیں۔ ایک چارٹ پر اُن کی تصویریں بنائیے اور ان کے رہنے کی جگہ، غذا اور عادات و اطوار کے بارے میں لکھیے۔
- 20 مارچ کو 'گوریّا عالمی دن' منایا جاتا ہے۔ 9 نومبر کو مہاجر پرندوں کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ لائبریری سے ان کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔
- ہارن بل ایک پرندے کا نام ہے۔ ناگالینڈ میں یکم دسمبر سے 10 دسمبر تک ہارن بل فیسٹیول منایا جاتا ہے۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ہارن بل فیسٹیول کے بارے میں معلوم کیجیے اور اپنی زبان میں لکھیے:

https://tourism.nagaland.gov.in/events/hornbill-festival/

© NCERT not to be republished

4771CH04

4 پانی

میرا نام پانی ہے، میں قدرت کا ایک انمول تحفہ ہوں۔ ہوا کے بعد میں ہی وہ شے ہوں جو ہر جاندار کے لیے نہایت ضروری ہے۔ غذا کے بغیر تو مہینوں زندہ رہا جا سکتا ہے مگر میرے بغیر زیادہ دن زندہ رہنا تقریباً ناممکن ہے۔ میں زمین کے تین چوتھائی حصوں پر پھیلا ہوا ہوں اور دنیا میں کئی شکلوں میں پایا جاتا ہوں۔ کبھی برف کی حالت میں ٹھوس تو کبھی شبنم کی شکل میں موتی کے دانوں کی طرح بکھرا ہوتا ہوں۔ کبھی ندیوں، نالوں اور دریاؤں کی صورت میں بہتا ہوں۔ یہی نہیں، میں بھاپ کی صورت میں بھی آپ کو نظر آتا ہوں۔

میری اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ میرے بغیر زندگی کا تصور محال ہے۔ میں انسانوں، جانوروں اور پودوں کے لیے نہایت ضروری ہوں۔ اناج کی پیداوار میں مدد کرتا ہوں، فصلوں کو سیراب کرتا ہوں اور ایک صحت مند ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہوں۔

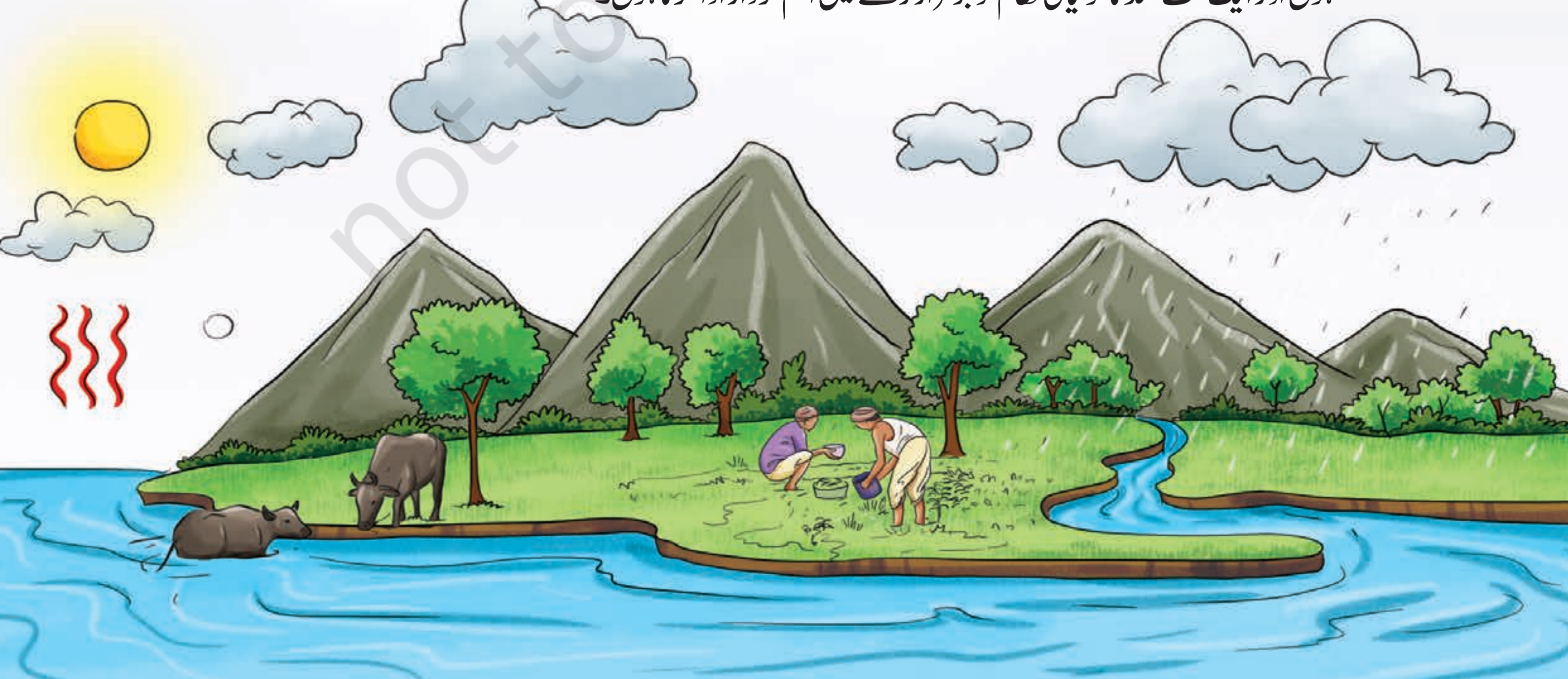

© NCERT not to be republished

میرے بغیر زمین کا کوئی وجود نہیں۔ بارش کی صورت میں آتا ہوں، سمندروں میں موجود ہوں اور زیرِ زمین پایا جاتا ہوں۔ میرا استعمال روزمرہ کے معمولات کے علاوہ کھیتی باڑی، بجلی پیدا کرنے، جہاز رانی اور کشتی چلانے کے ساتھ ساتھ چھوٹے بڑے کارخانوں میں مختلف مقاصد کے لیے ہوتا ہے۔ انسانوں اور جانوروں کے علاوہ پیڑ پودوں کی زندگی کے لیے میرا وجود لازمی ہے۔ علاوہ ازیں کسی جگہ کی آب و ہوا اور موسم کی تبدیلی میں بھی میرا دخل ہے۔ انسانی جسم میں میری اہمیت وہی ہے جو کسی گاڑی یا کار میں پٹرول یا ڈیزل کی ہوتی ہے۔ جس طرح پٹرول یا ڈیزل کے بغیر گاڑی کا چلنا ناممکن ہے۔ ٹھیک اسی طرح میرے بغیر بھی انسانی زندگی کی گاڑی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ انسانی جسم کا 75 فیصد حصہ مجھ پر مشتمل ہے۔

انسانی آبادی میں ہونے والے بے تحاشہ اضافے، صنعتی ترقی، کاشتکاری کا پھیلاؤ اور زندگی گزارنے کے معیار میں ہونے والی تبدیلی نے میرے استعمال کی ضرورت کو بڑھا دیا ہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ کسی چیز کو اسی وقت اہمیت دیتا ہے جب اس کی کمی یا قلت واقع ہوتی ہے۔ آج جن علاقوں میں زیرِ زمین پانی کے ذخائر مناسب مقدار میں موجود ہیں وہاں میری اتنی اہمیت نہیں مگر جن جگہوں پر دریا، تالاب اور کنویں وغیرہ سوکھ رہے ہیں، وہاں میری اہمیت کا احساس حد سے سوا ہو رہا ہے۔

دنیا والوں کو سائنس کی ترقی نے جہاں ایک طرف بے شمار آرام و آسائش کے سامان مہیا کیے ہیں وہیں دوسری طرف ماحولیاتی آلودگی کی مصیبت میں بھی گرفتار کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی، صنعتی آلودگی اور میرے بے دریغ استعمال نے مجھے خطرے میں ڈال دیا ہے۔ کھیتوں میں استعمال ہونے والے زہریلے کیمیائی مادے اور جراثیم کُش دوائیں بارش کے پانی میں مل کر میرے ذخیروں میں گھل مل جاتی ہیں۔ اس سے بھی میری آلودگی بڑھ رہی ہے۔ آلودہ پانی بے شمار امراض

© NCERT not to be republished

کی جڑ ہے۔لوگوں کو پینے کے لیے صاف پانی نہیں ملتا،اسی لیے بیماریاں مثلاً ٹائی فائڈ،ڈائریا،ہیپٹائٹس، گیسٹرو اینٹائٹس سمیت پیٹ اور گلے کی بہت سی بیماریوں میں اضافہ ہورہا ہے۔گویا کہ جانے انجانے میں انسان آلودگی کے اسباب میں اضافہ کر رہا ہے۔جو نہ صرف خود اس کے لیے بلکہ پیڑ پودوں اور تمام جانوروں کی صحت پر برا اثر ڈال رہا ہے۔لہٰذا میں جو قدرت کا ایک انمول تحفہ ہوں میری انفرادی اور اجتماعی طریقے سے حفاظت نہایت ضروری ہے۔

ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن کی مدد سے میں بے کار اور برباد ہونے سے بچ سکوں۔ مثلاً بارش کے پانی کو سڑکوں اور ندی،نالوں میں بہہ کر ضائع ہونے کے بجائے کہیں جمع کرنے کا نظام قائم کیا جائے جس میں رین واٹر ہارویسٹنگ(Rainwater harvesting) بھی شامل ہے ۔اس مقصد کے لیے خاص طور پر نئی بننے والی کالونیوں میں یہ انتظام آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ساتھ ہی اپنے گھروں میں بھی مجھے ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ جیسے آر او(RO) یا اے سی(AC) وغیرہ سے نکلے پانی کا استعمال پیڑ پودوں کی پیاس بجھانے، کپڑوں کی دھلائی اور گھر کی صفائی وغیرہ میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے بارے میں جانیں اور میری اہمیت کو سمجھیں کیوں کہ میری قدر و قیمت کو سمجھنا اور حفاظت کرنا آپ سب کی بھی ذمے داری ہے۔ گھروں میں مجھے استعمال کرتے وقت شاید آپ کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ آپ مجھے کس طرح ضائع کر رہے ہیں۔عام طور پر نہانے اور دانتوں پر برش کرتے وقت نل کو غیر ضروری طور پر کھلا رکھ کر آپ مجھے بہاتے ہیں۔ میرے بارے میں سنجیدگی سے غور کیجیے تاکہ آنے والے وقتوں میں پانی کی کمی سے ہونے والی دشواریوں سے بچا جا سکے۔

— ادارہ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

محال	:	دشوار، مشکل
سیراب	:	پانی سے بھرا ہوا، تر و تازہ
وجود	:	ہستی
علاوہ ازیں	:	اس کے علاوہ
ذخائر	:	جمع کیا ہوا، اکٹھا کیا ہوا (ذخیرہ کی جمع)
آلودگی	:	گندگی
انفرادی	:	ذاتی
اجتماعی	:	مل جل کر
نوعیت	:	قسم، خصوصیت، صورت حال
بے تحاشہ	:	بے حد، زیادہ
قلت	:	کمی، تنگی

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- اپنی زندگی کے حالات اور واقعات کو خود اپنی زبانی بیان کرنے کو 'آپ بیتی' کہتے ہیں۔ اس سبق میں پانی کی آپ بیتی بیان کی گئی ہے۔
- پانی ہمیں دریاؤں، تالابوں، جھیلوں، چشموں، جھرنوں وغیرہ جیسے قدرتی ذخائر سے حاصل ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ قدیم طریقے بھی اختیار کیے جاتے ہیں جیسے کنویں اور باؤلی وغیرہ۔
- بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی ترقی سے پانی کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے کہ پانی کی حفاظت کے لیے مناسب طریقے اختیار کیے جائیں۔

سوچیے اور بتائیے

i. پانی ہماری کن کن ضرورتوں کو پورا کرتا ہے؟

ii. آلودہ پانی کس طرح نقصان دہ ہے؟

iii. پانی کو ضائع ہونے سے کس طرح بچایا جاسکتا ہے؟

iv. ندیوں کو صاف رکھنا کیوں ضروری ہے؟

نیچے لکھے سوالوں کے جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) پانی کو کس نے خطرے میں ڈال دیا ہے؟

i. بڑھتی ہوئی آبادی

ii. صنعتی آلودگی

iii. پانی کا بے دریغ استعمال

(ب) پانی کی کمی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے کیوں کہ:

i. زیرِ زمین پانی کی سطح نیچے ہو رہی ہے۔

ii. دریا، تالاب اور کنویں وغیرہ سوکھ رہے ہیں۔

iii. پانی میں آلودگی بڑھ رہی ہے۔

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کی جمع لکھیے:

i. مرض ________________

ii. مقصد ________________

iii. ضرورت ________________

iv. ترقی ________________

v. تصور ________________

© NCERT not to be republished

◆ دی گئی جدول کو مکمل کیجیے:

اردو	ہندی	انگریزی	علاقائی زبان
برآمدہ			
	लेखनी		
		Nest	
دریچہ			
		Rainwater Harvesting	
	जल		

◆ پانی ہمیں کہاں کہاں سے ملتا ہے، نیچے دیے گئے معمے میں انھیں تلاش کیجیے اور لکھیے:

تالاب چشمہ نہر کنواں نل ساحل سمندر بحر دریا آبشار جزیرہ ندی حوض

ا	ر	ی	ت	ج	ز	ہ	د	ہ
ت	س	ن	ل	ن	ہ	ر	ر	ٹ
ا	چ	ڈ	ب	ق	ر	ی	ی	ظ
ل	س	ا	ح	ل	ض	س	ا	د
ا	پ	ژ	ر	ڈ	ش	م	ح	ر
ب	چ	ش	م	ہ	د	ن	د	ی
ٹ	ج	ز	ی	ر	ہ	د	ض	ا
ک	ن	و	ا	ل	ہ	ر	ب	ج
ڑ	غ	س	م	ح	و	ض	ق	ن
آ	ب	ش	ا	ر	م	ڑ	ر	ہ

© NCERT not to be republished

مثال: تالاب

1. ____________ 7. ____________

2. ____________ 8. ____________

3. ____________ 9. ____________

4. ____________ 10. ____________

5. ____________ 11. ____________

6. ____________ 12. ____________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

"میں قدرت کا انمول تحفہ ہوں۔" اس جملے میں 'میں' لفظ پانی کے لیے استعمال ہوا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اسم کی جگہ استعمال ہونے والا لفظ ضمیر کہلاتا ہے، جیسے میں، ہم، تم، تو، وہ، اُس، اُن وغیرہ۔ ضمیر کی تین قسمیں ہوتی ہیں — متکلم، حاضر اور غائب۔ انھیں ضمیر شخصی کہتے ہیں۔ ضمیر شخصی فاعلی حالت میں ہوتے ہیں یا مفعولی حالت میں۔ جیسے میں، میرا اور مجھے۔ یہاں 'میں' ضمیر شخصی ہے اور 'میرا' فاعلی حالت اور 'مجھے' مفعولی حالت ہے۔

نیچے دیے گئے ضمیر کے الفاظ کی فاعلی اور مفعولی حالت معلوم کر کے لکھیے:

ضمیر	فاعلی حالت	مفعولی حالت
میں	میرا	مجھے
ہم	....	....
تو	....	....
تم	....	....
وہ	....	....

© NCERT not to be republished

٭ 'پانی پانی ہونا' ایک محاورہ ہے جس کے معنی ہیں شرمسار ہونا۔ پانی سے متعلق پانچ محاورے تلاش کر کے لکھیے:

i. ______________________

ii. ______________________

iii. ______________________

iv. ______________________

v. ______________________

تلاش کیجیے

- زمانۂ قدیم میں پانی کے تحفظ کے لیے کیا طریقے استعمال کیے جاتے تھے؟ اپنے والدین یا بڑوں سے گفتگو کر کے معلوم کیجیے کہ ان طریقوں اور آج کے طریقوں میں کیا فرق ہے؟

تخلیقی اظہار

- سبق میں پانی کے متعلق باتیں پانی کی زبانی بیان کی گئی ہیں۔ آپ کسی شے کو کردار بنا کر اس کے متعلق معلومات اُسی کی زبانی لکھیے۔ جیسے میں کتاب ہوں، میں درخت ہوں، میں سڑک ہوں وغیرہ۔

© NCERT not to be republished

عملی کام

- رین واٹر ہارویسٹنگ کے بارے میں دیے گئے ویب لنک سے معلومات حاصل کیجیے اور جماعت میں ساتھیوں سے گفتگو کیجیے: https://nwm.gov.in
- ''پانی کا ہر قطرہ قیمتی ہے'' اس موضوع پر اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر چارٹ بنائیے اور اسے اپنے اسکول کے بورڈ پر لگائیے۔
- پانی کے تحفظ کے لیے قومی اور علاقائی سطح پر کئی پروگرام چلائے جا رہے ہیں، ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور لکھیے۔

© NCERT not to be republished

گلزارِ وطن

پھولوں کا کُنج دل کش بھارت میں اک بنائیں
حُبِّ وطن کے پودے اس میں نئے لگائیں

ایک ایک گُل میں پھونکیں روحِ شمیمِ وحدت
اک اک کلی کو دل کے دامن سے دیں ہوائیں

مرغانِ باغ بن کر اُڑتے پھریں چمن میں
نغمے ہوں روح افزا اور دل رُبا صدائیں

چھائی ہوئی گھٹا ہو موسم طرب فزا ہو
جھونکے چلیں ہوا کے، اشجار لہلہائیں

© NCERT not to be republished

اس کُنجِ دل نشیں میں قبضہ نہ ہو خزاں کا
جو ہو گلوں کا تختہ، تختہ ہو اک جِناں کا

بلبل کو ہو چمن میں صیاد کا نہ کھٹکا
خوش خوش ہو شاخِ گُل پر، غم ہو نہ آشیاں کا

موسم ہو جوشِ گل کا اور دن بہار کے ہوں
عالم عجیب دل کش ہو اپنے گلستاں کا

مِل مِل کے ہم ترانے حبِّ وطن کے گائیں
بُلبُل ہیں جس چمن کے، گیت اس چمن کے گائیں

— سرور جہان آبادی

(پڑھنے کے لیے)

not to be republished © NCERT

4771CH05

5 جگنو

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں!
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

آیا ہے آسماں سے اُڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں

یا شب کی سلطنت میں دن کا سفیر آیا
غربت میں آ کے چمکا، گمنام تھا وطن میں

تُکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا
ذرہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں

حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی، روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں!

پروانہ اک پتنگا، جگنو بھی اک پتنگا
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا

© NCERT not to be republished

ہر چیز کو جہاں میں قدرت نے دلبری دی
پروانے کو تپش دی، جگنو کو روشنی دی

رنگیں نوا بنایا مرغانِ بے زباں کو
گل کو زبان دے کر تعلیمِ خامشی دی

نظارۂ شفق کی خوبی زوال میں تھی
چمکا کے اس پری کو تھوڑی سی زندگی دی

رنگیں کیا سحر کو، بانکی دلہن کی صورت
پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی

سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو
پانی کو دی روانی، موجوں کو بے کلی دی

یہ امتیاز لیکن اک بات ہے ہماری
جگنو کا دن وہی ہے جو رات ہے ہماری

— محمد اقبال

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

کاشانہ	:	گھر
مہتاب	:	چاند
سفیر	:	پیغام لے جانے والا، غیر ملک میں اپنے ملک کی نمائندگی کرنے والا
غربت	:	وطن سے دوری، پردیس
تُکمہ	:	گھُنڈی، بٹن
قبا	:	ڈھیلا لمبا لباس جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے
پیرہن	:	لباس، پوشاک
خلوت	:	تنہائی
ظلمت	:	اندھیرا، تاریکی
گہن	:	گرہن، سایہ
دلبری	:	دل لبھانے والا
رنگیں نوا	:	خوش آواز، اچھی آواز
آرسی	:	وہ انگوٹھی جس میں آئینہ جڑا ہوتا ہے، آئینہ

غور کیجیے

- اس نظم میں جگنو کی مثال سے قدرت کی بنائی ہر شے کی قدر و قیمت واضح کی گئی ہے۔ جگنو کو خود کار روشنی اور کشش کی علامت بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔
- جگنو رات میں چمکنے والا ایک کیڑا ہے۔ اس کے جسم کے نچلے حصے میں دو کیمیائی مادّے لوسیفرین (Luciferin) اور لوسیفریز (Luciferase) ہوتے ہیں۔ لوسیفرین ہوا سے آکسیجن ملتے ہی چمک اٹھتا ہے۔ جگنو جب سانس لیتا ہے تو سانس کی نلی کے ذریعے ہوا اس کیمیائی مادّے کو چھوتی ہے اور یہ مادہ جل اٹھتا ہے اور روشنی پیدا ہوتی ہے۔ یہ منظر بڑا دل کش ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. 'شب کی سلطنت میں دن کا سفیر' کس کو کہا گیا ہے اور کیوں؟

ii. روشنی کا طالب اور روشنی کا سراپا کون ہے؟

iii. یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں

اس مصرع کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

iv. جگنو کو چھوٹا سا چاند کیوں کہا گیا ہے؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے اور مصرعے مکمل کیجیے:

i. ٹکڑا کوئی گرا ہے ______________ کی قبا کا	(مہتاب/آفتاب)
ii. لے آئی جس کو ___________ خلوت سے انجمن میں	(فطرت/قدرت)
iii. پروانہ اک پتنگا، ___________ بھی اک پتنگا	(جگنو/مکھی)
iv. یا شب کی ____________ میں دن کا سفیر آیا	(حکومت/سلطنت)

کالم 'الف' میں عبارت اور کالم 'ب' میں اشعار دیے گئے ہیں۔ کالم 'الف' کی عبارت کو اس سے متعلق کالم 'ب' کے شعر سے جوڑ ملائیے:

(الف)	(ب)
i. انسان اور جگنو میں فرق یہی ہے کہ ہماری جو رات ہے وہ اس کا دن ہے۔	1. آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں
ii. آسمان سے اُڑ کر کوئی ستارہ آیا ہے یا مہتاب کی کرن میں جان پڑ گئی ہے۔	2. حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں
iii. پروانہ دور کی کوئی چھپی حسین چیز تھی جسے فطرت تنہائی سے محفل میں لے آئی۔	3. یہ امتیاز لیکن اک بات ہے ہماری جگنو کا دن وہی ہے جو رات ہے ہماری

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

◆ مصرعوں کو غور سے پڑھیے:

i. غربت میں آکے چمکا، گمنام تھا وطن میں

ii. لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں

دونوں مصرعوں میں ’غربت‘ اور ’وطن‘، ’خلوت‘ اور ’انجمن‘ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ یہ الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ نظم سے ایسے دیگر الفاظ ڈھونڈ کر لکھیے اور ان کے متضاد بھی معلوم کیجیے:

	لفظ	متضاد
i.	________	________
ii.	________	________
iii.	________	________
iv.	________	________
v.	________	________
vi.	________	________
vii.	________	________

◆ نیچے لکھے الفاظ پر غور کیجیے:

حسنِ قدیم　　تعلیمِ خامشی　　کاشانۂ چمن　　نظارۂ شفق

● ان لفظوں میں علامتِ اضافت کا استعمال کیا گیا ہے جس میں ’کا‘، ’کی‘ اور ’کے‘ کا مفہوم شامل ہوتا ہے۔ دیے گئے الفاظ کو اضافت کے ساتھ لکھیے:

مثال: جان کا دشمن　　دشمنِ جاں

دولت کی خواہش　　________

صبح کا نغمہ　　________

© NCERT not to be republished

حکمت کی کتاب ____________

سر کا درد ____________

سمندر کی سطح ____________

✴ نیچے دیے گئے شعر کو غور سے پڑھیے:

سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو
پانی کو دی روانی، موجوں کو بے کلی دی

اس شعر میں 'سایہ' کو 'شجر'، 'ہوا' کو 'پرواز'، 'پانی' کو 'روانی' اور 'موجوں' کو 'بے کلی' سے منسوب کیا گیا ہے۔ نیچے لکھے الفاظ کو ان الفاظ سے ملایئے جو اُن سے مناسبت رکھتے ہیں:

i. پہاڑوں سے	گہرائی
ii. آسمان سے	روانی
iii. سمندر سے	چمک
iv. تاروں سے	بلندی
v. دریا سے	وسعت

تلاش کیجیے

- دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور معلوم کیجیے کہ جگنوؤں کی کتنی قسمیں پائی جاتی ہیں اور کن ممالک میں جگنو زیادہ پائے جاتے ہیں؟ بڑی جسامت کے جگنو کہاں ہوتے ہیں اور وہاں لوگ انھیں کس مقصد کے لیے استعمال کرتے ہیں؟ آپ اساتذہ اور والدین سے بھی مدد لے سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

پہیلیوں کے بارے میں آپ جانتے ہیں۔ نیچے دی گئی پہیلیوں کو پڑھیے۔ دونوں کا جواب 'جگنو' ہے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایسی پہیلیاں تلاش کر کے لکھیے جن کا حل کسی پرندے یا جانور کا نام ہو۔

1. بِنا بجلی کے جلتا بجھتا ہے خود ہی
سرِ شام رہ پر نکلتا ہے خود ہی
کسی قسم کا سیل لگتا نہیں ہے
خدا کی ہے قدرت چمکتا ہے خود ہی

2. ایک سے ایک پنچھی آوے
ٹُک دیکھے اور چھُپ جاوے
سمجھ کے کہنا قسم ہے تم پر
آگ بنا اُجیالا دُم پر

تخلیقی اظہار

- نظم میں جگنو کی جو خصوصیات بیان کی گئی ہیں انھیں اپنے الفاظ میں لکھیے۔

عملی کام

- نظم میں لفظ 'گہن' استعمال ہوا ہے۔ گہن چاند اور سورج دونوں میں لگتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ سورج گہن کیوں لگتا ہے؟ جب کبھی چاند گردش کرتے ہوئے زمین اور سورج کے درمیان آجاتا ہے، یعنی تینوں ایک سیدھ میں آجاتے ہیں۔ اُس وقت سورج کی کرنیں کچھ وقت تک زمین پر نہیں پہنچ پاتی ہیں اور اس طرح اچانک دن میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ جیسے چاند ہٹتا ہے، ہمیں سورج نظر آنے لگتا ہے۔ آپ چاند گہن کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے اس کے بارے میں گفتگو کیجیے۔
- جگنو کو انگریزی میں فائر فلائی کہتے ہیں۔ ملیالم زبان میں مِنّا مِنّی، کنڑ میں مِنچُوہُلو کہتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں اس کے نام معلوم کر کے چارٹ بنائیے۔
- اپنے ہم جماعت طلبا کے ساتھ گفتگو کیجیے اور معلوم کیجیے کہ کیوں جگنوؤں کی تعداد روز بروز کم ہوتی جارہی ہے۔

© NCERT not to be republished

4771CH06

6 بوڑھی امّاں کی بات

گوماموری ایک کسان تھا۔اس کے پاس گزر بسر کے لیے کھیتی کے علاوہ ایک گائے، ایک جوڑی بیل اور بیس بکریاں تھیں۔اس کا ایک چھوٹا سا گھر تھا جس کے سامنے جانور باندھنے کا باڑا تھا۔پچھلے تین سال سے بارش بہت کم ہوئی تھی، اس لیے نہ فصلیں ہوئیں، نہ چارا پیدا ہوا۔اس سال اساڑھ بھی سوکھا رہ گیا۔بارش کی کوئی امید نہ رہی۔ ’’کھیت جوت کر کیا کروں گا؟‘‘ گومانے ایک لمبی سانس چھوڑتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا اور بیلوں کو ہانکتے ہوئے واپس گھر کی طرف چل دیا۔

اگلے دن صبح گوما جلدی سو کر اٹھا۔گائے، بیل اور بکریوں کو باڑے سے نکالا۔اس کی بیوی گائے اور بکریوں کو لے کر انھیں چَرانے چلی گئی۔اس نے پھر ہمت کی اور ہَل کو کندھے پر رکھ کر بیلوں کے ساتھ کھیتوں کی طرف چل دیا۔راستے میں اسے کئی کسانوں نے ٹوک کر کہا کہ ’’گوما! کھیت جوتنے سے کیا ہوگا؟ بارش کے تو آثار بھی نظر نہیں آرہے ہیں۔‘‘ گومانے ان سب کی بات سنی۔کئی بار اس کا دل ڈانواں ڈول بھی ہوا، پھر بھی اس نے ہمت نہیں ہاری اور کھیت پر پہنچ گیا۔

اس نے آسمان کی طرف دیکھا سورج آگ اُگل رہا تھا۔زمین کو بھی غور سے دیکھا، کھیتوں میں گہری اور چوڑی دراڑیں پڑ گئی تھیں۔وہ بیلوں کی حالت دیکھ کر بھی فکر مند تھا۔بھوک پیاس برداشت کرتے کرتے وہ کمزور ہو گئے تھے، اسے کچھ ناامیدی بھی ہونے لگی اور بیلوں کی حالت پر رحم آنے لگا۔

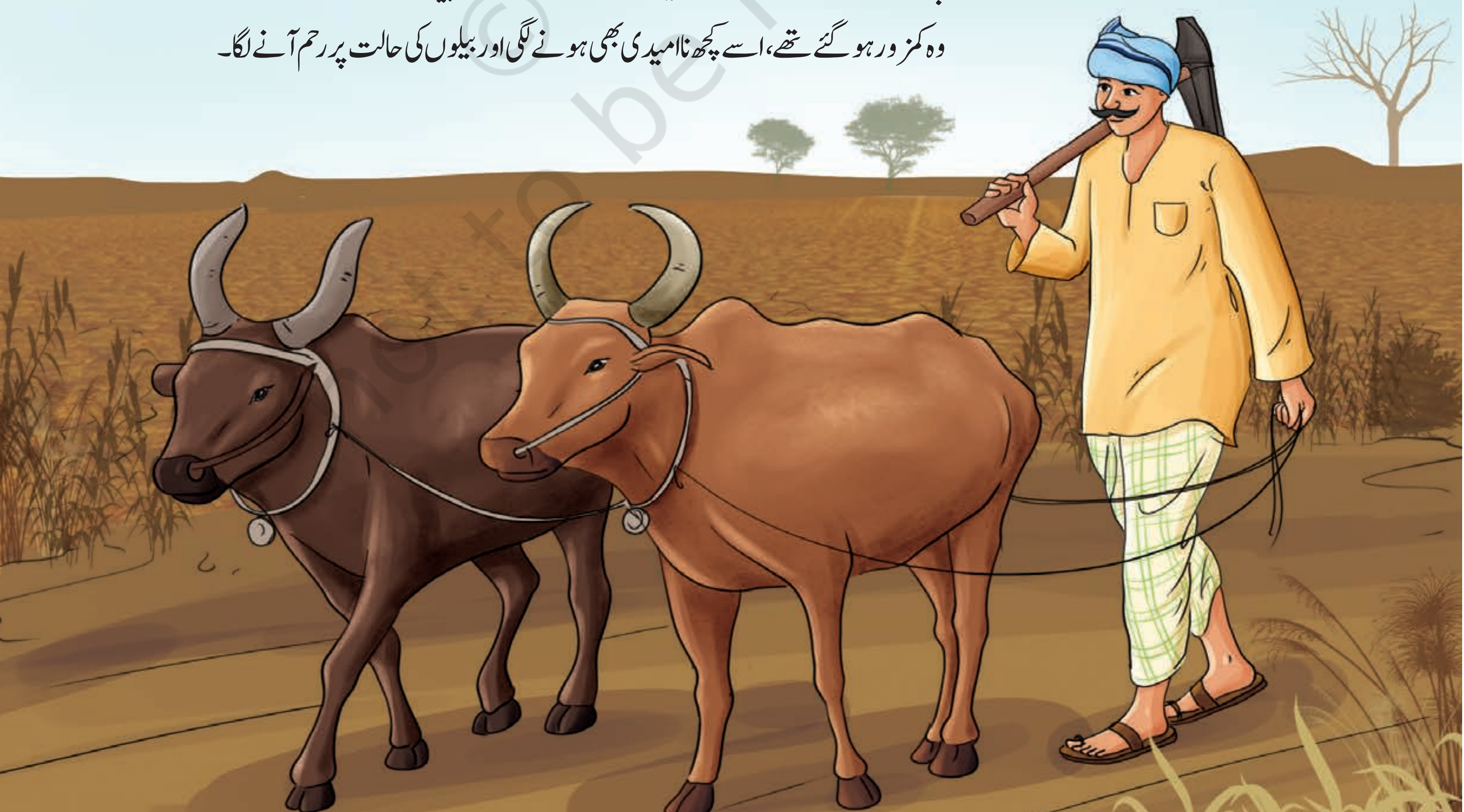

© NCERT not to be republished

اس نے پھر ایک لمبی سانس لی اور ایک درخت کے نیچے کھیت کی مینڈ پر بیٹھ کر سوچنے لگا اب کیا کرے، وہ کھیت جوتے یا اسے یوں ہی پڑا رہنے دے۔ وہ غور و فکر میں ڈوبا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اٹھا اور بھاری دل سے بیلوں کو ہانکتے ہوئے اس نے گھر کی راہ لی۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اُس وقت تک کھیت نہیں جوتے گا جب تک کہ بارش نہیں ہو جاتی۔

دوسرے دن وہ اور بھی مایوس ہو گیا کیوں کہ دھوپ بہت تیز تھی۔ اس کے پاؤں آگے بڑھتے نہ پیچھے ہوتے۔ راستے میں ایک درخت کے سائے میں اس نے بیلوں کو روکا اور وہیں نیچے زمین پر بیٹھ گیا۔

اسی وقت وہاں پر ایک بوڑھی امّاں آ گئیں۔ وہ بھی اسی درخت کے نیچے بیٹھ گئیں۔ گوما نے پوچھا، ”ارے! بوڑھی امّاں کہاں سے آ رہی ہو، اتنی تیز دھوپ میں؟ تمھیں کہاں جانا ہے؟“ بوڑھی امّاں نے کہا، ”میں تو اپنی نواسی سے ملنے پاس کے گاؤں جا رہی ہوں۔ لیکن تم اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو؟ یہ وقت تو کھیت میں ہل جوتنے کا ہے، کیا تم بیمار ہو یا تمھارے بیل، کہیں تمھارا ہل تو نہیں ٹوٹ گیا؟“

گوما بولا۔ ”نہیں امّاں! نا تو میں بیمار ہوں، نہ میرے بیل بیمار ہیں اور نہ ہی میرا ہل ٹوٹا ہے۔ ٹوٹی ہے تو میری ہمّت! امّاں تم تو واقف ہو، تین سال ہو گئے، بارش ٹھیک سے نہیں ہوئی ہے۔ اس سال بھی یہی حال ہے۔ پھر میں کھیت جوت کر کیا کروں گا؟

بوڑھی امّاں بولی، ”دیکھو بیٹا! بارش تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ تو قدرت پر منحصر ہے۔ جب بادل آئیں گے تو بارش ضرور ہوگی۔ تمھارا کام ہے کھیت جوت کر تیار کرنا تم تو اپنا کام وقت پر کرو۔ قدرت اپنا کام کرے گی۔ بارش ضرور ہوگی۔“

گوما پھر بوڑھی امّاں سے بولا، ”کھیت خالی پڑے ہیں۔ میرے بیل دبلے ہو گئے ہیں، انھیں پیٹ بھر چارا تک نہیں مل رہا ہے۔ پینے کے لیے پانی کی قلّت ہے۔ چارا پانی ہی کیا یہاں تو درختوں

© NCERT not to be republished

کی پتّیاں تک خشک ہوگئی ہیں۔ بیچارے بیل کیسے ہل کھینچیں! بارش کی امید ہو تو ہمت بھی کریں۔'' گوما نے مایوس ہوتے ہوئے کہا۔

بوڑھی امّاں بولی۔ ''بیٹا! تم مایوسی کی بات مت کرو۔ درختوں کی بات بھی تم نے خوب کہی، یہاں تو انھیں کاٹا جا رہا ہے۔ دیکھو وہ اب بچے ہی کہاں ہیں! جب درخت ہی نہیں ہوں گے تو بارش کیسے ہوگی! ہریالی کہاں ہوگی! ہریالی نہیں تو بارش بھی نہیں لیکن جو ہوا سو ہوا۔ اب تو تم لوگ درختوں پر توجہ دو۔ کھیتوں میں ہل چلاؤ۔ انھیں جوت کر بونے کے لیے تیار کرو۔ کبھی نہ کبھی تو بارش ہوگی ہی۔'' بوڑھی اماں نے گوما کی ہمت بندھاتے ہوئے کہا اور چھڑی کے سہارے اٹھتے ہوئے اپنی راہ چل دی۔

ویسے تو گوما مایوس تھا مگر بوڑھی امّاں کی باتوں سے اس کی ڈھارس بندھی۔ اگلے دن سے اس نے پورے جوش کے ساتھ اپنا کھیت جوتنا شروع کر دیا۔ لگاتار چار دن تک ہل چلایا۔ کھیت خوب اچھی طرح تیار ہو گئے۔ گوما اپنا کام پورا کر کے بہت خوش تھا۔ اب وہ بیلوں کو ہانکتے ہوئے گھر کی طرف گاتا گنگناتا چل دیا۔ چار دن کی سخت محنت کی وجہ سے وہ نڈھال ہو چکا تھا۔ گھر پہنچتے ہی سو گیا۔ اس رات اُسے خوب اچھی نیند آئی۔

صبح جب وہ سو کر اٹھا تو گائے رانبھ رہی تھی۔ بکریاں ممیا رہی تھیں۔ اپنے جانوروں کی یہ آوازیں سننے کے لیے اس کے کان ترس گئے تھے۔ تبھی اس کی بیوی نے اسے باہر سے آواز دی، ''اجی سنتے ہو! باہر تو آؤ۔ بارش ہونے والی ہے۔'' گوما فوراً باہر آیا۔ اس نے دیکھا، موسم بہت سہانا ہو گیا تھا۔ آسمان میں بادل چھا گئے تھے۔ وہ بادلوں کو دیر تک دیکھتا رہا۔ اسے لگا جیسے بادلوں کی اوٹ سے بوڑھی امّاں کی مسکراتی ہوئی شکل ابھر آئی ہو۔ اسے بوڑھی امّاں کی بات رہ رہ کر یاد آ رہی تھی۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا کہ وہ ٹھیک ہی کہہ رہی تھیں کہ تم تو اپنا کام وقت پر کرو، قدرت اپنا کام کرے گی اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔

(لوک کہانی)

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

باڑا	:	احاطہ، جانوروں کو باندھنے کی جگہ
اساڑھ	:	شک سموت کا چوتھا مہینہ
جوتنا	:	ہل چلا کر مٹی ابھارنا
آثار	:	نشانات
مینڈ	:	پشتہ، کھیت کی منڈیر
منحصر	:	دوسروں پر انحصار کرنے والا، مدد کا منتظر
نڈھال	:	تھکا ہوا

غور کیجیے

- کہانی میں وقت پر کام کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ مشکل حالات کا مقابلہ عقل مندی اور ہمت سے کرنا چاہیے۔
- کسان کو درپیش مسائل میں وقت پر بارش کا نہ ہونا بھی شامل ہے۔ تیزی سے جنگلات کو کاٹا جانا اور قدرتی وسائل کا بے دریغ استعمال بارش کے نظام کو متاثر کرتا ہے۔ لہٰذا ماحولیاتی توازن برقرار رکھنا بھی بہت ضروری ہو جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

i. بارش نہ ہونے سے کھیت کی کیا حالت ہو گئی تھی؟

ii. اگر گوماموری وقت پر کام نہ کرتا تو کیا ہوتا؟

iii. بوڑھی امّاں نے کیوں کہا کہ ”تم تو اپنا کام وقت پر کرو، قدرت اپنا کام کرے گی۔“

iv. جھونپڑی سے باہر آ کر گوماموری کو آسمان میں کیا تبدیلی نظر آئی؟

v. کہانی میں آپ کو کون سا کردار سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟

© NCERT not to be republished

یہ جملے کس نے کہے ہیں؟

”کھیت جوتنے سے کیا ہوگا؟“ ______

”باہر تو آؤ۔ بارش ہونے والی ہے۔“ ______

”میں تو اپنی نواسی سے ملنے پاس کے گاؤں جا رہی ہوں۔“ ______

”بارش کی امید ہو تو ہمت بھی کریں۔“ ______

اس لفظ پر دائرہ بنائیے جو مفہوم کے اعتبار سے بقیہ تین الفاظ سے الگ ہے:

مثال: گھر مکان (باڑا) حویلی

i. آثار آباد باقیات علامت

ii. ہمت طاقت حوصلہ بزدلی

iii. وطن میدان کھیت کھلیان

iv. پہاڑ کوہ وادی کوہسار

v. ابر بحر بادل گھٹا

کون سا جملہ کس کے بارے میں کہا گیا ہے، لکھیے:

i. حالت پر رحم آنے لگا ______

ii. آگ اُگل رہا تھا ______

iii. گھر پہنچتے ہی سو گیا ______

iv. وہ اب بچے ہی کہاں ہیں ______

© NCERT not to be republished

دی گئی عبارت کو پڑھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے:

سبز انقلاب (हरित क्रान्ति-Green Revolution) ایک زراعتی تحریک تھی جو بیسویں صدی کے وسط میں شروع ہوئی۔ اس کا مقصد زراعت میں جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے پیداوار میں اضافہ کرنا تھا۔ اس انقلاب کو ہندوستان لانے میں ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ سوامی ناتھن نے اہم کردار ادا کیا۔ اس انقلاب کے ذریعے گیہوں کی پیداوار میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا۔ لیکن وقت کی ضرورت کے مطابق اب دوبارہ کیمیائی کھادوں، کیڑے مارنے والی دواؤں اور دیگر مصنوعی مواد کے بجائے قدرتی ذرائع اور ماحول دوست طریقے استعمال کیے جاتے ہیں، جسے نامیاتی زراعت (Organic Farming) کہتے ہیں۔ اس کا مقصد زمین کی زرخیزی کو محفوظ رکھنا، قدرتی وسائل کا تحفظ کرنا اور صحت مند غذائی پیداوار فراہم کرنا ہے۔

i. سبز انقلاب کا آغاز کب ہوا؟
ii. ہندوستان میں سبز انقلاب کا معمار کسے کہا جاتا ہے؟
iii. سبز انقلاب کے اثرات لکھیے۔
iv. سبز انقلاب سے کس فصل کو سب سے زیادہ فائدہ ہوا؟
v. نامیاتی زراعت کے فائدے لکھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

دیے گئے جملوں کو غور سے پڑھیے:

- ارے بوڑھی اماں! کہاں سے آرہی ہو، اتنی تیز دھوپ میں؟

  دیکھو بیٹا! بارش تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

اوپر دیے گئے جملوں میں الفاظ 'ارے' اور 'بیٹا' کے بعد علامت '!' استعمال کی گئی ہے۔ یہ علامت ان الفاظ کے بعد لگائی جاتی ہے جہاں دکھ، خوشی یا حیرت کے جذبے یا کسی کو مخاطب کیا گیا ہو۔ یہ خطابیہ اور فجائیہ کی علامت کہلاتی ہے۔ دیے گئے جملوں میں اس علامت کو صحیح جگہ پر لگائیے:

i. افسوس تم نے وقت کی قدر نہیں کی۔
ii. ارے واہ تم نے تو کمال کر دیا۔
iii. ہائے میری کتاب گم ہو گئی۔
iv. شاباش تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔

© NCERT not to be republished

v. افوہ بارش نے سارا پروگرام خراب کر دیا۔

vi. اف یہ گرمی برداشت سے باہر ہے۔

vii. ارے تم یہاں کیسے آ گئے۔

- سبق میں آئے اس جملے پر غور کیجیے ''دیکھتے دیکھتے بارش تیز اور تیز تر ہوتی چلی گئی''۔ یہاں بارش کی شدت اور تیزی کو ظاہر کرنے کے لیے تیز اور تیز تر الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ تیز تر میں 'تر' لاحقہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ بامعنی لفظ کے بعد آنے والے حروف کو لاحقہ کہتے ہیں۔ آپ 'تر' لاحقہ لگا کر پانچ الفاظ لکھیے:

________	+	تر	=	________
________	+	تر	=	________
________	+	تر	=	________
________	+	تر	=	________
________	+	تر	=	________

◆ مثال کے مطابق لفظوں کی ضد لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

مثال:	قدرتی	مصنوعی	بلب مصنوعی روشنی کا ذریعہ ہے۔
i.	بیمار	________	________
ii.	واقف	________	________
iii.	فکرمند	________	________
iv.	خشک	________	________
v.	چست	________	________

- کہانی میں 'ہوا سو ہوا'، ' کبھی نہ کبھی' اور 'دیکھتے ہی دیکھتے' الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو نثر کو دل چسپ بنانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح کے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

© NCERT not to be republished

.i ______

.ii ______

.iii ______

.iv ______

.v ______

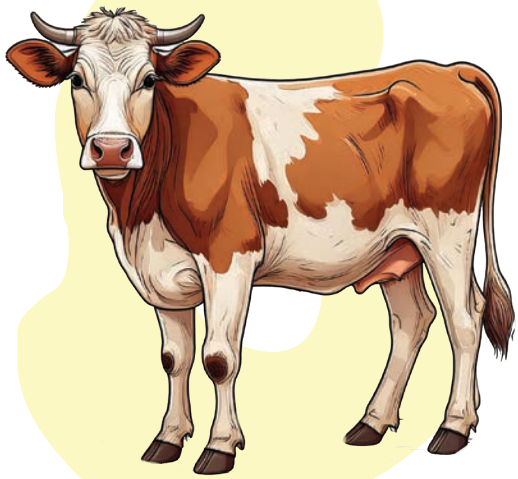

• آب پاشی کے ذرائع کو انگریزی اور مقامی زبان میں لکھیے:

	اردو	انگریزی	مقامی زبان
.i	تالاب	______	______
.ii	نہر	______	______
.iii	کنواں	______	______
.iv	چشمہ	______	______
.v	ندی	______	______

◆ دیے گئے معمّے میں میوے اور اناج کے نام تلاش کرکے نیچے لکھیے:

پ	ت	ب	ا	ج	ر	ہ	خ	ے
د	ھ	ا	ن	ل	ک	ش	م	ش
ر	ڈ	د	ا	م	چ	ا	و	ل
ج	و	ا	ر	خ	ن	ج	ن	ب
و	ی	م	ک	ک	ا	د	گ	ا

.i ______

.ii ______

© NCERT not to be republished

iii. ________________

iv. ________________

v. ________________

vi. ________________

vii. ________________

viii. ________________

تخلیقی اظہار

- ’’کھیت جوت کر کیا کروں گا‘‘ گو مانے ایک لمبی سانس چھوڑتے ہوئے دل ہی دل میں سوچا اور بیلوں کو ہانکتے ہوئے واپس گھر آ گیا۔ آپ کو ایسا کوئی واقعہ یا کام یاد ہے جب آپ نے کسی کام کو کرنے کے لیے دل ہی دل میں سوچا ہو لیکن کر نہ سکے ہوں۔ اس واقعے کی تفصیل لکھیے اور دوستوں کو سنائیے۔
- بارش اور درختوں کے کٹنے کا ماحولیاتی توازن پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک مختصر مضمون لکھیے۔
- کس مہینے میں کون سی فصل بوئی اور کاٹی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں دوستوں سے گفتگو کیجیے۔ آج کھیتی کے طریقوں میں کون کون سی تبدیلیاں آ گئی ہیں؟ اپنی زبان میں لکھیے۔

عملی کام

- جس طرح جنوری، فروری، مارچ وغیرہ عیسوی سنہ کے بارہ مہینوں کے نام ہیں۔ اسی طرح ہندی شک سموت اور وکرم سموت میں چیتر، بیساکھ، جیشٹھ اور ہجری سنہ میں محرم، صفر، ربیع الاوّل وغیرہ مہینے ہوتے ہیں۔ اپنے بڑوں کی مدد سے عیسوی سنہ، شک سموت اور ہجری سنہ کے مہینوں کے نام معلوم کیجیے اور الگ الگ خانوں میں لکھیے:

© NCERT not to be republished

عیسوی	ہجری	شک سموت

- آپ کو معلوم ہے کہ سورج کی گرم کرنیں جب سمندر کے پانی پر پڑتی ہے تو پانی بخارات بن کر بادل کی شکل میں اوپر کو اٹھتا ہے۔ پھر یہ بادل ہواؤں کے دوش پر سفر کر کے زمین پر برس پڑتے ہیں۔ اس پورے عمل کی تصاویر بنائیے اور کلاس روم میں پیش کیجیے۔
- زراعت اور کسانوں کی بہبود کے لیے حکومت کی جانب سے 'پردھان منتری کسان مان دھن یوجنا'، 'فصل بیمہ یوجنا' اور 'کریڈٹ گارنٹی' وغیرہ کئی پروگرام چلائے جا رہے ہیں۔ نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ان پروگراموں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور ایک مضمون لکھیے:

https://agriwelfare.gov.in/en/major

© NCERT not to be republished

4771CH07

7 بریگیڈیر محمد عثمان

ہمارے وطن کی سلامتی اور حفاظت کے لیے بے شمار محبِّ وطن جاں بازوں نے اپنی قربانیاں پیش کی ہیں۔ ان میں ایک نام بریگیڈیر محمد عثمان کا ہے۔ اُن کی پیدائش 15 جولائی 1912 کو بی بی پور گاؤں، ضلع مئو، اتر پردیش میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام جمیلن بی بی اور والد کا نام قاضی محمد فاروق تھا جو بنارس میں شہر کوتوال تھے۔ برطانوی حکومت نے اُن کی خدمات کے اعتراف میں انھیں خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔

محمد عثمان کو مطالعے کا بہت شوق تھا۔ وہ کئی زبانیں جانتے تھے۔ ان کے مزاج میں شروع سے ہی جاں بازی اور جاں نثاری کا جذبہ موجود تھا۔ اُن کی بہادری اور جرأت کا پہلا مظاہرہ 12 سال کی عمر میں اُس وقت ہوا جب انھوں نے کنویں میں ڈوبتے ہوئے ایک بچے کی جان بچائی تھی۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ وہ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہو کر ملک کی خدمت کریں۔ لہٰذا فوج کی ملازمت کے لیے وہ مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔

© NCERT not to be republished

فوج میں اُن دنوں ہندوستانیوں کے لیے مواقع محدود تھے۔ اس کے باوجود محمد عثمان اپنی ذہانت اور لگن سے رائل ملٹری کالج سینڈ ہرسٹ (Sandhurst) جیسے مشہور ادارے میں داخلہ پانے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد میں اُسی کالج میں بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ ان کا تقرر ہوا۔ ان کو دس دیگر ہندوستانی افسران کے ساتھ ہندوستانی فوج میں ملازمت کے لیے منتخب کیا گیا۔ ایک سال بعد ان کا تقرر ہندوستانی فوج کی دسویں بلوچ ریجیمنٹ میں کر دیا گیا۔ 1936 میں ترقی پا کر وہ لیفٹیننٹ ہو گئے۔

ملک کی آزادی اور تقسیم کے فوراً بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان پہلی جنگ ہوئی۔ اس جنگ کی وجہ یہ تھی کہ پاکستان ہر صورت میں جمّوں و کشمیر پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ ہندوستانی فوج نے دلیری اور جرأت کی مثال قائم کی اور کشمیر پر اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ اِس جنگ کی کامیابی کا سہرا بریگیڈیر محمد عثمان اور ان کے فوجی ساتھیوں کے سر جاتا ہے۔ پاکستانی حکومت نے انھیں اپنی فوج کا جنرل بنانے کی پیش کش کی تھی جسے انھوں نے ٹھکرا دیا اور خود کو ہندوستان کی حفاظت کے لیے وقف کر دیا۔

اس دوران قبائلیوں کے حملے کی وجہ سے جموں و کشمیر کے علاقے میں صورتِ حال بہت خراب ہو گئی تھی۔ ان قبائلیوں کی حمایت پاکستانی فوج کر رہی تھی جس کی وجہ سے ملک کی سالمیت کے لیے بڑا خطرہ لاحق تھا۔ جموں و کشمیر کے کئی علاقوں نوشہرہ، جھنگڑ اور کوٹ وغیرہ پر قبائلیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ جنھیں دوبارہ حاصل کرنے کی ذمہ داری بریگیڈیر محمد عثمان کو سونپتے وقت ہندوستانی فوج کے سربراہ جنرل کے۔ ایم۔ کری اپّا نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ کوٹ کا علاقہ بریگیڈیر محمد عثمان سے تحفے میں چاہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

یہ علاقہ نوشہرہ سے نو کلومیٹر شمال مشرق میں واقع تھا یہ مقام جنگی لحاظ سے فوج کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا۔ جنرل کری اَپّا کی خواہش کی تکمیل کے لیے برگیڈیر محمد عثمان نے آپریشن کپّر شروع کیا۔ کپّر، جنرل کری اپّا کا مختصر نام بھی تھا اور وہ اپنے ساتھیوں میں اسی نام سے جانے جاتے تھے۔ جنگ کی منصوبہ بندی اس طرح کی گئی کہ دشمن کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس فوجی کارروائی میں بڑی تعداد میں دشمن کے سپاہی ہلاک اور کئی سو زخمی ہوئے۔ اس کے بعد جھنگڑ پر فتح حاصل کرنے کے لیے برگیڈیر محمد عثمان نے 'آپریشن وجے' شروع کیا۔ جھنگڑ کا علاقہ میرپور اور کوٹلی سے آنے والی سڑکوں کے سنگم پر واقع تھا اور فوجی حکمتِ عملی کے لحاظ سے بڑا اہم تھا۔ کہا جاتا ہے برگیڈیر محمد عثمان نے یہ عہد کیا تھا کہ جب تک جھنگڑ پر فتح حاصل نہیں کر لیتے تب تک وہ چارپائی پر نہیں سوئیں گے۔ اس لیے شدید سردی اور برف باری کے موسم میں بھی وہ زمین پر سوتے رہے۔ 'آپریشن وجے' کے دوران برگیڈیر محمد عثمان نے نوشہرہ اور جھنگڑ پر دشمن کے حملوں کو ناکام کر دیا اور اس طرح ان علاقوں پر ہندوستان کا قبضہ پھر سے بحال ہو گیا۔ 'آپریشن وجے' کی تکمیل کے بعد ہی وہ چارپائی پر سوئے۔ اس جنگ کی فتح یابی کے بعد برگیڈیر محمد عثمان کو 'نوشہرہ کے شیر' کا لقب دیا گیا۔

کوٹلی، نوشہرہ اور جھنگڑ کی فتح کے بعد بریگیڈیر محمد عثمان کی قیادت میں ان کے ساتھیوں کا حوصلہ بلند ہوا اور یہ جنگ ان کی متحرک قائدانہ صلاحیت کی علامت بن گئی۔

3 جولائی 1948 کو ضابطے کے مطابق جب وہ شام کو میٹنگ کر رہے تھے، اسی وقت قریب سے ہندوستانی کیمپ پر گولہ باری شروع ہو گئی جس نے سب کو حیرت میں ڈال دیا اور بھگدڑ مچ گئی۔ بریگیڈیر محمد عثمان جو اُس وقت میجر بھگوان سنگھ کے ساتھ تھے، انھوں نے فوجیوں کو جوابی کارروائی کا حکم دیا جس کے نتیجے میں حملہ پسپا ہو گیا لیکن کچھ ہی دیر بعد اچانک دشمن کی جانب سے دوبارہ گولہ باری شروع ہو گئی جو رات بھر جاری رہی۔ ایک گولے کی زد میں آ کر خود بریگیڈیر محمد عثمان شدید طور پر زخمی ہوئے اور بالآخر شہید ہو گئے۔ بریگیڈیر محمد عثمان ہندوستان کے پہلے اعلیٰ رینک افسر تھے جو میدان جنگ میں دشمنوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

جب فوج آخری بار بریگیڈیر محمد عثمان کو سلامی دینے کے لیے جمع ہوئی تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں تھا جس کی آنکھیں نم نہ ہوں کیوں کہ انھوں نے اپنی شجاعت، اپنے عمل اور اخلاق سے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ انھیں بعد از مرگ ملک کے دوسرے سب سے بڑے اعزاز 'مہاویر چکر' سے نوازا گیا۔ نوشہرہ اور جھنگڑ میں ان کی یاد میں میموریل قائم کیے گئے۔

بریگیڈیر محمد عثمان کی شجاعت اور بہادری کے قصے آج بھی سنے جاتے ہیں۔ وہ ہندوستانی فوج کے ایک قابلِ تقلید ہیرو کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیے جاتے رہیں گے۔

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

سالمیت	:	بقا، تحفظ
جرأت	:	ہمت
جدوجہد	:	لگاتار کوشش
محدود	:	ایک حد میں
حکمتِ عملی	:	تدبیر
بحال	:	برقرار
قائدانہ صلاحیت	:	رہبری کی قابلیت
پسپا کرنا	:	ہرا دینا، شکست دینا
بعد از مرگ	:	مرنے کے بعد
گرویدہ	:	اپنا بنانا
تقلید	:	پیچھے چلنا، پیروی کرنا
شجاعت	:	بہادری، دلیری
تکمیل	:	مکمل
متحرک	:	حرکت کرنے والا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- بریگیڈیر محمد عثمان کا تقرر بطور سیکنڈ لیفٹیننٹ ہوا اور ترقی پا کر وہ بریگیڈیر کے عہدے تک پہنچے۔ وہ میدانِ جنگ میں شہید ہونے والے پہلے اعلیٰ رینک (اعلیٰ منصب پر فائز) افسر تھے۔
- بریگیڈیر محمد عثمان کو بہادری کے لیے مہاویر چکر سے نوازا گیا۔ بہادری کے لیے فوج میں اور بھی اعزازات دیے جاتے ہیں جیسے ویر چکر، پرم ویر چکر، شوریہ چکر، اشوک چکر اور سینا میڈل وغیرہ۔

- سبق میں 'خطاب' اور 'لقب' الفاظ کا استعمال ہوا ہے۔ 'خطاب' سے مراد ایسا نام یا ٹائٹل جو حکومت یا کسی خاص ادارے کی جانب سے مختلف شعبوں میں اہم خدمات کے اعتراف میں دیا جاتا ہے۔ برطانوی حکومت عام طور پر لوگوں کو ان کی وفاداری اور خدمات کے اعتراف میں 'خان بہادر'، 'شمس العلما' اور 'سر' وغیرہ کے خطابات سے نوازا کرتی تھی۔ برگیڈیر محمد عثمان کے والد کو بھی برطانوی حکومت نے خان بہادر کا خطاب دیا تھا۔ 'لقب' سے مراد وہ نام ہے جو عوام میں کسی شخص کے اہم کارنامے یا غیر معمولی خدمات کے باعث مشہور ہو جائے۔ کئی اہم شخصیات اپنے سماجی، مذہبی، ادبی اور سیاسی شعبوں میں مختلف لقب سے مشہور ہوئیں۔ برگیڈیر محمد عثمان کو بھی ان کی بہادری کی بنا پر 'نوشہرہ کے شیر' کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

i. برگیڈیر محمد عثمان کی وہ کون سی خصوصیات تھیں جن سے ان کی بہادری کا اندازہ ہوتا ہے؟

ii. برطانوی راج میں ہندوستانیوں کے لیے فوج میں اعلیٰ عہدے کے مواقع کیوں کم تھے؟

iii. برگیڈیر محمد عثمان نے بیرونی ملک کی پیش کش کیوں ٹھکرا دی؟

iv. برطانوی دورِ حکومت میں خطابات کیوں دیے جاتے تھے؟ کیا اب بھی خطابات دینے کا رواج ہے؟

v. برگیڈیر محمد عثمان کو 'نوشہرہ کے شیر' کا لقب کیوں دیا گیا؟

نیچے دیے گئے سوالوں کے ساتھ جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) برگیڈیر محمد عثمان کی مقبولیت کی کیا وجہ تھی؟

i. ان میں متحرک قیادت کا ہنر موجود تھا۔

ii. وہ کئی زبانیں جانتے تھے۔

iii. ان کے مزاج میں جاں بازی و جاں نثاری کا جذبہ تھا۔

(ب) جھنگڑ کا علاقہ فتح کرنا کیوں ضروری تھا؟

i. فوجی حکمت عملی کے لحاظ سے اہمیت کا حامل تھا۔

ii. میر پور اور کوٹلی سے آنے والی سڑکوں کے سنگم پر واقع تھا۔

iii. انھوں نے عہد کیا تھا کہ جب تک وہ جھنگڑ فتح نہیں کر لیں گے تب تک چارپائی پر نہیں سوئیں گے۔

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے:

i. برطانوی حکومت نے بریگیڈیر محمد عثمان کے والد کی خدمات کے اعتراف میں انھیں خان بہادر کا ____ دیا تھا۔ (لقب/خطاب)

ii. ان کا تقرر ہندوستانی فوج کی دسویں ____ ریجیمنٹ میں کر دیا گیا۔ (سِکھ/بلوچ)

iii. کری اپّا نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ ____ کا علاقہ بریگیڈیر محمد عثمان سے تحفے میں چاہتے ہیں۔ (نوشہرہ/کوٹ)

iv. انھوں نے اپنی ____ عمل اور اخلاق سے سب کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔ (بہادری/شجاعت)

دیے گئے مخففات کا جوڑ ان کی مکمل شکل سے ملائیے:

این ایس جی (NSG)	سینٹرل ریزرو پولیس فورس
سی آر پی ایف (CRPF)	بارڈر سکیورٹی فورس
بی ایس ایف (BSF)	سینٹرل انڈسٹریل سکیورٹی فورس
آئی ٹی بی پی (ITBP)	نیشنل سکیورٹی گارڈ
سی آئی ایس ایف (CISF)	انڈو تبت بارڈر پولیس

نیچے دیے گئے الفاظ کے واحد لکھیے:

جمع	واحد
مواقع	____
افسران	____
افواج	____
ذرائع	____
خدمات	____

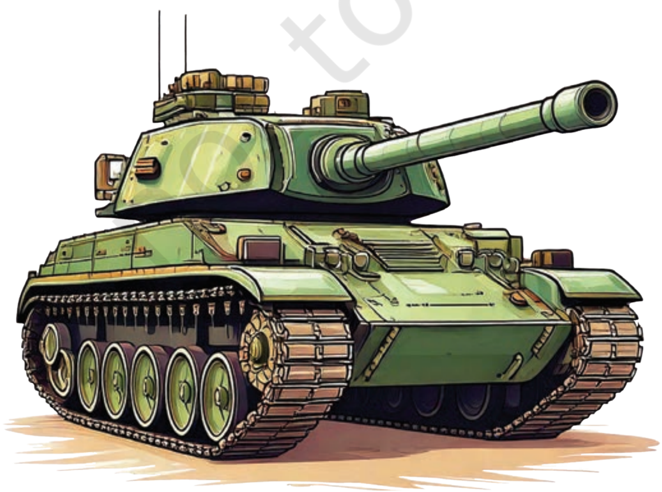

© NCERT not to be republished

◆ دیے گئے الفاظ کو انگریزی، ہندی اور مقامی زبان میں لکھیے:

الفاظ	انگریزی	ہندی	مقامی
خدمت	______	______	______
مسلسل	______	______	______
تحقیق	______	______	______
تقرر	______	______	______
تنخواہ	______	______	______

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

i. بریگیڈیر محمد عثمان کو مطالعے کا بہت شوق تھا۔

ii. بریگیڈیر محمد عثمان کی شجاعت اور بہادری کے قصّے آج بھی مثالی حیثیت رکھتے ہیں۔

iii. وہ ہندوستانی فوج کے ایک قابل تقلید ہیرو کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیے جاتے رہیں گے۔

آپ کو معلوم ہے کہ زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں۔ فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل۔ اوپر کے جملوں میں پہلے جملے کا فعل گزرے ہوئے وقت کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ یہ فعل ماضی کی مثال ہے۔ دوسرے جملے کا فعل موجودہ وقت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ فعل حال کی مثال ہے۔ تیسرے جملے کا فعل آنے والے وقت کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔ یہ فعل مستقبل کی مثال ہے۔

اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور فعل ماضی، فعل حال اور فعل مستقبل کے دو دو جملے بنائیے:

i. ______________________

ii. ______________________

iii. ______________________

© NCERT not to be republished

.iv ____________________

.v ____________________

.vi ____________________

گفتگو کرتے وقت ہم کہیں ٹھہرتے ہیں اور کہیں نہیں ٹھہرتے۔ کہیں کم ٹھہرتے ہیں اور کہیں زیادہ۔عبارت میں یہ کام بعض علامتوں کے استعمال سے لیا جاتا ہے۔ یہ وہ خاص علامتیں ہیں جو عبارت کو صحیح طور پر پڑھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں، انھیں 'رموزِ اوقاف' کہتے ہیں۔ درج ذیل عبارت میں رموزِ اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے نیچے عبارت کو دوبارہ لکھیے:

بیگم حضرت محل کا اصلی نام محمدی بیگم تھا وہ واجد علی شاہ کی ملکہ تھیں انگریزوں نے بادشاہ کو نااہل قرار دیتے ہوئے معزول کر دیا واجد علی شاہ کے بیٹے برجیس قدر جو کم سن تھے ان کی 5 جولائی 1857 کو تخت نشینی کر دی گئی حضرت محل نے سپاہیوں کو حکم دیا وہ بہادری اور جوش کے ساتھ لڑیں حضرت محل نے کہا وہ اپنے ملک کے لیے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑنے کو تیار ہیں حضرت محل کو مدافعت سے روکنے کی خاطر انگریز سپہ سالار جنرل اوٹرم کی پہلی پیش کش تھی کہ شجاع الدولہ کے زمانے کا اودھ واپس کیا جائے گا بشرطیکہ جنگ موقوف کی جائے جناب عالیہ نے اوٹرم کی پیش کش کو جواب کے قابل بھی نہ سمجھا اوٹرم کا دوسرا صلح نامہ جس میں واجد علی شاہ کی سلطنت واپس کرنے کا وعدہ تھا بشرطیکہ کسی اور مقام کا رُخ نہ کریں ان کو وہیں گھر بیٹھے پچیس ہزار روپے ماہوار وظیفہ ملے گا حضرت محل نے اس کی بھی پرواہ نہ کی

____

____

____

____

____

____

____

____

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- "وطن سے محبت کرنے والے جاں باز تاریخ میں زندہ رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کی قدر کی جاتی ہے۔" اس موضوع پر ایک مضمون لکھیے۔

عملی کام

- ہمارے ملک کے امن، نظم وضبط اور استحکام کے لیے مختلف سطحوں پر دفاعی نظام قائم ہے۔ افواج کی مختلف اقسام اور ان کی ذمہ داریوں کے بارے میں معلوم کیجیے اور انھیں اپنی زبان میں لکھیے۔
- کسی نامور شخصیت کو اس کی صفات کے مطابق لقب دیا جاتا ہے جیسے برگیڈیر محمد عثمان کو 'نوشہرہ کا شیر' کا لقب دیا گیا ہے۔ ایسی چند شخصیات کے نام اور ان کے القاب معلوم کر کے لکھیے۔
- مہاویر چکر ہندوستانی فوج کا دوسرا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اس کے علاوہ ملک کی حفاظت اور سلامتی کے لیے جاں بازوں کو حکومت کی جانب سے پرم ویر چکر، اشوک چکر، ویر چکر بھی دیے جاتے ہیں۔ دیے گئے لنک کی مدد سے ان اعزازات کی تفصیلات معلوم کیجیے اور اعزاز یافتہ جاں باز سپاہیوں کی فہرست تیار کیجیے:

https://gallantryawards.gov.in

© NCERT not to be republished

ہماری تہذیب

ہندوستان ایک وسیع و عریض ملک ہے۔ یہاں کے باشندوں کے مذہب، ان کی زبانیں، رنگ روپ، لباس، کھانا پینا اور رسم و رواج گرچہ بیشتر ایک دوسرے سے مختلف ہیں مگر سب آپس میں مِل جُل کر رہتے ہیں۔ ہمارا ملک ایک ایسے چمن کی مانند ہے، جس میں رنگ برنگ کے پھول اپنی بہار دِکھاتے ہیں۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ ایسا باغ کتنا خوب صورت ہوتا ہے۔ ہندوستان بھی ایسا ہی دل نشیں باغ ہے۔ اس کی رنگ برنگی خوبصورت تہذیب ساری دنیا میں مشہور ہے۔

ہندوستان کے رہنے والوں میں میل جول اور پیار محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی سب سے زیادہ کوشش صوفی سَنتوں نے کی ہے۔ صوفیوں کی خانقاہیں اور سَنتوں کی کُٹیاں انسان دوستی اور بھائی چارے کے بڑے مراکز رہی ہیں۔ آج بھی اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتیؒ اور دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاؒ کی درگاہیں ہندو مسلم اتّحاد اور میل ملاپ کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح سنت کبیر داس اور گرونانک کی تعلیمات سے ہندوستان کی ملی جلی تہذیب پروان چڑھی ہے۔

© NCERT not to be republished

ہمارے ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں ایک خاندان کی طرح رہتے ہیں۔ یہاں کے تہوار ہولی، دیوالی، عید، بیساکھی اور کرسمس سب لوگ مل جُل کر مناتے اور ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں برابر شریک رہتے ہیں۔

ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر کیجیے تو ایسا لگتا ہے کہ اِس ایک ملک میں کئی ملک آباد ہیں۔ اس کی ندیاں، پہاڑ، کھیت، میدان اور ریگستان، اس میں رہنے والوں کے رنگ روپ، رہن سہن، ان کی بولی ٹھولی اور طور طریقے ہمیں ایک ساتھ کئی ملکوں کی سَیر کرا دیتے ہیں۔ کثرت میں وَحدت یا انیکتا میں ایکتا کی ایسی انوکھی مثال ہمارے ہی ملک میں دیکھنے کو ملتی ہے کہیں اور نہیں۔ ہماری مشترکہ تہذیب کا یہ پہلو بہت روشن اور خوب صورت ہے۔ اس ملی جلی تہذیب کی ایک اچھی علامت اور عمدہ نمونہ اردو زبان ہے۔ یہ زبان ہندوستان میں پیدا ہوئی ہے۔ اس کا تعلق ہند آریائی خاندان سے ہے اور اس کی تشکیل میں ہندوستان کی مختلف بولیوں اور زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ اردو بولنے، پڑھنے اور سمجھنے والے ہر مذہب کے لوگ ہر علاقے میں موجود ہیں۔ ان سب نے مل کر اس زبان کے شعر و ادب کو مالا مال کیا ہے۔ ہمیں ہر قیمت پر اپنی رنگا رنگ تہذیب اور خوبصورت زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

— ادارہ

(پڑھنے کے لیے)

4771CH08

8 قدم بڑھاؤ دوستو!

قدم بڑھاؤ دوستو، قدم بڑھاؤ دوستو!
چلو کہ ہم کو منزلیں بُلا رہی ہیں دور سے
چلو کہ سارے راستے دُھلے ہوئے ہیں نور سے

چمن کِھلا کِھلا سا ہے
اُفق دُھلا دُھلا سا ہے
دیے جلاؤ راہ میں وطن کا نو سنگھار ہے
نئی نئی بہار ہے
قدم بڑھاؤ دوستو، قدم بڑھاؤ دوستو!

سفر کی ابتدا ہے یہ، ابھی رکو نہ راہ میں
پہاڑ ہو کہ غار ہو، نہ لاؤ تم نِگاہ میں

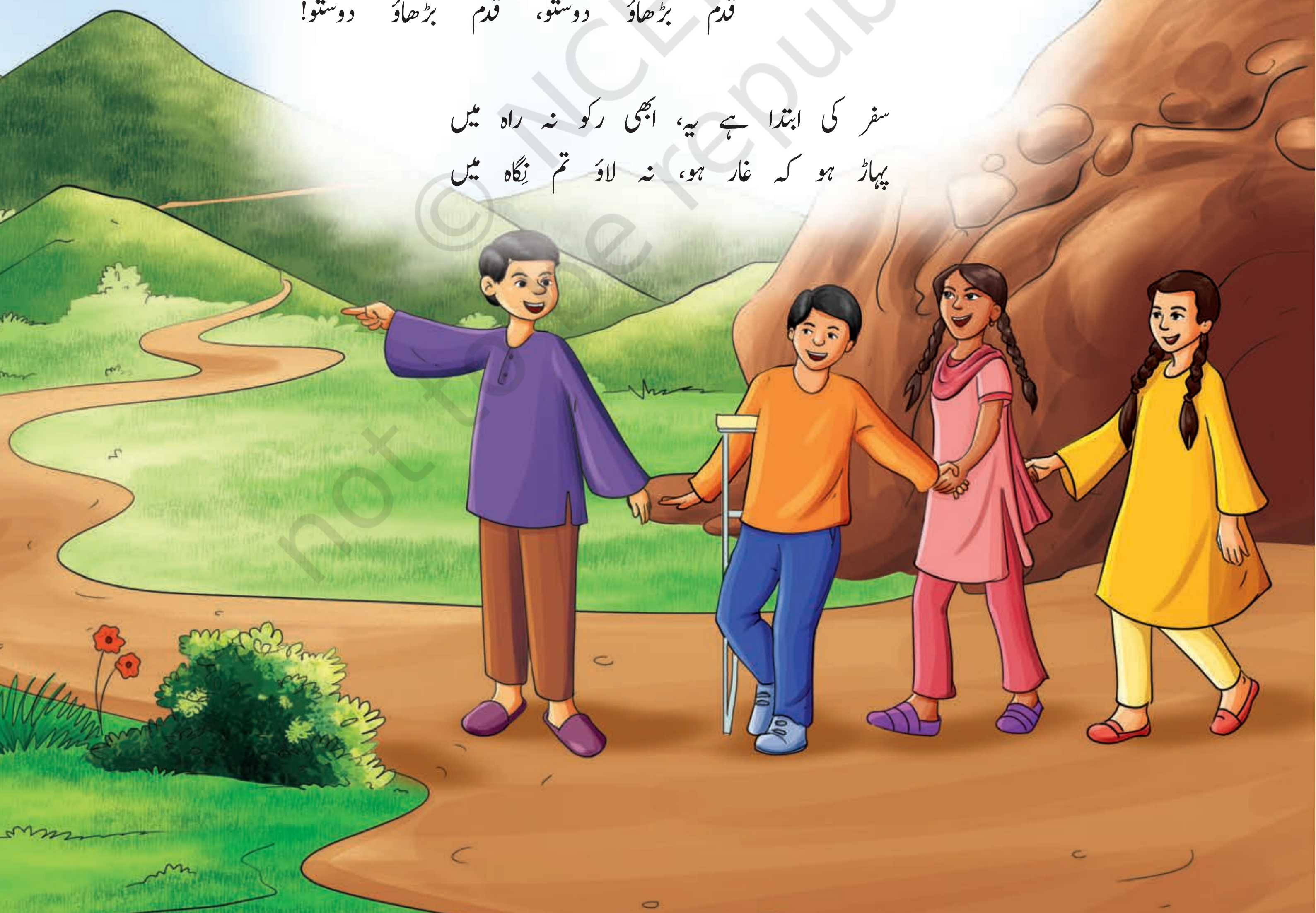

© NCERT not to be republished

رَوِش پرانی چھوڑ کے
قدم قدم سے جوڑ کے
چلے چلو کہ وقت کو، تمھارا انتظار ہے
نئی نئی بہار ہے
قدم بڑھاؤ دوستو، قدم بڑھاؤ دوستو!

کہو، وطن کی خاک ہی کو گلستاں بنائیں گے
رَوِش رَوِش کو اس چمن کی کہکشاں بنائیں گے

کلی کلی نکھار کے
جلاؤ دیپ پیار کے
ہمیں خود اپنے گلستاں پہ آج اختیار ہے
نئی نئی بہار ہے
قدم بڑھاؤ دوستو، قدم بڑھاؤ دوستو!

— بشر نواز

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

افق	:	آسمان کا کنارہ، جہاں آسمان زمین سے ملتا ہوا نظر آئے
نوسنگھار	:	سجنے سنورنے کے نو انداز
رَوِش	:	پگڈنڈی، راستہ، طریقہ
کہکشاں	:	تاروں کا جھُرمٹ، تاروں کی قطار جو سڑک کی مانند نظر آتی ہے
نِکھار	:	تازگی، خوبصورتی

غور کیجیے

- نظم میں مضبوط ارادے اور نئی ایجادات کو حال اور مستقبل کی ترقی کا ضامن بتایا گیا ہے۔ نئے طریقوں کے استعمال سے ہی ترقی کی راہیں کھلتی ہیں اور زندگی کو خوب تر بنایا جا سکتا ہے۔
- نظم میں مسلسل اچھے کام کرتے رہنے کی ترغیب اور مشکلوں سے گھبرائے بغیر آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا گیا ہے۔

سوچیے اور بتایئے

i. ''منزلیں بلا رہی ہیں دور سے'' کا کیا مفہوم ہے؟

ii. وقت کو ہمارا انتظار کیوں ہے؟

iii. پہاڑ اور غار کو نگاہ میں نہ لانے سے کیا مراد ہے؟

iv. وطن کی خاک کو گلستاں کیسے بنایا جائے گا؟

v. نظم میں پیار کے دیپ جلانے کو کیوں کہا گیا ہے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

نظم میں بعض الفاظ کا استعمال ایک سے زیادہ مرتبہ ہوا ہے۔ جیسے 'رَوِش رَوِش' اور 'قدم قدم'۔ آپ کو معلوم ہے کہ کلام میں زور پیدا کرنے کے لیے اکثر ایک لفظ کو دو مرتبہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کے کچھ الفاظ معلوم کیجیے اور اُن لفظوں کا استعمال کرتے ہوئے ایک پیراگراف لکھیے۔

© NCERT not to be republished

- لفظ 'وطن' سے جوڑ کر مرکب الفاظ بنائیے اور مثال کے مطابق دیے گئے خانوں میں لکھیے:

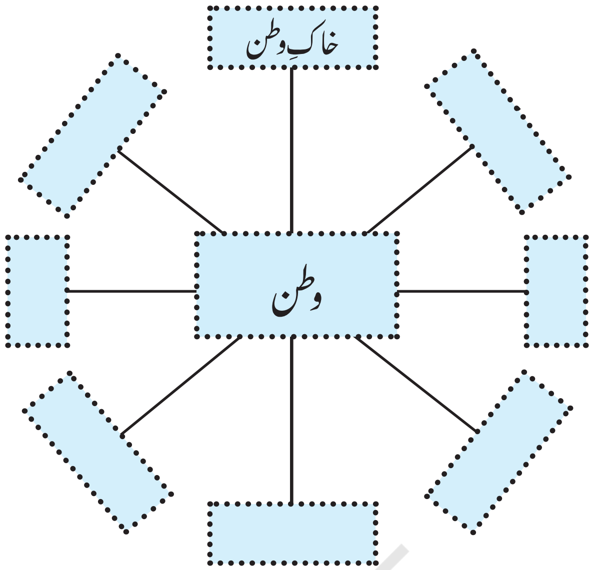

- دیے گئے محاوروں کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

		معنی	جملے
i.	وقت پر کام آنا	________	________________
ii.	وقت پڑنا	________	________________
iii.	وقت کا کارواں گزرنا	________	________________
iv.	وقت تنگ ہونا	________	________________
v.	وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دینا	________	________________
vi.	وقت کا بادشاہ ہونا	________	________________

- **صحیح جوڑ ملائیے:**

مصرعہ	مفہوم
چلو کہ ہم کو منزلیں بلا رہی ہیں دور سے	چمن میں ہر طرف ہریالی اور رونق ہے
چمن کھلا کھلا سا ہے	منزل کی طرف قدم بڑھاتے چلو
پہاڑ ہو کہ غار ہو، نہ لاؤ تم نگاہ میں	ہم سب مل کر سخت محنت سے ملک کو خوش حال بنائیں
کہو، وطن کی خاک ہی کو گُلستاں بنائیں گے	راہ میں کتنی بھی مشکلیں ہوں اُن سے پریشان نہیں ہونا چاہیے

© NCERT not to be republished

◆ دیے گئے الفاظ کے مترادفات لکھیے:

مثال: نگاہ　　نظر　　دید

وطن ______ ______

گلستاں ______ ______

دیپ ______ ______

◆ بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو سننے میں ایک جیسے لگتے ہیں لیکن معنی و املا کے اعتبار سے الگ ہوتے ہیں۔ انھیں ہم صوت الفاظ کہتے ہیں۔ دیے گئے لفظوں کے ہم صوت الفاظ لکھیے:

i. جنگل کا راجا ______　　نظم کے دو مصرعے ______

ii. ایک پھل کا نام ______　　معمولی ______

iii. صبح ______　　جادو ______

آپ کو معلوم ہے کہ وہ الفاظ جو ایک جیسی آواز اور یکساں حرف یا حروف پر ختم ہوتے ہیں انھیں قافیہ کہتے ہیں۔ جیسے: سَر، بَر، نظر، خبر، وغیرہ۔ نظم سے ایسے پانچ الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

i. ______________

ii. ______________

iii. ______________

iv. ______________

v. ______________

◆ دی گئی پہیلیوں کا حل تلاش کیجیے:

1. بڑے سانس لینے میں ان کی ضرورت
کڑی دھوپ میں دیں مسافر کو راحت
انھیں سے تو ملتے ہیں پھل موسموں کے
یہ کم ہی بچے ہیں کرو سب حفاظت

© NCERT not to be republished

2. تین رنگ ہیں اس کے اندر
دو درجن ہے اس کی تان
جان فدا ہے اس کے اوپر
بس یہ ہے میری پہچان

3. سرحد پر یہ عمر بتائیں
دشمن کو بھی خاک چٹائیں
ان کی وجہ سے اپنے گھروں میں
نیند سکون کی ہم سب پائیں

© NCERT not to be republished

تلاش کیجیے

- ملک کے مشہور پہاڑوں اور ندیوں کے نام اور ان کے فائدے معلوم کیجیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔
- غار پینٹنگ کی روایت بہت قدیم و مستحکم ہے۔ اجنتا اور ایلورا کی غار پینٹنگ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ لائبریری سے اس موضوع پر کتابیں حاصل کیجیے اور غار پینٹنگ کی تفصیلات کو اپنی زبان میں لکھیے۔
- نوسنگھار کے معنی سجنے سنورنے کے نو (9) انداز ہیں۔ اسی طرح سجنے سنورنے کے سولہ انداز بھی ہوتے ہیں جسے ہم سولہ سنگھار کہتے ہیں۔ اپنے بڑوں یا استاد سے سولہ سنگھار کے مختلف انداز کے متعلق معلوم کیجیے۔

تخلیقی اظہار

- نظم میں حب الوطنی، جوش اور ولولے کا اظہار کیا گیا ہے۔ اسی طرح کی دوسری نظمیں تلاش کر کے پڑھیے اور اپنے ساتھیوں یا بڑوں کی مدد سے اپنے پسندیدہ موضوع پر نظم لکھنے کی کوشش کیجیے۔

عملی کام

دنیا ایک کرۂ ارض ہے جہاں سورج کی روشنی ہر وقت ہر مقام پر یکساں نہیں پڑتی، بلکہ زمین کی گردش کے ساتھ ہی سورج کی روشنی کا مرکز بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ انسان نے اپنی سہولت کی خاطر دنیا کو 24 ٹائم زون میں تقسیم کیا ہے۔ معلوم کیجیے کہ وہ ٹائم زون کون کون سے ہیں اور ہمارا ملک ہندوستان کس ٹائم زون کے تحت آتا ہے؟

جدول کو پُر کیجیے:

اردو	ہندی	انگریزی	علاقائی زبان
خیال	विचार	Thought	سوچ
	दीप		
رَوِش			
		Travel	
		Morning	
	मातृ भूमि		

© NCERT not to be republished

4771CH09

9 ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن

ہمارے ملک میں اساتذہ کی حیثیت ایک نعمت کی رہی ہے جن سے استفادہ کا سلسلہ صدیوں سے آج تک جاری ہے۔ان کے دیے ہوئے سبق کی روشنی صرف کلاس کے کمروں تک ہی محدود نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیلتی رہی ہے۔اسی سلسلے کی ایک کڑی ڈاکٹر سروپلّی رادھا کرشنن ہیں جو فلسفے میں غیر معمولی حیثیت رکھنے والے استاد تھے۔وہ پہلے ہندوستانی ہیں جنھوں نے دماغوں کو روشن کرنے والے اپنے لیکچر اور علمی کتابوں کے ذریعے ہندوستانی فلسفے کو مغربی ملکوں کے سامنے پیش کیا تھا۔

رادھا کرشنن 5 ستمبر 1888 کو تیروتانی کے مقام پر پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام سروپلی ویرسومیّا اور ماں کا نام سیتاناّ تھا۔سروپلی آندھرا پردیش کا ایک گاؤں ہے جہاں سے رادھا کرشنن کے بزرگ ہجرت کرکے تامل ناڈو میں آباد ہوگئے تھے۔ ویرسومیّا ایک زمینداری میں بہت معمولی ملازم تھے۔

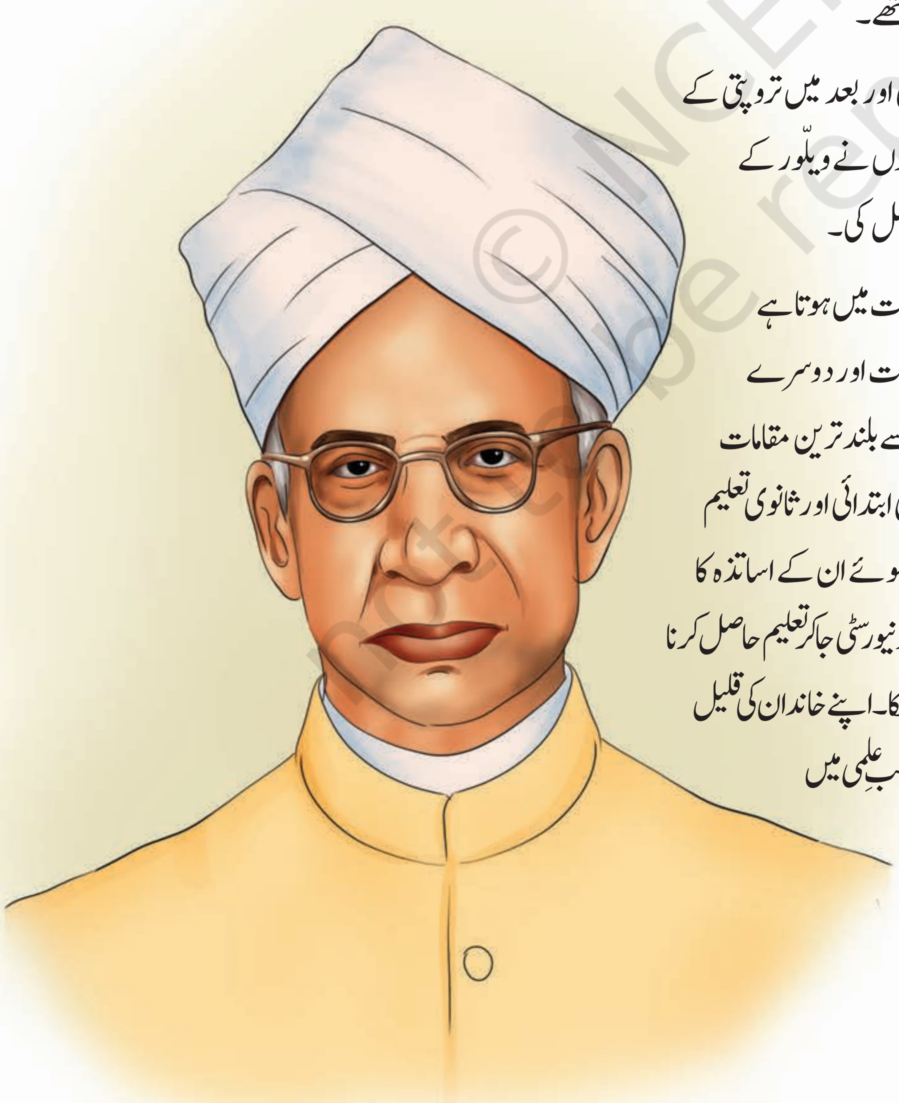

رادھا کرشنن کی اسکولی تعلیم پہلے تیروتانی اور بعد میں تروپتی کے لوتھیرن مشن اسکول میں ہوئی۔اس کے بعد انھوں نے ویلّور کے وورہیس (Voorhees) کالج میں تعلیم حاصل کی۔

ڈاکٹر سروپلّی رادھا کرشنن کا شمار ان شخصیات میں ہوتا ہے جنھوں نے بچپن میں نامساعد حالات، مالی مشکلات اور دوسرے خانگی مسائل کے باوجود اپنی ہمت اور حوصلے سے بلند ترین مقامات حاصل کیے۔وظیفوں کی مدد سے انھوں نے اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم مکمل کی۔ان کی صلاحیت اور قابلیت کو دیکھتے ہوئے ان کے اساتذہ کا مشورہ تھا کہ انھیں اعلیٰ تعلیم کے لیے آکسفورڈ یونیورسٹی جاکر تعلیم حاصل کرنا چاہیے۔خود ان کی بھی خواہش تھی لیکن یہ ممکن نہ ہوسکا۔اپنے خاندان کی قلیل آمدنی میں اضافہ کرنے کے لیے انھیں دورانِ طالب علمی میں ہی کام کرنا پڑا۔اُنھیں اپنے وہ سونے کے تمغے بھی فروخت کرنے پڑے

© NCERT not to be republished

جو انھیں کئی امتحانوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے پر ملے تھے۔ اپنے ملک میں رہ کر ہی انھوں نے اپنی ذہانت، محنت اور لگن سے اعلیٰ ترین تعلیمی سفر، شاندار کامیابی کے ساتھ طے کیا اور ایک منفرد مقام حاصل کیا۔

ایم۔ اے کے بعد رادھاکرشنن 1909 میں مدراس پریسیڈنسی کالج میں اسسٹنٹ لیکچرر ہو گئے۔ یہ ان کی تدریسی زندگی کا آغاز تھا۔

انھوں نے ہندوستانی کلاسیکی فلسفے کو سمجھنے کے لیے بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا جن میں اُپنشد، بھگوت گیتا اور بدھ مت کی بنیادی تحریریں خاص ہیں۔ انھوں نے چینی اور مغربی ملکوں کے فلسفے کا بھی مطالعہ کیا۔ مغربی فلسفے نے ڈاکٹر رادھاکرشنن کے ذہن پر گہرا اثر ڈالا۔ رفتہ رفتہ پتلا دبلا سا جسم، بڑا سا سر، چشمہ لگائے، کھلی روشن پیشانی، پتلی عقابی ناک، ایک لمبا پیلا سا کوٹ، سفید پگڑی اور بے داغ سفید دھوتی میں ملبوس یہ شخص علمی دنیا کے لیے ایک جانی پہچانی شخصیت بنتا چلا گیا۔

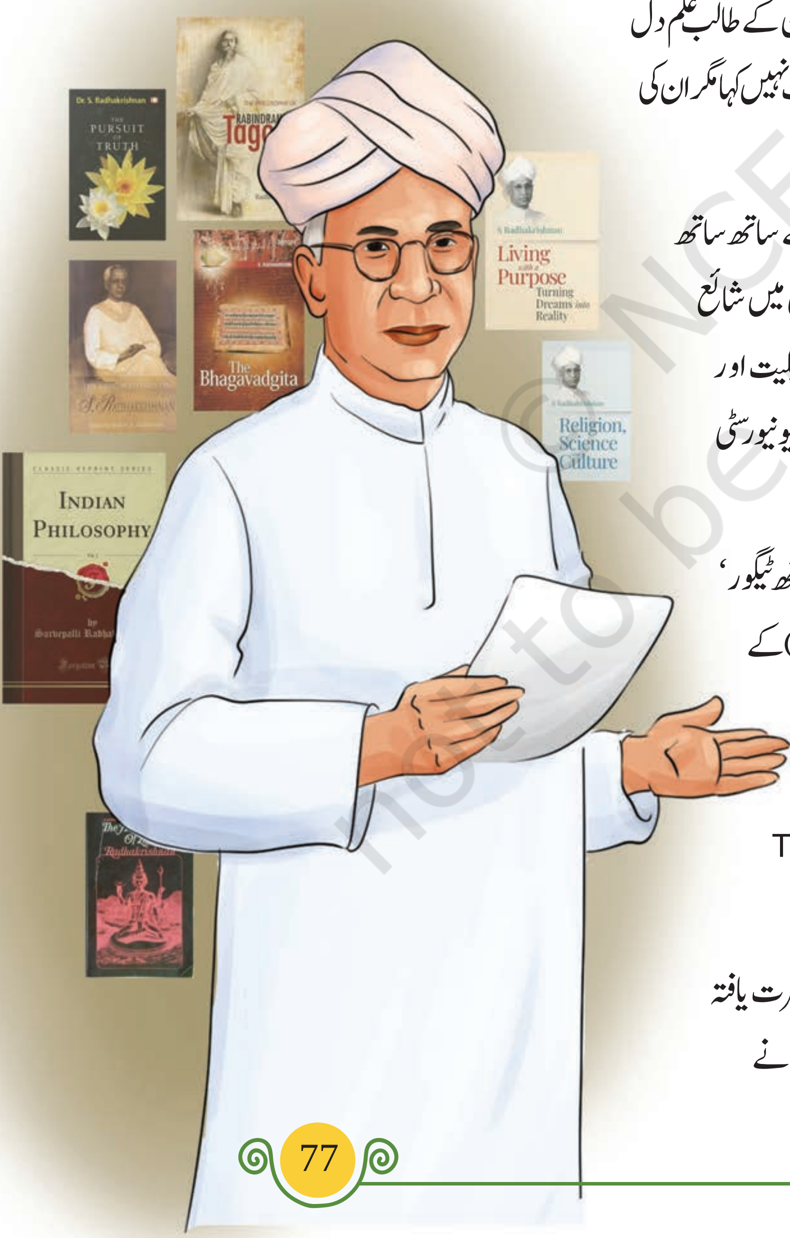

مدراس کے پریسیڈنسی کالج کے طالب علموں کا کہنا ہے کہ ان کا لیکچر موضوع کی وضاحت اور صفائی میں بے مثال ہوتا تھا۔ اس نوجوان استاد کا ان کے طالب علم دل سے احترام کرتے تھے۔ انھوں نے کبھی کلاس میں ایک لفظ سخت نہیں کہا مگر ان کی کلاس کا نظم وضبط سب سے بہتر تھا۔

ایک مثالی اور ممتاز استاد کی حیثیت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ رادھاکرشنن نے کئی علمی مضامین لکھے جو دنیا کے اہم جریدوں میں شائع ہوئے، جن سے لوگ بے حد متاثر ہوئے۔ ان کی علمیت، قابلیت اور مقبولیت کو دیکھتے ہوئے 1918 میں رادھاکرشنن کو میسور یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔

ڈاکٹر رادھاکرشنن کی پہلی کتاب 'دی فلاسفی آف رابندرناتھ ٹیگور' (The Philosophy of Rabindranath Tagore) کے عنوان سے شائع ہوئی۔ دو سال بعد 1920 میں اُن کی دوسری کتاب، 'دی رین آف ریلیجن اِن کانٹمپریری فلاسفی' (The Reign of Religion in Contemporary Philosophy) منظرِ عام پر آئی۔

ان دو کتابوں اور ان کے علمی مضامین جو بین الاقوامی شہرت یافتہ رسالوں میں شائع ہوئے تھے، اِن کو ہندوستان کے علمی طبقے نے

© NCERT not to be republished

بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ڈاکٹر رادھا کرشنن کو کلکتہ یونیورسٹی میں جارج پنجم پروفیسر آف فلاسفی کی قابل قدر جگہ پر مقرر کیا گیا۔

میسور کے اپنے تین برس کے قیام کے دوران طالب علموں سے اپنے خصوصی رشتے اور تعلق کی وجہ سے وہ ہر دل عزیز ہو گئے تھے۔ وہ اپنے ہر طالب علم کو پہچانتے اور یاد رکھتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کا انھوں نے ایک الگ نام بھی رکھ لیا تھا۔ جب کوئی طالب علم برسوں بعد بھی ان سے کہیں ملتا تو رادھا کرشنن اس کا وہی نام لے کر مسکراتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے تھے۔

اسی پیار اور قربت کا سچے دل سے اعتراف کرتے ہوئے میسور کے طالب علموں نے ان کو بالکل نئے انداز سے رخصت کیا۔ طالب علموں نے اپنے استاد رادھا کرشنن کو ایک گاڑی میں بٹھایا اور اپنی پوری جسمانی قوت سے اس گاڑی کو کھینچتے ہوئے اسٹیشن تک لے گئے۔ سب کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کوئی نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان سے جدا ہوں، لیکن اگلی کامیابیاں ڈاکٹر صاحب کا انتظار کر رہی تھیں۔ 1923 میں کلکتہ سے انھوں نے وہ کتاب شائع کی جو ان کی زندگی کا شاہکار ہے۔ اس کتاب کا نام ہے 'انڈین فلاسفی' (Indian Philosophy)۔ یہ رادھا کرشنن کی کتاب کا ہی فیض تھا کہ فلسفے کے مطالعات میں ہندوستانی فلسفہ کو ایک اہم اور خصوصی شاخ کے طور پر شامل کیا گیا۔

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی علمی لیاقت کو دیکھتے ہوئے برطانیہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی نے انھیں دعوت دی کہ وہ 'ہندو نظریۂ حیات' کے موضوع پر وہاں لیکچر دیں۔ بعد میں یہ عام لیکچر کتابی شکل میں بھی شائع ہوئے۔ ان لیکچروں کے بعد رادھا کرشنن کو آکسفورڈ یونیورسٹی کے شعبہ برائے مذاہب کا تقابلی مطالعہ (Department of Comparative Religions) میں صدر کی جگہ کے لیے منتخب کیا گیا۔

1931 میں انھیں آندھرا یونیورسٹی کا وائس چانسلر بنایا گیا۔ اس نئی ذمے داری میں انھوں نے اپنی انتظامی صلاحیتوں کا زبردست مظاہرہ کیا۔ وہ بنارس ہندو یونیورسٹی کے بھی وائس چانسلر رہے۔

اپنی تمام علمی، تعلیمی اور انتظامی مصروفیات کے باوجود ڈاکٹر رادھا کرشنن انگریزی راج کے خلاف ہندوستان کے مطالبوں کو بہترین اور مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے اور 1947 میں ہندوستان کی آزادی کے بعد وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے ان سے درخواست کی کہ وہ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن کی صدارت سنبھال لیں۔ اس کمیشن میں ہندوستان اور بین الاقوامی سطح کے تعلیم کے ماہرین شامل تھے اور انھیں تعلیمی نظام کا ایک ایسا خاکہ تیار کرنا تھا جس میں ہندوستانیت پائی جاتی ہو اور یہ نظام نو آبادیاتی طرزِ فکر اور تصورات سے آزاد ہو۔

اپنے ملک کے تعلیمی اور معاشرتی نظام کو بہتر بنانے کے لیے ان کی کوششیں سب پر عیاں تھیں۔ اسی لیے 1952 سے 1962 تک نائب صدر جمہوریہ کی حیثیت سے دو مدتیں پوری کرنے کے بعد ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن 1962 میں ہندوستان کے صدر جمہوریہ بنائے گئے۔ 1954 میں رادھا کرشنن کو ہندوستان کے سب سے بڑے اعزاز 'بھارت رتن' سے نوازا گیا۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا یومِ پیدائش، یومِ اساتذہ کے طور پر منایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ 5 ستمبر کو ملک بھر میں یومِ اساتذہ کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

1967 میں صدر جمہوریہ کے عہدہ سے سبک دوش ہوئے۔ 17 اپریل 1975 کو لاکھوں ہندوستانیوں کو غمگین اور اداس چھوڑ کر یہ عظیم شخصیت اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن آج ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن ان کے افکار و نظریات ہماری رہنمائی کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا "تم فلسفی ضرور ہو جاؤ لیکن اپنی شہرت کے اعلیٰ مقام پر بھی آدمی ہی رہو۔"

— ماخوذ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

وظیفہ	:	وہ روپیہ جو طالب علم کو پڑھائی جاری رکھنے کے لیے دیا جاتا ہے، اسکالرشپ
استعداد	:	لیاقت، صلاحیت
متواتر	:	لگاتار
امتیازی	:	خصوصی، ممتاز
مغز	:	دماغ
قربت	:	نزدیکی
الوداعی تقریب	:	رخصت کے وقت جلسہ
تقابلی مطالعہ	:	مختلف علوم کا موازنہ و مطالعہ
رجحان	:	میلان
تقاضا	:	طلب، خواہش

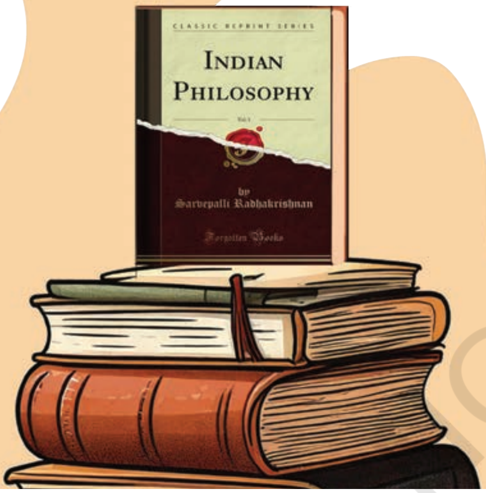

غور کیجیے

- ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن ایک ممتاز معلّم، فلسفی اور مصنف تھے۔ ان کی تصانیف کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ ہے۔ 'دی فلاسفی آف رابندر ناتھ ٹیگور' (The Philosophy of Rabindranath Tagore) ان کی پہلی کتاب ہے۔ اس کے علاوہ 'ریلیجن سائنس اور کلچر' (Religion Science and Culture)، 'مائی سرچ فار ٹروتھ' (My search for truth) اور 'انڈین فلاسفی' (Indian Philosophy) ان کی قابلِ ذکر کتابیں ہیں۔
- ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن 1952 میں ہندوستان کے پہلے نائب صدر جمہوریہ اور 1962 میں ملک کے دوسرے صدرِ جمہوریہ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ان کے یومِ پیدائش کو 'یومِ اساتذہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔
- وہ ہمارے ملک کے پہلے رہنما تھے جنھیں برطانیہ کا اعلیٰ ترین اعزاز 'آرڈر آف میرٹ' (Order of Merit) سے نوازا گیا۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. رادھاکرشنن اپنے طالب علموں میں کیوں مقبول تھے؟

ii. آپ کو ان کی شخصیت کا کون سا پہلو پسند ہے اور کیوں؟

iii. وہ کون سے اوصاف ہیں جو کسی استاد کو ہر دل عزیز بناتے ہیں؟

iv. یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن میں رادھاکرشنن اور دوسرے ماہرین کی ذمہ داری کیا تھی؟

سبق میں آئے درج ذیل واقعات کو زمانی ترتیب سے لکھیے اور سنہ و تاریخ بھی درج کیجیے:

- مدراس پریسیڈنسی کالج میں اسسٹنٹ لیکچرر ہونا
- کلکتہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہونا
- میسور یونیورسٹی میں فلسفے کا پروفیسر منتخب ہونا
- آندھرا یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر ہونا
- صدر جمہوریہ منتخب ہونا
- بھارت رتن سے نوازا جانا

© NCERT not to be republished

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کی ضد لکھیے:

اعلیٰ ________

فروخت ________

مضبوط ________

بلندی ________

قدیم ________

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کے واحد لکھیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

جمع	واحد	جملوں میں استعمال
مضامین		
مذاہب		
اقوام		
اَعِزا		
اُمور		
حقوق		

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

○ آپ پڑھ چکے ہیں کہ رموزِ اوقاف وہ نشانات ہیں جو ایک جملے کو دوسرے جملے یا جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصے سے الگ کرتے ہیں مثلاً ختمہ (۔)، سکتہ (،)، رابطہ (:) اور واوین (” “) وغیرہ۔ رُموزِ اوقاف کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل عبارت کو درست کیجیے:

© NCERT not to be republished

بچو! ڈاکٹر رادھا کرشنن اپنی غیر معمولی علمی صلاحیت اور اعلیٰ فکر و فلسفے کے لیے پوری دنیا میں مشہور رہیں ان کی مختلف تصانیف میں انڈین فلاسفی (Indian philosophy) مشہور ہے تدریس و تعلیم سے ان کی غیر معمولی رغبت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ 5 ستمبر جو اُن کی پیدائش کا دن ہے اسے 'یومِ اساتذہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ کیا آپ کو ان کی اور کتابوں کا علم ہے؟

- 'انتظامی امور'، مرکب لفظ ہے۔ دونوں الفاظ میں دوسرا لفظ، پہلے لفظ کی کیفیت و خصوصیت بیان کر رہا ہے۔ لہٰذا دوسرا لفظ 'صفت' ہے اور جس لفظ کی صفت بیان کی جارہی ہے اس کو 'موصوف' کہتے ہیں، اس طرح کے الفاظ کو مرکبِ توصیفی کہا جاتا ہے۔ ذیل میں دیے گئے مرکبِ توصیفی الفاظ میں سے موصوف اور صفت کو الگ الگ لکھیے اور ان کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مرکب الفاظ	موصوف	صفت	جملہ
اعلیٰ فکر	______	______	______________________
طرزِ خطابت	______	______	______________________
علمی لیاقت	______	______	______________________
امتیازی مرتبہ	______	______	______________________
روشن دماغ	______	______	______________________
الوداعی تقریب	______	______	______________________

© NCERT not to be republished

◆ درج ذیل معمّے میں ہندوستان کے مختلف سابق صدور جمہوریہ کے نام تلاش کیجیے اور نیچے لکھیے:

ا	ر	پ	ع	گ	ح	ش	ع	ذ	ض	ش	ژ
پ	ر	ر	ب	ی	گ	ط	س	ڈ	ظ	ڑ	ط
ر	ا	ت	د	ا	ز	گ	ر	د	ع	ذ	ا
ن	ج	ی	ا	ن	چ	س	ط	ط	ں	ا	ں
ب	ن	ب	ل	ی	پ	و	ص	ج	ع	ک	ڑ
م	د	ھ	ک	ذ	و	ی	و	ی	گ	ر	ی
ک	ر	ا	ل	ی	ل	ن	م	ن	ل	ح	م
ھ	پ	پ	ا	ل	ک	ک	ل	ے	ش	س	ن
ر	ر	ا	م	س	ڈ	ٹ	غ	ش	ص	ی	ع
ج	س	ٹ	گ	ن	ج	ر	گ	ڑ	ط	ن	ط
ی	ا	ل	ڑ	گ	پ	م	ڑ	ژ	ع	ژ	س
ک	د	ب	ط	ھ	ز	ن	ژ	ر	ف	ح	ی

© NCERT not to be republished

i. ــــــــــــــــــــمکھرجی

ii. ــــــــــــــــــــحسین

iii. پرتبھاــــــــــــــــــــ

iv. ــــــــــــــــــــالکلام

v. ــــــــــــــــــــسنگھ

vi. ــــــــــــــــــــرمن

vii. وی ــــــــــــــــــــ

viii. ــــــــــــــــــــپرساد

تخلیقی اظہار

نیچے لکھی عبارت کو غور سے پڑھیے۔

رفتہ رفتہ پتلا دبلا سا جسم، بڑا سا سر، چشمہ لگائے، کھلی روشن پیشانی، پتلی عقابی ناک، ایک لمبا پیلا سا کوٹ، سفید پگڑی اور بے داغ سفید دھوتی میں ملبوس یہ شخص علمی دنیا کے لیے ایک جانی پہچانی شخصیت بنتا چلا گیا۔

- مذکورہ عبارت رادھا کرشنن کی شخصیت کو پیش کرتی ہے جس میں خاکے کی خصوصیات موجود ہیں۔ خاکہ اردو ادب کی ایک صنف ہے۔ اس میں کسی شخصیت کی قلمی تصویر کشی کی جاتی ہے اور اس کی خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔ آپ بھی اپنی پسندیدہ شخصیت کا خاکہ لکھیے۔

عملی کام

- رادھا کرشنن کا یومِ پیدائش 5 ستمبر کو 'یومِ اساتذہ' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ آپ کے اسکول میں 'یومِ اساتذہ' کے موقع پر کون سے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل رپورٹ کی شکل میں لکھیے۔
- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے اور اِسے اپنی زبان میں لکھیے:

https://www.presidentofindia.gov.in/former-president/dr-sarvepalli-radhakrishnan

- آپ کو معلوم ہے کہ پارلیمنٹ ہندوستان کا اعلیٰ ترین قانون ساز ادارہ ہے۔ یہ صدر اور دو ایوانوں راجیہ سبھا اور لوک سبھا پر مشتمل ہے۔ حال ہی میں پارلیمنٹ کی نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس عمارت کا افتتاح 28 مئی 2023 کو ہوا۔ یہ جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ تعمیر کا ایک نمونہ ہے۔ اس میں تین داخلی دروازے گیان دوار، شکتی دوار اور کرما دوار ہیں۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے اس عمارت کی تفصیلات معلوم کیجیے اور انھیں کاپی میں لکھیے:

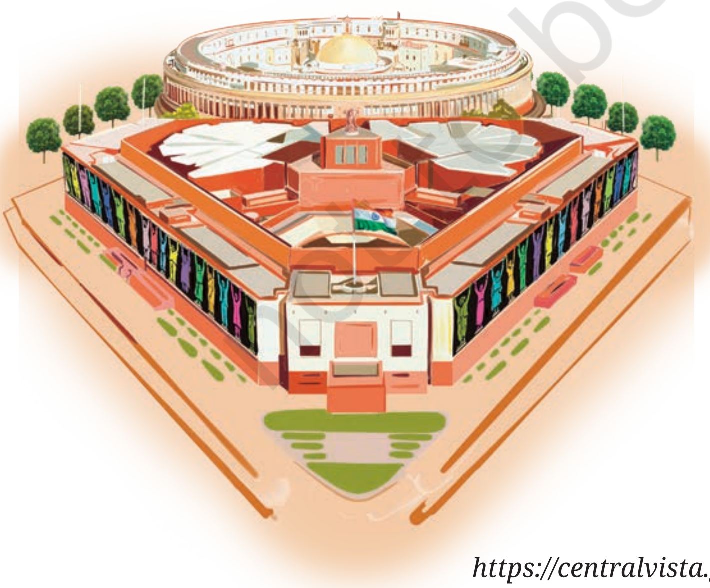

https://centralvista.gov.in/know-central -vista-plan.php

© NCERT not to be republished

4771CH10

10 چیونٹیوں کی قطار

کتنی دل کش ہے چیونٹیوں کی قطار
ہیں یہ اتنی، نہیں ہے جن کا شمار

چال میں نظم و ضبط ہے کتنا
ان میں آپس میں ربط ہے کتنا

لشکرِ بے نظیر کی صورت
ایک کالی لکیر کی صورت

عزم و ہمت سے ہیں سبھی لبریز
اپنے کاموں میں ہیں یہ کتنی تیز

یہ نہایت ذہین لگتی ہیں
ننھّی منّی مشین لگتی ہیں

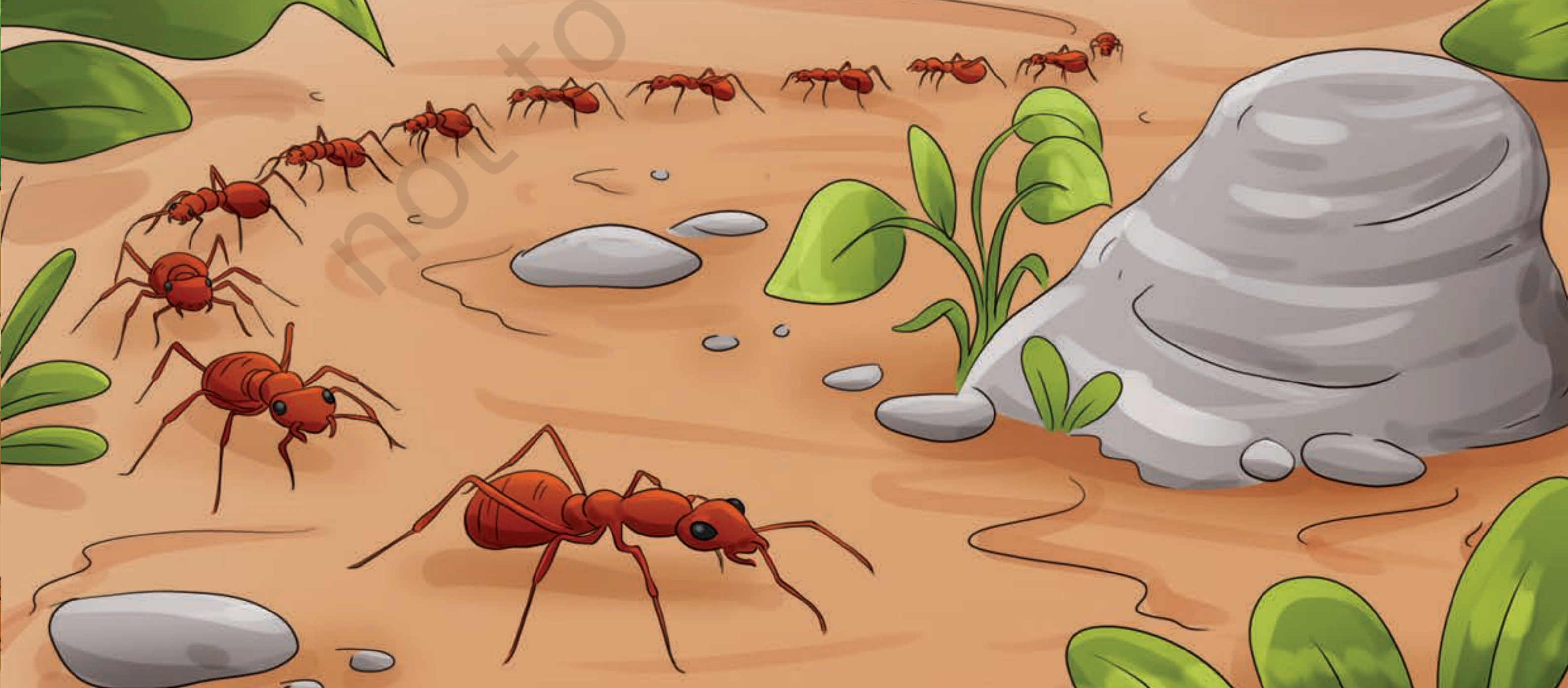

© NCERT not to be republished

اپنی منزل کی سَمت سب ہیں رواں
حوصلے ان کے لگ رہے ہیں جواں

جانتی ہی نہیں تھکاوٹ کو
مانتی ہی نہیں رکاوٹ کو

ٹوک سکتا نہیں انھیں کوئی
روک سکتا نہیں انھیں کوئی

عزم کی یہ چٹان ہوتی ہیں
اس لیے کامران ہوتی ہیں

سخت راہوں سے بھی گزر جائیں
مشکلوں سے کبھی نہ گھبرائیں

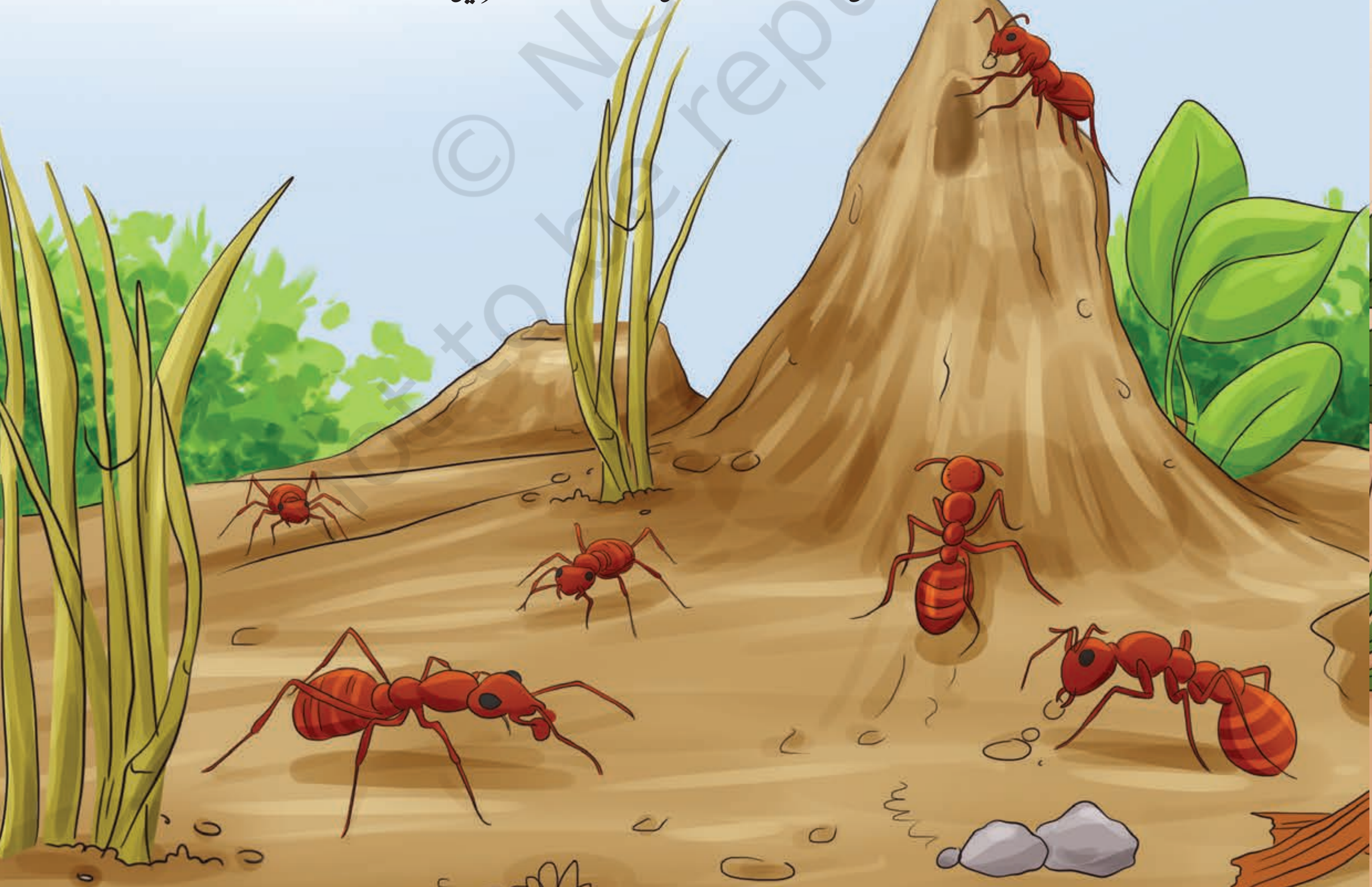

© NCERT not to be republished

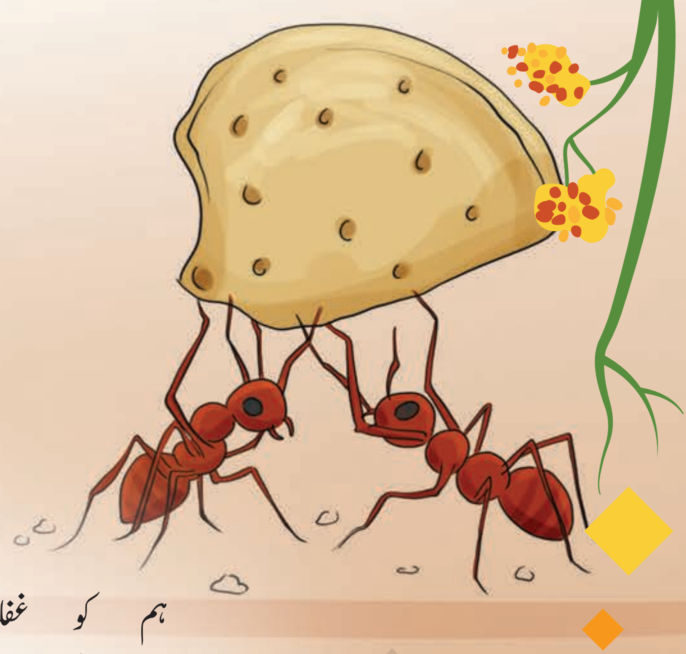

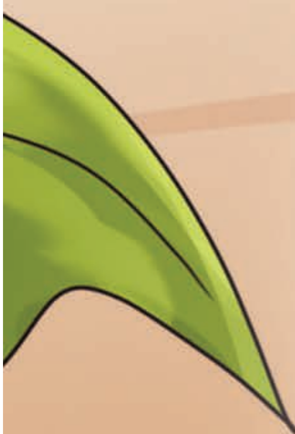

ہم کو غفلت سے یہ جگاتی ہیں
کام کرنے کے گُر سکھاتی ہیں

ہمتوں کا نشان ان کی قطار
عظمتوں کا جہان ان کی قطار

جان ننھی سی کام ان کا بڑا
پھر نہ کیسے ہو نام ان کا بڑا

دے رہی ہیں یہ محنتوں کا پیام
ہم کریں ان کے حوصلوں کو سلام

— ظفر کمالی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

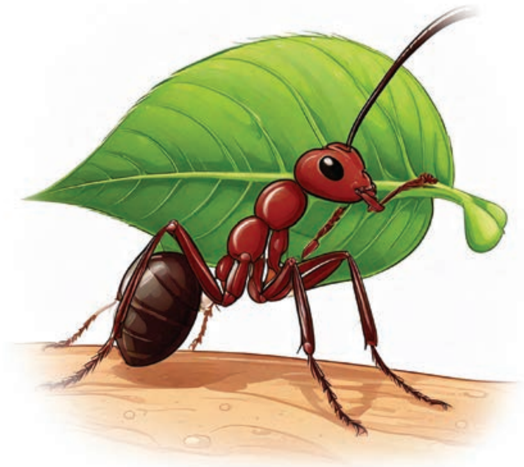

دل کش	:	دل لبھانے والا
شمار	:	گنتی، تعداد
ربط	:	وابستگی، تعلق
بے نظیر	:	بے مثال
عزم	:	ارادہ
لبریز	:	لبالب، بھرا ہوا
رواں	:	جاری، چلنے پر آمادہ
کامران	:	کامیاب
غفلت	:	بے توجہی، لاپرواہی
عظمت	:	بڑائی
پیام	:	پیغام

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- نظم میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایک چھوٹی سی چیونٹی کس طرح اپنی قطار سے اجتماعی ہم آہنگی کی مثال پیش کرتی ہے۔ کثیر تعداد میں چیونٹیاں ایک لکیر کی شکل میں آگے بڑھتی اور ہمیں نظم و ضبط کے ساتھ زندگی گزارنے کا سبق دیتی ہیں۔
- چیونٹیاں اپنی جسامت کی فکر کیے بغیر منزل کو نظر میں رکھ کر ایک ساتھ پر عزم طریقے سے چلتی رہتی ہیں۔ آپ نے انھیں کسی ایک جگہ خاموشی کے ساتھ ٹھہرے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ ہمہ وقت متحرک اور اپنے کام میں مصروف رہتی ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

i. نظم میں چیونٹیاں کس طرح ہمیں غفلت سے بیدار کرتی ہیں؟

ii. 'چیونٹیاں عزم کی چٹان ہوتی ہیں' سے کیا مراد ہے؟

iii. چیونٹی کو ننھی منّی مشین کیوں کہا گیا ہے؟

iv. نظم کے اُن اشعار کو لکھیے جن میں اجتماعیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

v. کتنی دل کش ہے چیونٹیوں کی قطار
ہیں یہ اتنی، نہیں ہے جن کا شمار

اس شعر میں چیونٹیوں کی کس خوبی کو بیان کیا گیا ہے؟

نیچے لکھے سوالوں کے جوابات میں سے آپ کون سا جواب منتخب کریں گے اور کیوں؟

(الف) نظم 'چیونٹیوں کی قطار' میں کس بات کا ذکر موجود ہے؟

i. ان کی ہمّت و حوصلہ کا ذکر کیا گیا ہے

ii. اتحاد کی طاقت کا ذکر کیا گیا ہے

iii. آپسی نظم و ضبط کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

iv. ایک ساتھ مل کر رہنے کی تلقین کی گئی ہے

(ب) 'چیونٹیوں کی قطار' ہمیں کیا پیغام دیتی ہے؟

i. تھکاوٹوں اور رکاوٹوں سے بچنا

ii. منزل پر کامیابی کے ساتھ پہنچنا

iii. پہاڑوں اور چٹانوں کی دشواریوں سے نہ گھبرانا

iv. سختیوں اور مشکلوں کا مقابلہ کرنا

اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر تبادلۂ خیال کیجیے:

(الف) دے رہی ہیں یہ محنتوں کا پیام
ہم کریں ان کے حوصلوں کو سلام

© NCERT not to be republished

(ب) ہم کو غفلت سے یہ جگاتی ہیں
کام کرنے کے گُر سکھاتی ہیں

ذیل کے کالم 'الف' میں اشعار اور کالم 'ب' میں ان کے مفاہیم درج ہیں۔ کالم 'الف' کے شعر کو کالم 'ب' کے درست مفہوم سے ملائیے:

الف	ب
1. یہ نہایت ذہین لگتی ہیں ننھی منّی مشین لگتی ہیں	i. مشکل اور سخت راہوں سے گھبراتی نہیں ہیں۔
2. سخت راہوں سے بھی گذر جائیں مشکلوں سے کبھی نہ گھبرائیں	ii. ہمت اور ارادے کے ساتھ اپنے سفر کی طرف آگے بڑھ رہی ہیں۔
3. اپنی منزل کی سمت سب ہیں رواں حوصلے ان کے لگ رہے ہیں جواں	iii. یہ ایک چلتی پھرتی چھوٹی مشین معلوم ہوتی ہے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- اس نظم میں 'عزم و ہمت' اور 'نظم و ضبط' دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کو 'و' سے جوڑا گیا ہے جس کا مطلب 'اور' ہے۔ ایسے الفاظ کو مرکب الفاظ کہا جاتا ہے۔ نیچے دیے گئے مرکب الفاظ پر غور کیجیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. آب و ہوا ________________

ii. آمد و رفت ________________

iii. خیر و شر ________________

iv. عقل و شعور ________________

v. صبح و شام ________________

© NCERT not to be republished

ان لفظوں پر غور کیجیے:

دل کش　　عقل مند　　شاندار

ان الفاظ میں دل، عقل اور شان اسم ہیں لیکن ان کے ساتھ کش، مند اور دار الفاظ کا اضافہ کرنے سے ان کے معنی تبدیل ہو گئے ہیں۔ جب اسم کے آگے کوئی لفظ یا حروف بڑھا کر صفت بنائی جاتی ہے تو اسے لاحقہ کہتے ہیں۔ نیچے دیے گئے الفاظ کے آگے لاحقہ لگا کر الفاظ بنایئے:

i. ایمان = ____________

ii. دولت = ____________

iii. جان = ____________

iv. ضرورت = ____________

v. فکر = ____________

نظم کے ہر شعر میں ہم آواز الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے، مثال کے طور پر 'ربط اور ضبط'۔ نظم میں استعمال ہونے والے پانچ ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیے:

مثال　　نظیر　　لکیر

i. ____________　____________

ii. ____________　____________

iii. ____________　____________

iv. ____________　____________

v. ____________　____________

© NCERT not to be republished

ایک لفظ بتائیے:

آپ کو معلوم ہے کہ اردو میں ایسے الفاظ بکثرت موجود ہیں جو کئی لفظوں میں کہی جانے والی بات کو ایک لفظ میں ادا کرتے ہیں، جیسے ٹکسال یعنی وہ جگہ جہاں سکے ڈھالے جاتے ہیں۔ نیچے لکھے لفظوں کے لیے ایک لفظ معلوم کر کے لکھیے:

i. وہ کاپی جس پر اشعار لکھتے ہیں۔ ____________

ii. سات ستارے جو آس پاس رہتے ہیں۔ ____________

iii. وہ پہاڑ جو آگ اُگلتا ہے۔ ____________

iv. وہ پتھر جس پر سونے کو گھس کر پرکھتے ہیں۔ ____________

v. وہ جگہ جہاں زمین اور آسمان ملِے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ____________

نیچے دی گئی پہیلی کو پڑھیے۔ اس پہیلی کا جواب چیونٹی ہے:

ایک نار بھونرا سی کالی
آپس میں رہتی خوش حالی
محنت کر کے کام بنائیں
آپ سے دونا بوجھ اٹھائیں

اپنے ہم جماعت طلبا کے ساتھ گفتگو کیجیے اور نیچے دی گئی پہیلیوں کے جواب معلوم کیجیے:

1. ننھی سی جان ہے یہ
لیکن مہان ہے یہ
گر گر کے سنبھلے خود ہی
حاصل جہان ہے یہ

2. کالا ہے کوا نہیں، سر بڑا ہے ہاتھی نہیں
کمر پتلی چیتا نہیں پیڑ پر چڑھتا بندر نہیں

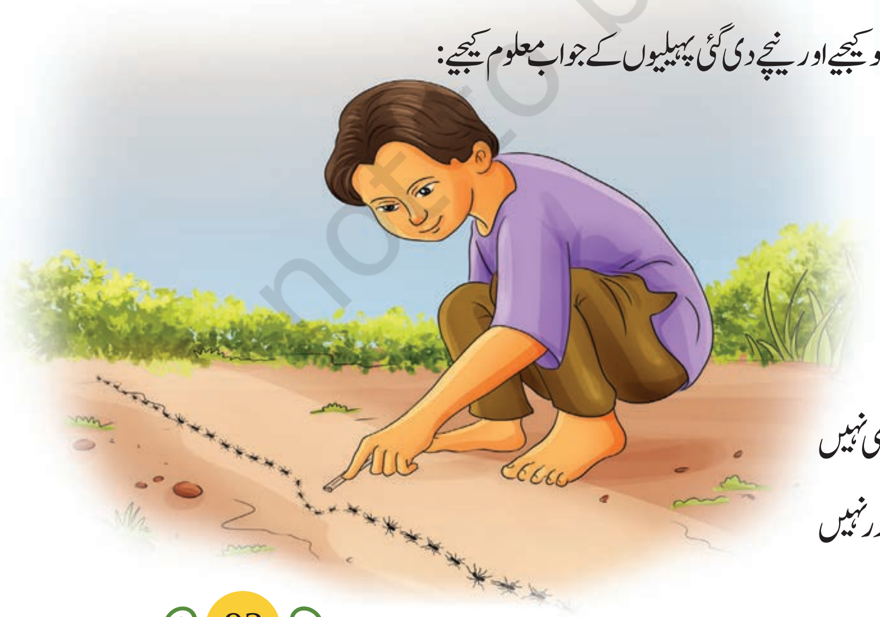

© NCERT not to be republished

3. بندہ پہیلی بزم میں اب ایسی کہے گا

جس میں کہ رہے نام پروانہ کرے گا

تخلیقی اظہار

- کیا آپ نے کبھی چیونٹیوں کی قطار کو روکنے کی کوشش کی ہے، اس کے نتیجے میں آپ نے جو محسوس کیا اسے اپنے الفاظ میں لکھیے۔
- چیونٹیاں متحد ہوکر اپنا کام کرتی ہیں اور یہ سکھاتی ہیں کہ ہمیں کس طرح مل جل کر کام کرنا چاہیے۔ آپ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کے ساتھ مل کر کون کون سے کام کرتے ہیں؟ فہرست تیار کیجیے اور ان کی تفصیل لکھیے۔

عملی کام

- چیونٹیوں کی طرح کچھ اور بھی جاندار ہوتے ہیں جو ایک ساتھ مل کر منظم طریقے سے زندگی گزارتے ہیں۔ معلوم کیجیے اور ان کے بارے میں لکھیے۔
- چیونٹیوں سے متعلق کوئی کہانی یا نظم تلاش کیجیے اور اس کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

4771CH11

11 دو بیلوں کی کہانی

جھوری کاچھی کے پاس دو بیل تھے۔ ایک کا نام تھا ہیرا اور دوسرے کا موتی۔ دونوں دیکھنے میں خوب صورت، کام میں چوکس، ڈیل ڈول میں اونچے۔ بہت دنوں سے ایک ساتھ رہتے تھے۔ دونوں میں محبت ہوگئی تھی۔ جس وقت یہ دونوں بیل ہل یا بیل گاڑی میں جوتے جاتے اور گردنیں ہلا ہلا کر چلتے تو ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی کہ زیادہ بوجھ میری ہی گردن پر رہے۔ ایک ساتھ ناند میں منہ ڈالتے۔ ایک ساتھ ہی بیٹھتے۔ ایک منہ ہٹا لیتا تو دوسرا بھی ہٹا لیتا۔

اتفاق کی بات، جھوری نے ایک بار دونوں بیل چند دنوں کے لیے اپنی سسرال بھیج دیے۔ بیلوں کو کیا معلوم وہ کیوں بھیجے جا رہے ہیں۔ سمجھے مالک نے ہمیں بیچ دیا۔ اگر ان بے زبانوں کی زبان ہوتی تو جھوری سے پوچھتے، ”تم نے ہم غریبوں کو کیوں نکال دیا؟ ہم نے کبھی دانے چارے کی شکایت نہیں کی۔ تم نے جو کچھ کھلایا، سر جھکا کر کھا لیا، پھر تم نے ہمیں کیوں بیچ دیا۔“

© NCERT not to be republished

شام کے وقت دونوں بیل گیا کے گاؤں جا پہنچے۔ دن بھر کے بھوکے تھے، دونوں کا دل بھاری ہو رہا تھا جسے انھوں نے اپنا گھر سمجھا تھا، وہ اُن سے چھوٹ گیا تھا۔ جب گاؤں میں سوتا پڑ گیا، تو دونوں نے زور مار کر پگہے تڑا لیے اور گھر کی طرف چلے۔ جھوری نے صبح اٹھ کر دیکھا تو دونوں بیل چرنی میں کھڑے تھے۔ گھٹنوں تک پاؤں کیچڑ میں بھرے ہوئے تھے اور دونوں کی آنکھوں میں محبت کی ناراضگی جھلک رہی تھی۔ جھوری اُن کو دیکھ کر محبت سے باؤلا ہو گیا اور دوڑ کر اُن کے گلے سے لپٹ گیا۔ گھر اور گاؤں کے لڑکے جمع ہو گئے اور تالیاں بجا بجا کر اُن کا خیر مقدم کرنے لگے۔ کوئی اپنے گھر سے روٹیاں لایا، کوئی گُڑ اور کوئی بھوسی۔

جھوری کی بیوی نے بیلوں کو دروازے پر دیکھا تو جل اُٹھی، بولی، ”کیسے نمک حرام بیل ہیں۔ ایک دن بھی وہاں کام نہ کیا، بھاگ کھڑے ہوئے۔“

جھوری اپنے بیلوں پر یہ الزام برداشت نہ کر سکا، بولا، ”نمک حرام کیوں ہیں؟ چارہ نہ دیا ہوگا، تو کیا کرتے۔“

عورت نے تنک کر کہا، ”بس تمھیں بیلوں کو کھلانا جانتے ہو، اور تو سبھی پانی پلا پلا کر رکھتے ہیں۔“

دوسرے دن جھوری کا سالا جس کا نام ’گیا‘ تھا، جھوری کے گھر آیا اور بیلوں کو دوبارہ لے گیا۔ اب کے اس نے گاڑی میں جوتا۔ شام کو گھر پہنچ کر گیا نے دونوں کو موٹی رسیوں سے باندھا اور پھر وہی خشک بھوسا ڈال دیا۔

ہیرا اور موتی اس برتاؤ کے عادی نہ تھے۔ جھوری اُنھیں پھول کی چھڑی سے بھی نہ مارتا تھا۔ یہاں مار پڑی، اس پر خشک بھوسا، ناند کی طرف آنکھ بھی نہ اُٹھائی۔ دوسرے دن گیا نے بیلوں کو ہل میں جوتا، مگر انھوں نے پاؤں نہ

اٹھایا۔ ایک مرتبہ جب اس ظالم نے ہیرا کی ناک پر ڈنڈا جمایا، تو موتی غصے کے مارے آپے سے باہر ہوگیا۔

ہل لے کے بھاگا۔ گلے میں بڑی بڑی رسیاں نہ ہوتیں تو وہ دونوں نکل گئے ہوتے۔ موتی تو بس اینٹھ کر رہ گیا۔ گیا آپہنچا اور دونوں کو پکڑ کر لے چلا۔

آج دونوں کے سامنے پھر وہی خشک بھوسا لایا گیا۔ دونوں چپ چاپ کھڑے رہے۔ اس وقت ایک چھوٹی سی لڑکی دو روٹیاں لیے نکلی اور دونوں کے منھ میں ایک ایک روٹی دے کر چلی گئی۔ لڑکی گیا کی تھی۔ اس کی ماں مر چکی تھی۔ سوتیلی ماں اسے مارتی رہتی تھی۔ ان بیلوں سے اُسے ہمدردی ہوگئی۔ دونوں دن بھر جوتے جاتے۔ اُلٹے ڈنڈے کھاتے، شام کو تھان پر باندھ دیے جاتے اور رات کو وہی لڑکی اُنھیں ایک ایک روٹی دے جاتی۔

ایک بار رات کو جب لڑکی روٹی دے کر چلی گئی تو دونوں رسیاں چبانے لگے، لیکن موٹی رسّی منھ میں نہ آتی تھی۔ بے چارے زور لگا کر رہ جاتے۔ اتنے میں گھر کا دروازہ کھلا اور وہی لڑکی نکلی۔ دونوں سر جھکا کر اس کا ہاتھ چاٹنے لگے۔ اس نے ان کی پیشانی سہلائی اور بولی، ’’کھول دیتی ہوں، بھاگ جاؤ، نہیں تو یہ لوگ تمھیں مار ڈالیں گے۔ آج گھر میں مشورہ ہو رہا ہے کہ تمھاری ناک میں ناتھ ڈال دی جائے۔‘‘ اس نے رسّے کھول دیے اور پھر خود ہی چلّائی ’’او دادا! او دادا! دونوں پھوپھا والے بیل بھاگے جا رہے ہیں۔ دوڑو دوڑو!‘‘

گیا گھبرا کر باہر نکلا، اُس نے بیلوں کا پیچھا کیا وہ اور بھی تیز ہوگئے۔ گیا نے جب اُن کو ہاتھ سے نکلتے دیکھا تو گاؤں کے کچھ اور آدمیوں کو ساتھ لینے کے لیے لوٹا۔ پھر کیا تھا دونوں بیلوں کو بھاگنے کا موقع مل گیا۔

سیدھے دوڑے چلے گئے۔ راستے کا خیال بھی نہ رہا، بہت دور نکل گئے، جب دونوں ایک کھیت کے کنارے کھڑے ہوکر سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے؟ دونوں بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔ کھیت میں مٹر کھڑی تھی، چرنے لگے۔ جب پیٹ بھر گیا تو دونوں اچھلنے کودنے لگے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک موٹا تازہ سانڈ جھومتا چلا آ رہا ہے۔ دونوں دوست جان ہتھیلیوں پر

© NCERT not to be republished

لے کر آگے بڑھے۔ جوں ہی ہیرا پر جھپٹا، موتی نے پیچھے سے ہلّہ بول دیا۔ سانڈ اس کی طرف مڑا تو ہیرا نے دھکیلنا شروع کر دیا۔ سانڈ غصّے سے پیچھے مڑا تو ہیرا نے دوسرے پہلو میں سینگ رکھ دیے۔ بے چارہ زخمی ہو کر بھاگا۔ دونوں نے دور تک تعاقب کیا۔ جب سانڈ بے دم ہو کر گر پڑا، تب جاکر دونوں نے اُس کا پیچھا چھوڑا۔

دونوں بیل فتح کے نشے میں جھومتے چلے جا رہے تھے۔ پھر مٹر کے کھیت میں گھس گئے۔ ابھی دو چار ہی منھ مارے تھے کہ دو آدمی لاٹھی لے کر آ گئے اور دونوں بیلوں کو گھیر لیا۔ دوسرے دن دونوں دوست کانجی ہاؤس میں بند تھے۔

ان کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ کھانے کو تنکا بھی نہ ملا۔ وہاں کئی بھینسیں تھیں، کئی بکریاں، گھوڑے اور گدھے تھے مگر چارہ کسی کے سامنے نہ تھا۔ سب زمین پر مردے کی طرح پڑے تھے۔ رات کو جب کھانا نہ ملا تو ہیرا بولا، ''مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ جان نکل رہی ہے۔'' موتی نے کہا، ''تم اتنی جلدی ہمت نہ ہارو، بھائی یہاں سے بھاگنے کا کوئی طریقہ سوچو۔'' باڑے کی دیوار کچی تھی۔ ہیرا نے اپنے نکیلے سینگ دیوار میں گاڑ کر سوراخ کیا اور پھر دوڑ دوڑ کر دیوار سے ٹکریں ماریں۔ ٹکروں کی آواز سن کر کانجی ہاؤس کا چوکیدار لالٹین لے کر نکلا۔ اُس نے جو یہ رنگ دیکھا تو دونوں کو کئی ڈنڈے رسید کیے اور موٹی رسی سے باندھ دیا۔ ہیرا اور موتی نے پھر بھی ہمت نہ ہاری۔ پھر اسی طرح دیوار میں سینگ لگا کر زور کرنے لگے۔ آخر دیوار کا کچھ حصہ گر گیا۔ دیوار کا گرنا تھا کہ جانور اُٹھ کھڑے ہوئے۔ گھوڑے، بھیڑ، بکریاں، بھینسیں سب بھاگ نکلے۔ ہیرا، موتی رہ گئے۔ صبح ہوتے ہوتے منشیوں، چوکیداروں اور دوسرے ملازمین میں کھلبلی مچ گئی۔ اُس کے بعد اُن کی خوب مرمّت ہوئی۔ اب اور موٹی رسی سے باندھ دیا گیا۔

ایک ہفتے تک دونوں بیل وہاں بندھے پڑے رہے۔ خدا جانے کانجی ہاؤس کے آدمی کتنے بے درد تھے، کسی نے بے چاروں کو ایک تنکا بھی نہ دیا۔ ایک مرتبہ پانی دکھا دیتے تھے۔ یہ اُن کی خوراک تھی۔ دونوں کمزور ہو گئے۔ ہڈیاں نکل آئیں۔

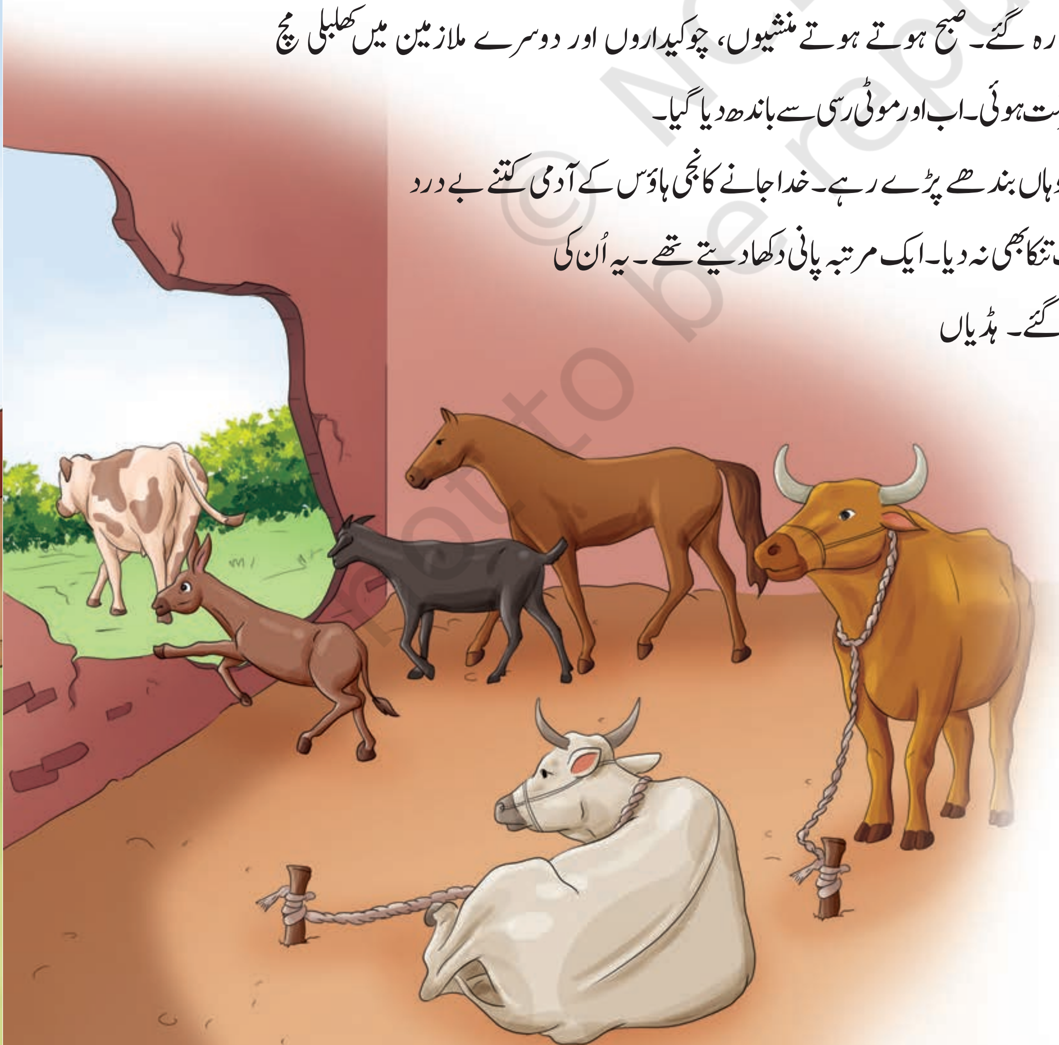

ایک دن باڑے کے سامنے ڈگڈگی بجنے لگی اور دو پہر ہوتے ہوتے چالیس پچاس آدمی جمع ہو گئے۔ تب دونوں بیل نکالے گئے۔ لوگ آ کر ان کی صورت دیکھتے اور

چلے جاتے۔ ان کمزور بیلوں کو کون خریدتا! اتنے میں ایک آدمی آیا، جس کی آنکھیں سرخ تھیں، وہ منشی جی سے باتیں کرنے لگا۔ اس کی شکل دیکھ کر دونوں بیل کانپ اٹھے۔ نیلام ہو جانے کے بعد دونوں بیل اُس آدمی کے ساتھ چلے۔

اچانک انھیں ایسا معلوم ہوا کہ یہ رستہ دیکھا ہوا ہے۔ ہاں! ادھر ہی سے تو گیا ان کو اپنے گاؤں لے گیا تھا، وہی کھیت، وہی باغ، وہی گاؤں، اب ان کی رفتار تیز ہونے لگی۔ ساری تکان، ساری کمزوری، ساری مایوسی رفع ہو گئی۔ ارے یہ تو اپنا کھیت آ گیا۔ یہ اپنا کنواں ہے، جہاں ہر روز پانی پیا کرتے تھے۔

دونوں مست ہو کر کُلیلیں کرتے ہوئے گھر کی طرف دوڑے اور اپنے تھان پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے دوڑا آیا۔ جھوری دروازے پر بیٹھا دھوپ کھا رہا تھا، بیلوں کو دیکھتے ہی دوڑا اور انھیں پیار کرنے لگا۔ بیلوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اس آدمی نے آ کر بیلوں کی رسیاں پکڑ لیں۔ جھوری نے کہا کہ ”یہ بیل میرے ہیں۔“، ”تمھارے کیسے ہیں۔ میں نے انھیں نیلام میں لیا ہے۔“ وہ آدمی زبردستی بیلوں کو لے جانے کے لیے آگے بڑھا۔ اسی وقت موتی نے سینگ چلایا، وہ آدمی پیچھے ہٹا۔ موتی نے تعاقب کیا اور اسے کھدیڑتا ہوا گاؤں کے باہر تک لے گیا۔ گاؤں والے یہ تماشا دیکھتے تھے اور ہنستے تھے۔ جب وہ آدمی ہار کر چلا گیا تو موتی اکڑتا ہوا لوٹ آیا۔

ذرا سی دیر میں ناند میں کھلی، بھوسا، چوکر، دانا سب بھر دیا گیا۔ دونوں بیل کھانے لگے۔

جھوری کھڑا اُن کی طرف دیکھتا رہا اور خوش ہوتا رہا۔ بیسیوں لڑکے تماشا دیکھ رہے تھے۔ سارا گاؤں مسکراتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

اُسی وقت مالکن نے آ کر اپنے دونوں بیلوں کے ماتھے چوم لیے۔

— منشی پریم چند

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

ناند	:	مویشیوں کے چارا کھانے کا برتن (ہودا)
چرنی	:	وہ جگہ جہاں مویشی کھڑے ہو کر چارا کھاتے ہیں
تنک کر	:	چڑھ کر
تھان	:	بیل باندھنے کی جگہ
تعاقب	:	پیچھا کرنا
کانجی ہاؤس	:	وہ سرکاری جگہ جہاں لاوارث جانور رکھے جاتے ہیں
باڑا	:	جانوروں کے باندھنے کی جگہ
رفع کرنا	:	دور کرنا
کُلیلیں	:	اُچھل کود کرنا

غور کیجیے

- منشی پریم چند کی اس کہانی میں دو بیلوں ہیرا اور موتی کے ذریعے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اتحاد میں بڑی طاقت ہے۔ دونوں بیل ہر مصیبت کا سامنا مل جل کر کرتے ہیں اور آخر میں انھیں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔
- جانوروں کے ساتھ محبت کا سلوک کیا جائے تو وہ وفاداری کی اچھی مثال ثابت ہوتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

i. ہل اور گاڑی میں جوتے جانے کے بعد بیلوں کی کیا کوشش تھی؟

ii. کانجی ہاؤس میں جانوروں کی کیا حالت تھی؟

iii. دونوں بیل بھاگ کر گھر واپس کیوں آ گئے؟

iv. بیلوں کی ساری تکان، کمزوری اور مایوسی کب اور کیوں دور ہو گئی؟

© NCERT not to be republished

◆ نیچے دیے گئے جانوروں اور ان کے کاموں کا جوڑ ملائیے:

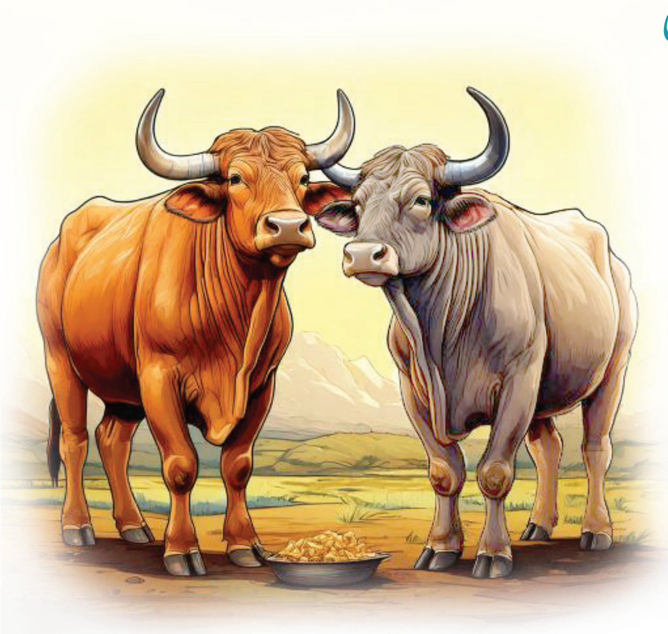

گائے	بوجھ اٹھانا
بھیڑ	سواری
بیل	دودھ
کتا	اون
گھوڑا	کھیت جوتنا
خچر	رکھوالی

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

* آپ اسم خاص اور اسم عام کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ اسم عام کی ایک قسم اسم ظرف ہے۔ مثال کے طور پر 'کانجی ہاؤس'، 'چرنی'، 'کھیت'، 'شام' اور 'رات' وغیرہ۔ وہ لفظ جو کسی جگہ یا وقت کو ظاہر کرے، اسے اسم ظرف کہتے ہیں۔ اسم ظرف سے متعلق پانچ الفاظ لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. ________ ____________________

ii. ________ ____________________

iii. ________ ____________________

iv. ________ ____________________

v. ________ ____________________

* سبق میں ہل کا ذکر آیا ہے۔ یہ کھیت کو جوتنے کا ایک اوزار ہے۔ وہ لفظ جو کسی ہتھیار، اوزار یا آلے کا نام ظاہر کرے اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔ جیسے قلم، ہتھوڑا، چھینی، کنگھا اور ہل وغیرہ۔ ایسے دس الفاظ تلاش کرکے لکھیے جو اسم آلہ کی مثال ہیں:

i. ________ vi. ________

ii. ________ vii. ________

© NCERT not to be republished

iii. ________ viii. ________

iv. ________ ix. ________

v. ________ x. ________

* نیچے دیے گئے محاوروں کے معنی تلاش کر کے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

	معنی	جملے
i. جل اٹھنا	________	________
ii. دل بھاری ہونا	________	________
iii. پھول کی چھڑی سے نہ مارنا	________	________
iv. ہلہ بولنا	________	________
v. جان میں جان آنا	________	________

تلاش کیجیے

* آپ پڑھ چکے ہیں کہ بعض موقعوں پر کئی لفظوں میں کہی جانے والی بات کو ایک لفظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ دی گئی مثال کے مطابق نیچے دیے گئے لفظوں کے لیے ایک لفظ لکھیے:

مثال: جس میں کوئی احساس نہ ہو — بے حس

i. جہاں چار راستے ملتے ہیں ________

ii. وطن سے نکالا ہوا ________

iii. بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا ________

iv. جس سے جان پہچان نہ ہو ________

v. خفیہ باتوں کا پتہ لگانے والا ________

* کہانی میں جانوروں کے نیلام کیے جانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ چیزوں کی نیلامی پہلے کس طرح کی جاتی تھی اور آج کے زمانے میں اس عمل میں کون سی تبدیلیاں نظر آتی ہیں؟ اپنے بڑوں سے معلوم کیجیے اور لکھیے۔

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- نیچے دیے گئے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے کھیت جوتنے سے لے کر روٹی پکانے تک کے عمل کو اپنی زبان میں لکھیے:

ہل چلانا	بیج بونا	کھیتوں کی سینچائی	فصل کاٹنا
گیہوں کی صفائی	گیہوں پیسنا	آٹا گوندھنا	روٹی پکانا

عملی کام

- پہلے زمانے میں ضروری اعلان کرنے کے لیے ڈھول یا ڈُگڈگی بجاکر لوگوں کو جمع کیا جاتا اور تب اعلان کیا جاتا تھا۔ آج ہم اعلان کرنے یا پیغام دینے کے لیے کون کون سے طریقے استعمال کرتے ہیں؟
- اگر آپ کے گھر یا پڑوس میں کوئی پالتو جانور ہے تو اس کی حرکات و سکنات کا مشاہدہ کیجیے اور اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ اس کے متعلق گفتگو کیجیے۔
- آپ جانتے ہیں کہ پیڑ پودے بھی جاندار ہوتے ہیں۔ وہ بھی پیدا ہوتے، بڑھتے، سانس لیتے اور حرکت کرتے ہیں۔ انھیں بھی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے استاد سے دریافت کرکے لکھیے کہ پودوں میں یہ تمام کام کس طرح انجام پاتے ہیں؟
- آج ہمارے ملک میں خوش حالی ہے، غلّہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے بلکہ دنیا میں درآمد بھی کیا جاتا ہے، اس کا سبب زراعت میں ٹیکنالوجی کا بڑے پیمانے پر استعمال ہے۔ معلوم کرکے لکھیے کہ کھیتی باڑی میں آج کس طرح نئی ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جارہا ہے؟

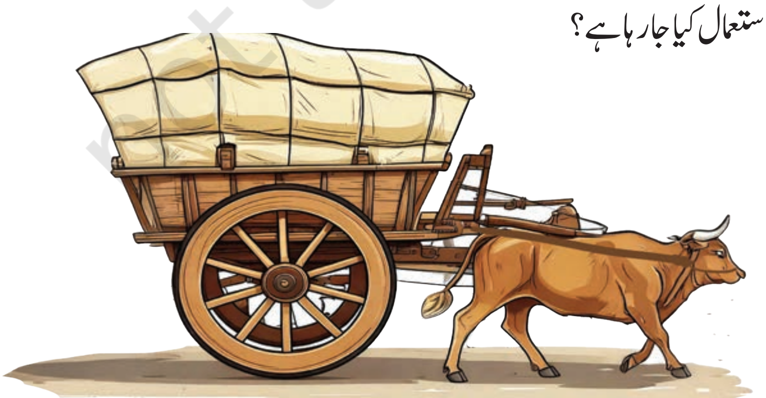

© NCERT not to be republished

دوہے

رحیمن دھاگا پریم کا، مت توڑو چٹکائے
ٹوٹے سے پھر نا ملے، ملے گانٹھ پڑ جائے

رحیمن پانی راکھیے بن پانی سب سٗون
پانی گئے نہ اٗوبرے، موتی، مانُش، چٗون

تَرُوَر پھل نہیں کھات ہیں سَروَر پیہیں نا پان
کہی رحیم پر کاج ہت، سَمپت سنچہیں سُجان

رحیمن دیکھ بڑین کو، لگھو نہ دیجیے ڈار
جہاں کام آوے سوئی، کہا کرے تلوار

© NCERT not to be republished

جو رحیم اُتّم پرَکرِت، کا کر سکَت کُسنگ
چندن وِش وِیاپت نہیں، لپٹے رَہت بھُجنگ

بگڑی بات بنے نہیں، لاکھ کَرو کِن کوئے
رحیمن پھاٹے دودھ کو، متھے نا ماکھَن ہوئے

بڑے بڑائی نا کریں، بڑے نا بولیں بول
رحیمن ہیرا کب کہے، لاکھ ٹکا میرو مول

— عبدالرحیم خان خاناں

(پڑھنے کے لیے)

عبدالرحیم خانِ خاناں مغل شہنشاہ اکبر کے دربار کے نورتنوں میں شامل تھے۔ ان کی کارکردگی، بہادری اور علمی صلاحیت کے سبب انھیں 'خانِ خاناں' کا لقب ملا۔ وہ فارسی، ترکی کے علاوہ سنسکرت اور برج بھاشا کے بھی عالم تھے۔ برج بھاشا میں ان کے دوہے اپنی لسانی وفنی خوبیوں کے سبب بے مثال ہیں۔ ان کے دوہوں میں اخلاقی اقدار، زندگی کا فلسفہ اور بلند انسانی تصورات موجود ہیں۔

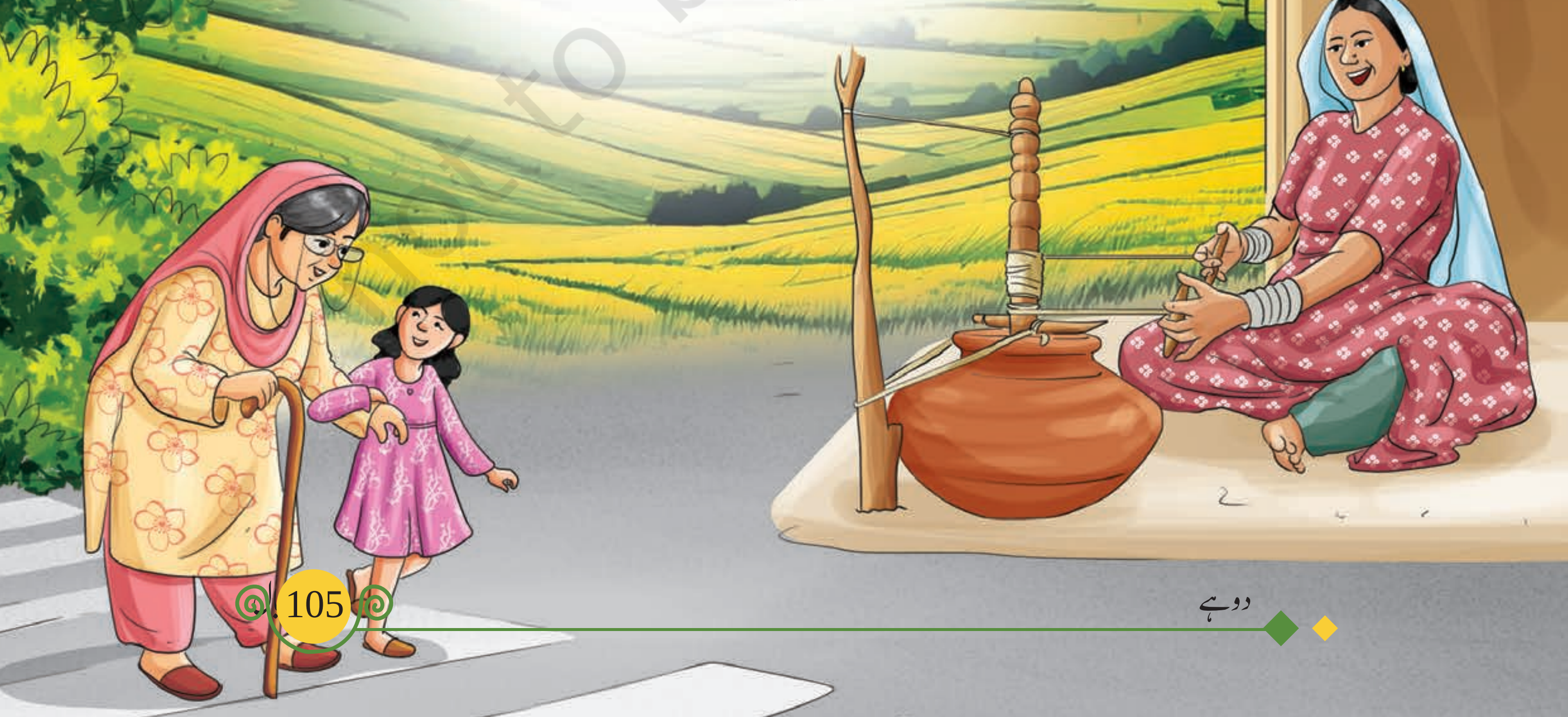

© NCERT not to be republished

4771CH12

12 ہمارے کھیل

تندرستی ہزار نعمت ہے۔ تندرست رہنے کے لیے اچھی غذا کے ساتھ ساتھ ورزش بھی ضروری ہے۔ ورزش کرنے سے انسان نہ صرف چاق و چوبند رہتا ہے بلکہ اس کا دماغ بھی مضبوط ہوتا ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے ”ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ رہتا ہے۔“ ورزش کے یوں تو بہت سے طریقے ہیں، جن میں سے ایک کھیل کود بھی ہے۔ اس میں حصّہ لینے سے ایک تو جسمانی قوّت حاصل ہوتی ہے اور دوسرے لطف بھی آتا ہے۔

ہمارے ملک میں کئی ایسے کھیل ہیں جو کسی علاقے یا خطّے سے مخصوص ہیں۔ کھیل یکجہتی کے جذبے کو فروغ دیتے ہیں۔ کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑی ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ اِس سے اتّحاد کو بھی تقویت ملتی ہے۔ کچھ کھیل ایسے ہوتے ہیں جنھیں عام طور پر بچے بے حد پسند کرتے ہیں۔ ان کھیلوں کے لیے زیادہ ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہوتی اور لطف بھی پورا ملتا ہے۔ جیسے پٹھو (ستّولیا)، پکڑم پکڑائی، آنکھ مچولی، بِتّا کوُد، گدّا مار اور لٹّو وغیرہ۔ کچھ کھیل ایسے بھی ہیں جن میں بچوں کے ساتھ ساتھ نوجوان بھی دل چسپی لیتے ہیں اور بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔ مثال کے طور پر کُشتی، کبڈّی، گِلّی ڈنڈا، کھو کھو، رَسّا کَشی، بھالا پھینک، تیراکی اور پتنگ بازی وغیرہ۔ ان کھیلوں میں سے کئی اولمپک کھیلوں میں بھی شامل ہو چکے ہیں اور دنیا بھر کے کھلاڑی ہندوستان کے ان علاقائی کھیلوں کو بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔

کُشتی، بھالا پھینک اور تیراکی ایسے کھیل ہیں جو قدیم زمانے سے ہمارے ملک میں کھیلے جاتے رہے ہیں۔ پرانے زمانے میں کشتی کو ’ملّ یُدھ‘ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ ’مل‘ یعنی پہلوان اور مقابلے کو ’یدھ‘ کہا جاتا ہے۔ عہدِ قدیم میں لکھی جانے والی مہابھارت اور رامائن جیسی مذہبی کتابوں میں بھی ان کا ذکر موجود ہے۔ آج بھی

© NCERT not to be republished

دنیا کے مختلف خِطّوں میں کُشتی لڑی جاتی ہے۔ لوگوں نے اپنی صحت اور حفاظت کے لیے یہ کھیل ایجاد کیا تھا۔ لوگ اپنے خاندان کے افراد یا پڑوسیوں کے ساتھ کُشتی لڑنے کی مشق کیا کرتے تھے۔ دھیرے دھیرے اس نے ایک فن کی شکل اختیار کر لی۔ پرانے زمانے میں کُشتی کے مقابلے میلوں اور مذہبی تہواروں میں ہوا کرتے تھے۔ اس فن کو بادشاہوں کی سرپرستی بھی حاصل رہی ہے۔ آمنے سامنے موجود دونوں کھلاڑی اپنی جسمانی قوت اور ہنرمندی ایک دوسرے پر آزماتے ہیں۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی ایسا داؤ لگایا جائے کہ مقابل کھلاڑی چت ہو جائے۔ کُشتی کے داؤ پیچ بہت مشہور رہیں۔ اس سے ذہنی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ کُشتی کو دَنگل اور پہلوانی جیسے ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ کُشتی کے شوقین لوگ اپنے گھروں کے آس پاس اکھاڑے بناتے ہیں۔ یہ اکھاڑے کچی مٹی کے ایک میدان کی شکل میں ہوتے ہیں۔

'بھالا پھینک' بھی ایک کھیل ہے۔ ایک مخصوص دوری سے کھلاڑی ہاتھ میں بھالا لے کر بھاگتا ہوا آتا ہے اور ایک خاص زاویے سے اسے زیادہ سے زیادہ دور پھینکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس سے کھلاڑی کے بازوؤں کی طاقت کا اندازہ تو ہوتا ہی ہے، ساتھ ہی اس بات کا فیصلہ بھی ہوتا ہے کہ اس نے کتنی مہارت سے بھالا پھینکا ہے۔ یہ کھیل اولمپک کھیلوں میں بھی شامل ہے۔ دنیا بھر کے ملک اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ہمارے ملک نے بھی اس کھیل میں سونے اور چاندی کے تمغے جیتے ہیں۔

'تیراکی' ہمارے ملک کا ایک مشہور کھیل ہے۔ لوگ پہلے دریاؤں اور نہروں کو تیر کر پار کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے سوچا کہ چلو آپس میں مقابلہ کر کے دیکھتے ہیں کہ کون پہلے اُس پار پہنچتا ہے۔ اس طرح تیراکی کا مقابلہ شروع ہوا۔ تیراکی میں ہاتھ اور پیروں کو ایک خاص انداز سے گھماتے رہنا ہوتا ہے۔ سانس لینے کے لیے پانی کی سطح پر آنا ہوتا ہے۔ یہ بہت دل چسپ کھیل ہے لیکن اسے پہلے کسی ماہر تیراک یا کوچ کی مدد سے سیکھنا چاہیے، پھر تیراکی شروع کرنی چاہیے۔

بچوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں میں بھی جو کھیل مقبول ہیں ان میں 'کبڈی' سرِفہرست ہے۔ یہ جنوبی ایشیا کا مقبول اور پسندیدہ کھیل ہے۔ 2010 کے عالمی کپ کے بعد کبڈی کو بین الاقوامی کھیل کا درجہ دیا گیا ہے۔ اس میں سبھی کھلاڑیوں کو ہر وقت مخالف ٹیم کی طرف سے محتاط رہنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنے بچاؤ

© NCERT not to be republished

کے طریقوں کو ذہن میں رکھنا پڑتا ہے۔ کبڈی کے لیے کسی سازوسامان یا اہتمام کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کبڈی کی ایک ٹیم سات کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ درمیان میں ایک لائن کھینچی جاتی ہے۔ ایک طرف کا کھلاڑی لائن عبور کر کے دوسری طرف کی ٹیم کے کھلاڑیوں کے جتھے میں آ کر کسی ایک کھلاڑی کو یا ایک سے زیادہ کو چھو کر واپس لوٹ جاتا ہے۔ اس طرح اس ٹیم کو ایک پوائنٹ دیا جاتا ہے۔ اگر مخالف ٹیم اس کھلاڑی کو چھو کر واپس جانے میں ناکام بنا دے تو پوائنٹ مخالف ٹیم کے کھاتے میں جمع ہو جاتا ہے۔ آنے والے کھلاڑی کو 'کبڈی کبڈی کبڈی' کی مسلسل گردان کرنی ہوتی ہے اور اس میں سانس لینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ جہاں سانس ٹوٹتی ہے وہاں پوائنٹ نہیں ملتا۔

ہمارے ملک کا ایک اور مشہور کھیل 'گلّی ڈنڈا' ہے۔ اس میں ایک 'گلّی' اور ایک 'ڈنڈا' ہوتا ہے۔ کھلاڑی کو ایک چھوٹے سے لکڑی کے ٹکڑے کو ڈنڈے کی مدد سے زیادہ سے زیادہ دور پھینکنا ہوتا ہے۔ یہ گلّی یعنی لکڑی کا چھوٹا ٹکڑا چار سے آٹھ اِنچ لمبا اور قُطر میں ایک سے دو اِنچ تک موٹا ہوتا ہے۔ اس کے دونوں سِروں کو تراش کر مخروطی شکل دی جاتی ہے۔ اس مخروطی ساخت کی لکڑی یعنی گلّی کے کنارے پر جب ڈنڈا مارا جاتا ہے تو یہ گلّی ہوا میں اچھلتی ہے۔ پھر اسی ڈنڈے سے اسے دوبارہ مارا جاتا ہے اور یہ دور جا کر گرتی ہے۔ اس کے بعد ڈنڈے کو زمین پر رکھ دیا جاتا ہے اور مخالف ٹیم کا کھلاڑی وہاں سے گلّی کو اُٹھا کر دور سے ہی واپس ڈنڈے کی طرف مارتا ہے۔ اگر گلّی ڈنڈے کو لگ جائے تو پوائنٹ نہیں ملتا ورنہ کھیلنے والے کے کھاتے میں ایک پوائنٹ لکھ دیا جاتا ہے۔

'رَسّا کَشی' بھی ایک ایسا کھیل ہے جس میں بچے اور بڑے دونوں دل چسپی لیتے ہیں۔ یہ کھیل ایک کھلے میدان میں کھیلا جاتا ہے۔ اس میں دو ٹیمیں ہوتی ہیں جن میں شامل کھلاڑیوں کے وزن تقریباً برابر ہوتے ہیں۔ اس کھیل میں 30 سے 40 فٹ لمبی، موٹی اور مضبوط رسی کے بیچ میں تین الگ الگ رنگ کے نشان لگائے جاتے ہیں۔ دونوں ٹیموں کے کھلاڑی اپنی پوری طاقت سے ایک ساتھ رسی کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ درمیانی نشان کو اپنی جانب کھینچ لینے والی ٹیم مقابلہ جیت جاتی ہے۔

© NCERT not to be republished

© NCERT not to be republished

کھیلوں کی دنیا کا ایک اور اہم کھیل ' کھو کھو' ہے۔ کھو کھو بھی ہمارے ملک کا ایک مقبول کھیل ہے۔ آپ نے اسے اپنے اسکول میں ساتھیوں کے ساتھ یا گھر میں خاندان کے لوگوں کے ساتھ کھیلا ہوگا۔ اس میں بھی دو ٹیمیں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتی ہیں۔ ہر ٹیم میں بارہ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ ایک ٹیم کے نو کھلاڑی زمین پر کچھ اس طرح اکڑوں بیٹھ جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کے برابر میں بیٹھے کھلاڑی کا رُخ مخالف سمت ہوتا ہے۔ دوسری ٹیم کا ایک کھلاڑی دوڑتا ہوا آتا ہے اور بیٹھے ہوئے کھلاڑیوں کے گرد چکر لگاتا ہے۔ پھر بیٹھے ہوئے کھلاڑی کو اٹھ کر اس کے پیٹھ پر دھپّا مارنا ہوتا ہے اور اسے ' کھو' کہتے ہیں جس کھلاڑی کو ' کھو' ملتی ہے وہ فوراً مقابل کھلاڑی کے پیچھے دوڑ کر اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ بیٹھے ہوئے کھلاڑی بیچ میں سے نکل کر نہیں بھاگ سکتے لیکن اپنے ساتھی کھلاڑی کی پیٹھ پر ہاتھ مار کر اُسے ' کھو' دے سکتے ہیں۔ یہ کھیل بڑا دل چسپ ہے اور اسے کم یا زیادہ کھلاڑیوں کے ساتھ بھی کھیلا جا سکتا ہے۔ 2025 میں پہلی بار ہمارے ملک میں ' کھو کھو عالمی کپ' کا انعقاد ہوا جس میں خواتین اور مردوں دونوں ٹیموں نے پہلا مقام حاصل کیا۔

' پتنگ بازی' بھی ایک دل چسپ کھیل ہے۔ یہ دنیا کے کئی ملکوں میں کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل میں ایک دھاگے کی مدد سے آسمان میں پتنگ اڑائی جاتی ہے۔ اوپری سطح پر ہوا کے کم دباؤ اور نچلی سطح پر زیادہ دباؤ کی وجہ سے پتنگ اوپر اڑتی ہے۔ آسمان میں اڑتی ہوئی رنگ برنگی پتنگیں بڑی اچھی لگتی ہیں۔ ایسی قندیل نما پتنگیں بھی اڑائی جاتی ہیں جن میں ایک چھوٹا سا دیا رکھ دیا جاتا ہے جو دور سے بڑی خوشنما معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں بسنت پنچمی، مکر سنکرانتی اور یوم آزادی کے موقع پر پتنگ بازی کی جاتی ہے۔

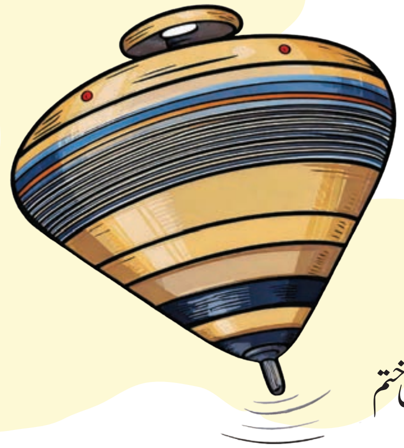

بچوں کے کچھ کھیل ایسے ہوتے ہیں جنھیں کھیلنے کے لیے کھلی جگہ درکار ہوتی ہے۔ ان کھیلوں میں پٹھو، پکڑم پکڑائی اور آنکھ مچولی وغیرہ شامل ہیں۔ دوسری طرف کچھ کھیل چھوٹی سی جگہ پر بھی کھیلے جاسکتے ہیں جیسے 'بِتّا کوُد' اور 'لٹّو' وغیرہ۔ بِتّا کوُد میں پانچ مستطیل خانے زمین پر بنائے جاتے ہیں جن میں تیسرا اور پانچواں خانہ درمیان میں لکیر کھینچ کر دو خانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا سا پتھر لے کر خانوں میں پھینکا جاتا ہے اور اس کو اٹھانے کے دوران اگر لائن پر پاؤں آ گیا تو باری ختم ہو جاتی ہے۔

لٹّو کو بچّے بڑے شوق سے کھیلتے ہیں۔ لٹّو لکڑی کا گول تراشا ہوا دو سے تین انچ کا ہوتا ہے۔ لٹو کے اوپر کا حصہ چوڑا اور نیچے کا حصہ پتلا ہوتا چلا جاتا ہے اور اس پتلے حصے کے سرے میں لوہے کی کیل یا نوک دار چیز لگی ہوتی ہے جس پر لٹو گھومتا ہے۔ اوپر سے نیچے تک لٹّو کے درمیانی حصے میں انتہائی فنکارانہ انداز میں ڈوری لپیٹنے کی جگہ تراشی گئی ہوتی ہے۔ اس حصے پر ڈوری لپیٹ کر کھینچی جاتی ہے اور لٹو بڑی تیز رفتار سے گھومتا ہے۔ دو کھلاڑی اپنے اپنے لٹّو اس طرح گھماتے ہیں کہ ان کے گھمائے ہوئے لٹّو سے دوسرے کا گھومتا ہوا لٹّو ٹکرا کر گر جائے۔

کھیل ہماری دل چسپی کا سامان ہوتے ہیں اور یہ ضروری بھی ہیں۔ کھیلوں سے بچوں میں محبّت اور حوصلہ مندی کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کھیل ہر سطح پر کھیلے جاتے ہیں۔ کسی گاؤں سے لے کر بین الاقوامی سطح تک مقابلے ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں کھیلے جانے والے بیشتر کھیلوں کو زیادہ سے زیادہ مقبول بنانے کے لیے حکومت ہند کی جانب سے 'کھیلو انڈیا' اور 'فِٹ انڈیا' مہم چلائی جا رہی ہیں۔ ساتھ ہی خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے لیے بھی کھیل کے مواقع اور سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ پیرا سائکلنگ، پیرا روئنگ، بلائنڈ جوڈو، پیرا نشانے بازی اور پیرا ٹیبل ٹینس وغیرہ کے لیے عالمی سطح پر پیرا المپکس کے نام سے کھیلوں کے مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔

2024 میں منعقد ہونے والے 'پیرس پیرا المپکس' میں ہمارے ملک کے کھلاڑیوں نے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 29 تمغے جیتے جو ہندوستانی کھلاڑیوں کی پیرا المپکس مقابلے میں اب تک کی سب سے بہترین کارکردگی ہے۔

— ادارہ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

چاق و چوبند	:	پھُرتیلا
مقولہ	:	کسی دانا کا قول
خِطّہ	:	علاقہ
حسّاس	:	زیادہ محسوس کرنے والا
تقویت	:	مضبوطی، قوّت
دفاع	:	حفاظت، بچاؤ
زاویہ	:	دو خطوط کے ملنے کی جگہ، وہ کونا جو دو خطِ مستقیم کے ایک نقطے پر ملنے سے بنتا ہے

غور کیجیے

- کھیل تفریح کا اہم ذریعہ ہونے کے ساتھ جسمانی، ذہنی اور نفسیاتی طور پر صحت مند رہنے میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔ کھیلوں سے ہمارے اندر جوش پیدا ہوتا ہے اور مشق کی عادت پڑتی ہے۔ کھیل یکجہتی کے جذبے کو بھی فروغ دیتے ہیں۔
- ہمارے ملک میں کھیلے جانے والے بیشتر کھیلوں کا مضبوط ڈھانچہ تیار کرنے کے لیے 'کھیلو انڈیا' اور 'فِٹ انڈیا' مہم چلائی گئی ہے۔ یہ مہمات ہمارے علاقائی کھیلوں کو فروغ دینے کے لیے شروع کی گئی ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

i. ''تندرستی ہزار نعمت ہے'' سے کیا مراد ہے؟

ii. کھیل کس جذبے کو فروغ دیتے ہیں اور کیسے؟

iii. خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کے لیے کھیلوں کے کون کون سے مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں؟

iv. کھیلوں سے کس طرح اتحاد، حوصلہ مندی اور آپسی تعاون کا جذبہ فروغ پاتا ہے؟

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے:

i. ورزش کرنے سے انسان ________ رہتا ہے۔ (سست/چست)

ii. کھیل کود میں حصّہ لینے سے جسمانی ________ حاصل ہوتی ہے۔ (قوت/طاقت)

iii. کھیل یکجہتی کے جذبے کو ________ دیتے ہیں۔ (ترقی/فروغ)

iv. گلّی ڈنڈا پورے ہندوستان میں ________ ہے۔ (معروف/مقبول)

v. رسا کشی کے کھیل میں ایک مضبوط ________ کے بیچ میں الگ الگ رنگ کے نشان لگائے جاتے ہیں۔ (رسّی/رسّا)

مثال کے مطابق نیچے لکھے لفظوں کی جمع اور جمع الجمع لکھیے:

جوہر	جواہر	جواہرات
رسم	________	________
عجیب	________	________
رقم	________	________
خبر	________	________
وجہ	________	________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

ان جملوں پر غور کیجیے:

دروازہ کھلا ہے، کھڑکی کھلی ہے، مکان بڑا ہے، دیوار اونچی ہے۔ ان جملوں میں دروازہ، مکان مذکر کے طور پر اور کھڑکی، دیوار مؤنث کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ نیچے دیے ہوئے لفظوں سے مذکر اور مؤنث الگ الگ کر کے لکھیے:

کاغذ کتاب لباس مصیبت راستہ محنت خوف جلسہ تعلیم موقع ہوا مٹی

© NCERT not to be republished

مذکر	مؤنث

◆ نیچے دیے گئے کھیلوں کے مشہور کھلاڑیوں کے نام معلوم کر کے لکھیے۔

کرکٹ ________ ________ ________

بیڈمنٹن ________ ________ ________

ٹینس ________ ________ ________

کبڈی ________ ________ ________

فٹ بال ________ ________ ________

بھالا پھینک ________ ________ ________

© NCERT not to be republished

◆ دی گئی عبارت کو غور سے پڑھیے۔ اس کا عنوان تجویز کیجیے اور یہ بھی بتائیے کہ آپ نے یہی عنوان کیوں رکھا؟

ہمارے ملک کی مشہور کھلاڑی ارونما سنہا والی بال کی قومی کھلاڑی اور خصوصی ضروریات کی حامل کوہ پیما ہیں۔ ایک حادثے میں انھیں اپنے پیر سے محروم ہونا پڑا تھا۔ اس کے باوجود انھوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی، حالات کا سامنا کیا اور غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ ارونما سنہا نے ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی ایورسٹ محض 26 سال کی عمر میں فتح کی۔ ایسا کرنے والی وہ دنیا کی پہلی خاتون ہیں۔ کھیلوں میں اعلیٰ کارکردگی پر حکومت ہند نے انھیں پدم شری اعزاز سے نوازا۔

✷ نیچے دیے گئے الفاظ کو پڑھیے:

زمین و آسمان　　　شمس و قمر

ان الفاظ میں زمین اور آسمان ایک دوسرے کی ضد ہیں، اسی طرح شمس اور قمر بھی ایک دوسرے کی ضد ہیں جن کے معنی ہیں سورج اور چاند۔ ہم اپنی بات کو پُر اثر اور دل چسپ بنانے کے لیے متضاد الفاظ کو ایک ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور پانچ ایسے الفاظ معلوم کر کے نیچے لکھیے:

i. ____________

ii. ____________

iii. ____________

iv. ____________

v. ____________

تلاش کیجیے

ہمارے ملک کے کئی علاقوں میں تہوار کے موقع پر کشتی رانی کے مقابلے ہوتے ہیں۔ اس مقابلے کی تفصیل معلوم کیجیے اور اپنی کاپی میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

خصوصی ضروریات کے حامل کھلاڑیوں کے لیے بین الاقوامی سطح پر پیرالمپکس کھیلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس زُمرے میں ہمارے ملک کے جن کھلاڑیوں نے حصہ لیا اور میڈل جیتے، ان کے اور ان سے جڑے کھیلوں کے نام معلوم کیجیے اور باکس میں لکھیے:

درج ذیل معمّے میں دس مختلف کھیلوں کے نام چھپے ہوئے ہیں۔ انھیں تلاش کیجیے اور نیچے لکھیے:

ڑ	ل	ت	س	ش	ن	ڈ
پ	و	ل	و	ط	ظ	ف
ز	ڈ	گ	ک	ر	ک	ٹ
ٹ	و	و	ب	ن	ش	ب
ے	م	ل	ڈ	ج	ت	ا
ن	و	ف	ڈ	غ	ی	ل
س	ع	ک	ی	ر	م	ٹ

1. ______ 2. ______ 3. ______ 4. ______ 5. ______

6. ______ 7. ______ 8. ______ 9. ______ 10. ______

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- کھیلوں کے بارے میں بہت سی نظمیں اور گیت لکھے گئے ہیں۔ انھیں پڑھیے اور کسی ایک کھیل کو موضوع بنا کر نظم یا گیت لکھنے کی کوشش کیجیے۔

عملی کام

- کیا آپ نے اپنے اسکول یا آس پاس کے علاقے میں ان بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا ہے جو اچھی طرح چل نہیں سکتے یا دوڑ نہیں سکتے یا سن اور دیکھ نہیں سکتے؟ اگر آپ کو ان میں سے کسی ایک بچے سے گفتگو کرنے کا موقع ملے تو آپ کون کون سی باتیں معلوم کرنا چاہیں گے؟
- اپنے علاقے میں کھیلے جانے والے کھیلوں کی فہرست تیار کیجیے اور یہ معلوم کیجیے کہ وہ دوسری جگہوں پر کھیلے جانے والے کھیلوں سے کس طرح مختلف ہیں؟
- اسکول کے 'اسپورٹس ڈے' میں آپ نے جن کھیلوں میں حصہ لیا اس کی تفصیل اپنی کاپی میں لکھیے۔
- دیے گئے ویب لنک کی مدد سے کھیلوں کی تفصیل معلوم کیجیے: *https://yas.gov.in*

© NCERT not to be republished

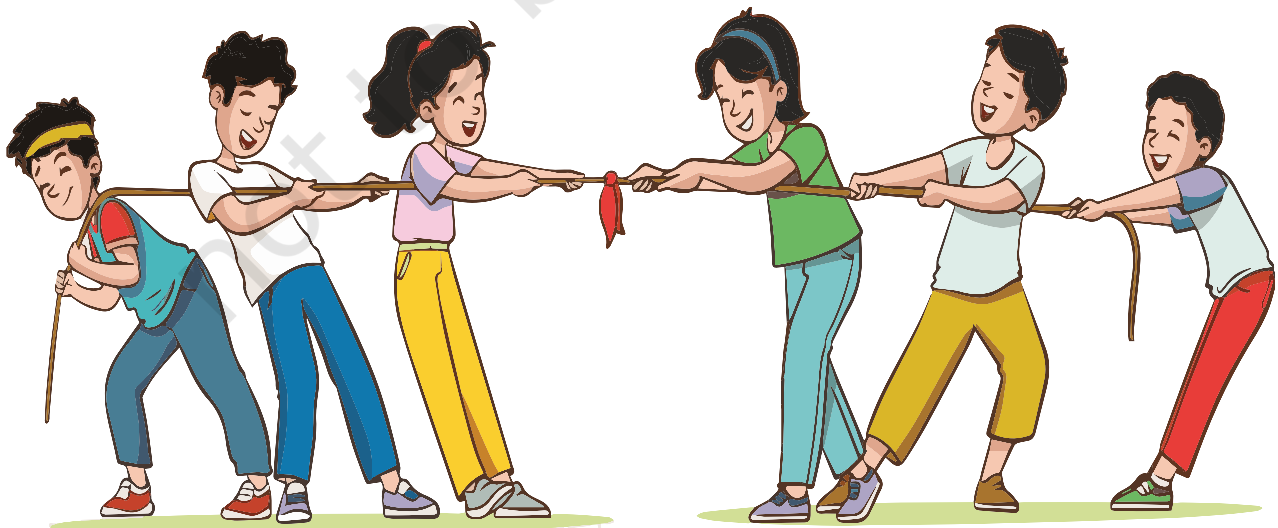

4771CH13

13 جھلکاری بائی

کردار : رانی لکشمی بائی، ناناصاحب، سامنت، جھلکاری بائی، جنرل روز، ایلچی، سپاہی اور دامودر راؤ (خاموش کردار)

زمانہ : سنہ 1857

پہلا منظر

(رانی لکشمی بائی اپنے محل میں جنگی لباس میں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سامنے ناناصاحب اور کچھ سردار بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاس ہی ایک پلنگ پر رانی کا گود لیا بیٹا دامودر راؤ بیٹھا ہے۔ لکشمی بائی تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتی ہے۔)

لکشمی بائی : جھانسی کے بہادرو! انگریزوں کی ایک بڑی فوج نے جھانسی کو چاروں جانب سے گھیر لیا ہے۔ ہمارے کئی بہادر سپاہی شہید ہو چکے ہیں۔ ہمارے کچھ سردار انگریزوں سے جا ملے ہیں۔ اب ہمارے سامنے ایک ہی راستہ بچا ہے کہ ہم قلعے کا پھاٹک کھول دیں اور انگریزوں کی فوج سے جنگ لڑیں۔ اب جھانسی کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

© NCERT not to be republished

سامنت : رانی صاحبہ! جھانسی پر اپنی جان قربان کرنے کے لیے ہم ہمیشہ تیار ہیں۔ ہم دامودر راؤ کی حفاظت کا انتظام بھی کرلیں گے۔ لیکن دانستہ طور پر انگریزوں کی فوج کے سامنے جاکر جان دینا عقل مندی نہیں ہے۔ اچھا تو یہ ہوگا کہ کسی طرح قلعے سے محفوظ نکل کر فوج کو ازسرِنو متحد کریں۔

لکشمی بائی : میں آپ کے منصوبے سے اتفاق کرتی ہوں لیکن اب انگریزوں کی فوج کا گھیرا توڑ کر باہر نکل پانا آسان نہیں ہے۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ انگریزوں کے مخبر محل کے اندر بھی ہیں۔ یہ غدّار ہماری چھوٹی چھوٹی باتیں انگریزوں تک پہنچا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں چوہے کی طرح بل میں چھپے رہنے سے تو اچھا ہے شیر کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑیں۔

ناناصاحب : رانی صاحبہ! ہم آپ جیسی بہادر شخصیت کو انگریزوں کی فوج کے سامنے مرنے کے لیے نہیں جانے دیں گے۔ میں سامنت کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ آپ کا یہ فیصلہ جذباتی ضرور ہے لیکن حکمتِ عملی کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہمیں کوئی دوسرا راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ آپ کی شکست صرف رانی لکشمی بائی کی شکست نہیں ہوگی، پوری جھانسی کی شکست ہوگی۔ اگر جھانسی کی اتنی آسانی سے ہار ہوگئی تو پورے ہندوستان میں جاری جنگِ آزادی کی تحریک خطرے میں پڑ جائے گی۔ اس وقت سب کی نگاہیں آپ پر ٹکی ہوئی ہیں۔

(ایک ایلچی آتا ہے)

ایلچی : رانی صاحبہ کی جے!

لکشمی بائی : کہو، کیا خبر لائے ہو؟

ایلچی : رانی صاحبہ! خبر اچھی نہیں ہے۔ انگریزوں کی فوج کا گھیرا جھانسی کے چاروں طرف سخت ہوگیا ہے۔ انھوں نے آپ کو زندہ پکڑنے کی ٹھان رکھی ہے۔

لکشمی بائی : وہ خواب دیکھ رہے ہیں۔ خیر تم جاؤ! حالات پر نظر رکھو!

(ایلچی تیز قدموں سے چلا جاتا ہے)

لکشمی بائی : ناناصاحب! میں کسی بھی حال میں انگریزوں کی قیدی نہیں بننا چاہتی ہوں۔ میں جھانسی کی حفاظت کرتے ہوئے موت کو گلے لگالینا پسند کروں گی۔ آپ لوگ اپنے حوصلے کو یکجا کرکے تہیہ کریں کہ انگریزوں کی فوج کو شکست دینا ہے۔

(اسی دوران خواتین فوج کی سپہ سالار جھلکاری بائی داخل ہوتی ہے۔ وہ لکشمی بائی کی ہم شکل نظر آتی ہے۔)

جھلکاری بائی : رانی صاحبہ کی جے!

لکشمی بائی : آؤ آؤ جھلکاری بائی! تم صحیح وقت پر آئی ہو۔ کہو، تمھاری فوج کی کیا تیاری ہے؟

جھلکاری بائی : رانی صاحبہ! خواتین فوج، اگلی صفوں میں لڑنے کے لیے تیار کھڑی ہے۔ بس... آپ کے حکم کا انتظار ہے! لیکن...

لکشمی بائی : لیکن کیا؟ بلا جھجک کہو۔

جھلکاری بائی : گستاخی معاف ہو رانی صاحبہ! مجھے اس فیصلہ کن جنگ کے لیے آپ کا فوجی لباس، پگڑی اور کلغی چاہیے۔

لکشمی بائی : (مسکرا کر) ٹھیک ہے جھلکاری بائی! تمھاری یہ خواہش ضرور پوری ہوگی۔

(لکشمی بائی کمرے میں جاتی ہے اور واپس آ کر ایک تھال جھلکاری بائی کو دیتی ہے۔)

ناناصاحب : جھلکاری بائی! تمھارا منصوبہ کیا ہے؟ یہ تو بتاؤ۔

جھلکاری بائی : میرا منصوبہ یہ ہے کہ میں اپنی فوج کو لے کر انگریزوں کو قلعے کے مرکزی دروازے پر الجھا کر رکھوں گی۔ اس سے ان کی پوری توجہ مجھ پر رہے گی۔ وہ رانی سمجھ کر مجھے گھیرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اتنے میں رانی صاحبہ دامودر کے ساتھ اپنی بہادر فوج لے کر محل سے دور نکل جائیں گی۔

© NCERT not to be republished

لکشمی بائی : لیکن جھلکاری! میں تمھیں جان بوجھ کر موت کے منھ میں کیسے جانے دوں؟

جھلکاری بائی : رانی صاحبہ! آپ ہی نے ہمیں سکھایا ہے کہ بہادر عورتیں موت سے نہیں ڈرتیں۔ ہم جان کی بازی لگا کر بھی جھانسی کی حفاظت کریں گے۔

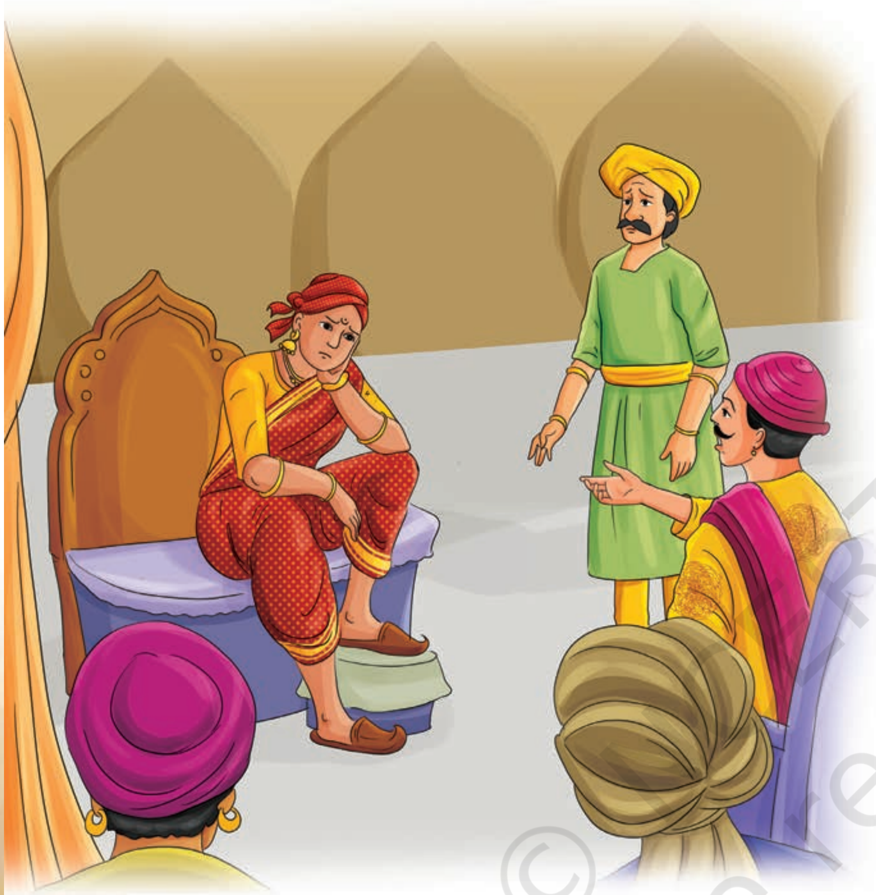

ناناصاحب : جھلکاری بائی صحیح کہتی ہے رانی صاحبہ! اب آپ دیر مت کیجیے۔

("مہارانی کی جے! جھانسی امر رہے! " کا نعرہ لگاتے ہوئے جھلکاری بائی باہر نکل جاتی ہے۔ اس کے پیچھے چند سپاہی بھی نکلتے ہیں۔ جھلکاری انھیں جھک کر سلام بجالاتی ہے اور چلی جاتی ہے۔)

(فیڈ آؤٹ)

دوسرا منظر

(سبھی درباری اور فوج کے سر براہ پریشان ہیں۔ لکشمی بائی پریشانی کی حالت میں بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ فوجی سر براہ اور دربار کے لوگ سنجیدگی سے کچھ تبادلۂ خیال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نانا صاحب لکشمی بائی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔)

ناناصاحب : رانی صاحبہ! ہمیں محل کا پھاٹک کھول کر انگریزوں پر حملہ کرنے کے بجائے اپنی فوج کو کسی اور طریقے سے حملہ کے لیے تیار کرنا چاہیے۔

سامنت : ناناصاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں رانی صاحبہ! ہمارے بہت سے فوجی شہید ہو چکے ہیں۔ انگریزوں کے پاس جدید ہتھیار بھی ہیں۔ اس لیے ہمیں جذبات کے بجائے حکمت عملی سے کام لینا چاہیے۔

لکشمی بائی : اس وقت حکمت عملی کے بجائے ہمت اور شجاعت کی ضرورت ہے۔ زیادہ سوچنے کا وقت نہیں ہے اب...

(اس دوران جھلکاری بائی رانی لکشمی بائی کے فوجی لباس میں داخل ہوتی ہے۔ اور رانی لکشمی بائی کے بالکل قریب

© NCERT not to be republished

آ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ وہ رانی لکشمی بائی سے اس قدر مشابہت رکھتی ہے کہ ان دونوں میں فرق کرنا دشوار ہوتا ہے کہ اصل کون ہے۔ سب لوگ اسے حیرت سے دیکھتے ہیں۔ جھلکاری بائی لکشمی بائی کے انداز میں ہی ان کے جملے کو مکمل کرتے ہوئے کہتی ہے۔)

جھلکاری بائی : میدان میں داخل ہونے کا وقت آ گیا ہے۔

ناناصاحب : ارے جھلکاری بائی تم! تم تو ہو بہ ہو رانی صاحبہ لگ رہی ہو۔

جھلکاری بائی : آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میرا رانی صاحبہ کا ہم شکل ہونا شاید آج زیادہ بامعنی ہو سکتا ہے۔

تیسرا منظر

(لکشمی بائی کے بھیس میں جھلکاری بائی انگریزوں کی فوج پر ٹوٹ پڑتی ہے۔ فوج کو چیرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ خواتین فوج

© NCERT not to be republished

بھی دشمنوں کے ساتھ جنگ کر رہی ہے۔اسی دوران جھلکاری بائی کے جسم پر کئی زخم لگتے ہیں۔وہ نڈھال ہو جاتی ہے۔یہ دیکھ کر جنرل اپنی فوج کو حکم دیتا ہے۔)

جنرل روز : سپاہیو! جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا ہے۔چاروں طرف سے گھیر لو اسے۔

(انگریزی فوج آگے بڑھتی ہے اور نڈھال جھلکاری بائی پر تلوار سے وار کرتی ہے۔جھلکاری بائی زمین پر گر جاتی ہے۔انگریزی فوج اسے قیدی بنا لیتی ہے۔)

جنرل روز : جھانسی کی رانی! تم بہت بہادر ہو۔ہم تمھاری بہادری کو سلام کرتے ہیں لیکن اب تم ہماری قید میں ہو۔

جھلکاری بائی : (کراہتے ہوئے) جنرل! جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا تمھاری بساط سے باہر ہے۔وہ زندہ رہنے تک آزاد ہی رہے گی۔رانی جھانسی کی جے! (اتنا کہہ کر جھلکاری بے ہوش ہو جاتی ہے۔جنرل اسے غور سے دیکھتا ہے۔)

جنرل روز : کیا؟ یہاں کوئی ہے جو اسے پہچانتا ہو؟

(ایک سپاہی وہاں آتا ہے۔فوجی خاتون کو غور سے دیکھتا ہے۔اس کی گردن کو دوسری طرف کرتا ہے اور اسے پہچان لیتا ہے۔)

سپاہی : جنرل آپ کا شک صحیح ہے۔یہ لکشمی بائی نہیں، اس کی ہم شکل جھلکاری بائی ہے۔

جنرل روز : جھلکاری بائی! اس عورت نے تو کمال کر دیا۔

(جھلکاری بائی کا مردہ جسم زمین پر پڑا ہے۔جنرل روز حیرت زدہ کھڑا ہے۔پردہ دھیرے دھیرے گرتا ہے۔)

(ہندی سے ترجمہ)

لفظ و معنی

مُخاطب	:	جس سے بات کی جائے
از سرِ نو	:	نئے سرے سے
متّحد	:	یکجا ہونا، ایک ساتھ ہونا
ایلچی	:	خبر لانے والا سفیر
تہیّہ	:	فیصلہ، مکمل ارادہ
تبادلۂ خیال	:	دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا آپسی اظہار رائے
مشابہت	:	ایک جیسا دکھائی دینا، مماثلت
بساط	:	طاقت، شطرنج کھیلنے کا کپڑا

غور کیجیے

- جھلکاری بائی رانی لکشمی بائی کی ہم شکل تھی۔ اس نے رانی لکشمی بائی کی جگہ انگریزوں سے لوہا لیا اور وطن کے لیے اپنی جان قربان کر دی۔ وہ بہت بہادر خاتون تھی اور بہت ہی کم عمر میں گھڑسواری اور ہتھیار چلانے کے فن میں مہارت حاصل کر لی تھی۔ وہ رانی لکشمی بائی کی قابل اعتماد سپاہیوں اور مشیروں میں سے ایک تھی۔ اس کی بہادری کی وجہ سے اسے رانی لکشمی بائی کی فوج 'دُرگا دَل' میں اہم عہدہ حاصل تھا۔

سوچیے اور بتائیے

i. رانی لکشمی بائی سامنت کا مشورہ کیوں قبول نہیں کرنا چاہتی تھی؟

ii. جھلکاری بائی نے کیا منصوبہ پیش کیا؟

iii. ''جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا تمھاری بساط سے باہر ہے۔'' جھلکاری بائی نے کیوں کہا؟

iv. ڈرامے کا کون سا کردار آپ کو پسند ہے اور کیوں؟

© NCERT not to be republished

- **خالی جگہوں کو صحیح لفظ سے پُر کیجیے:**

- دانستہ طور پر انگریزوں کی فوج کے سامنے جاکر جان دینا ______ نہیں ہے۔ (عقل مندی/بہادری)
- رانی صاحبہ! ______ اگلی صفوں میں لڑنے کو تیار کھڑی ہے۔ (خواتین فوج/لکشمی بائی کی فوج)
- ارے جھلکاری بائی تم! تم تو ہوبہ ہو ______ لگ رہی ہو۔ (ناناصاحب/رانی صاحبہ)
- جھانسی کی رانی کو زندہ پکڑنا تمھاری ______ سے باہر ہے۔ (بساط/قدرت)

- **کالم 'الف' اور کالم 'ب' کے صحیح جوڑ ملائیے:**

	کالم (الف)	کالم (ب)
i.	رانی لکشمی بائی	انگریزی فوج کا بڑا افسر
ii.	ناناصاحب	رانی لکشمی بائی کا گود لیا ہوا بیٹا
iii.	جھلکاری بائی	ہندوستان کی خاتون مجاہدِ آزادی جنھوں نے جھانسی کی رہنمائی کی
iv.	ایلچی	جھانسی کی فوج کے سردار
v.	جنرل روز	خواتین فوج کی سپہ سالار
vi.	دامودر راؤ	پیغام لانے والا

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- آپ کو معلوم ہے کہ جس لفظ سے کسی اسم کی خوبی، خامی یا خصوصیت ظاہر ہو، اُسے 'صفت' کہتے ہیں اور وہ اسم جس کی خصوصیت ظاہر کی جائے، اُسے 'موصوف' کہتے ہیں مثال کے طور پر چھوٹے بچے۔ یہاں 'چھوٹے' صفت اور 'بچے' موصوف ہے۔ نیچے دیے گئے جملوں میں سے 'صفت' اور 'موصوف' کو الگ کر کے لکھیے:

i. انگریزوں کی ایک بڑی فوج نے جھانسی کو چاروں جانب سے گھیر لیا ہے۔

ii. ہمارے کئی بہادر سپاہی شہید ہو چکے ہیں۔

iii. رانی صاحبہ! آپ ہی نے ہمیں سکھایا ہے کہ بہادر عورتیں موت سے نہیں ڈرتیں۔

© NCERT not to be republished

iv. انگریزی فوج نڈھال جھلکاری بائی پر تلوار سے وار کرتی ہے۔
v. انگریزوں کے پاس جدید ہتھیار بھی ہیں۔

صفت	موصوف

◆ نیچے دیے گئے الفاظ کی جمع اور جمع الجمع بنائیے:

لفظ	جمع	جمع الجمع
فتح		
امر		
شاہد		
رکن		
دوا		

◆ نیچے دیے گئے محاوروں کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. بساط سے باہر ہونا ______________________
ii. دشمن پر ٹوٹ پڑنا ______________________
iii. اینٹ سے اینٹ بجانا ______________________
iv. دانت کھٹّے کرنا ______________________
v. پاؤں اکھڑنا ______________________

© NCERT not to be republished

تخلیقی اظہار

- دو لوگوں کے درمیان گفتگو یا بات چیت کو 'مکالمہ' کہا جاتا ہے۔ مکالمے ڈرامے کا اہم جُز ہوتے ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھی کے ساتھ مل کر کسی موضوع پر مکالمے لکھیے اور انھیں جماعت میں سنائیے۔
- آپ کو معلوم ہے کہ ملک کی آزادی کی لڑائی میں خواتین نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ آپ کسی خاتون مجاہدِ آزادی کے بارے میں پڑھیے اور اپنے تاثرات کا تحریری اظہار کیجیے۔

عملی کام

- مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی خواتین کی فہرست تیار کیجیے۔
- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے جھلکاری بائی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیجیے۔

1. *https://indianculture.gov.in*
2. *https://amritmahotsav.nic.in/unsung-heroes-detail.htm23473*
3. *https://ncert.nic.in/pdf/module/Nari_Shakti/NSF2E.pdf*

© NCERT not to be republished

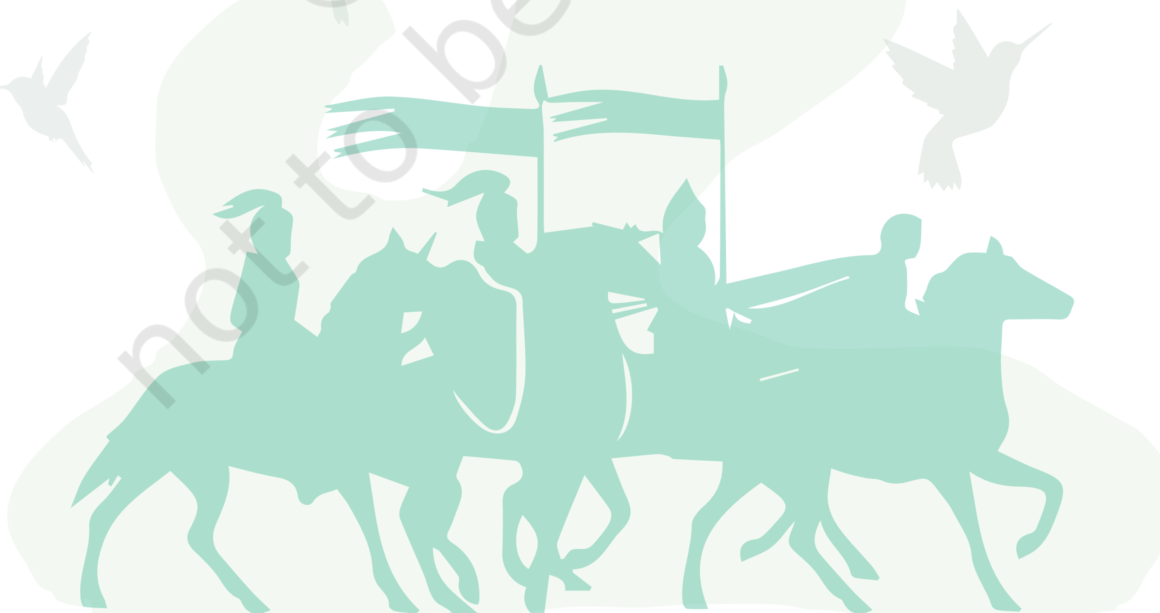

4771CH14

14 ڈِیجیٹل ٹیکنالوجی

'ڈیجیٹل' لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے 'انگلی' اور انگلی ہی صدیوں سے گنتی کرنے میں استعمال ہوتی رہی ہے۔ ہم آج بھی اپنی انگلیوں اور انگلیوں کے پوروں پر گنتی کرتے ہیں۔ اسی سے لفظ 'ڈِیجِٹ' بنا جِس کو ہم اُردو میں ہندسہ کہتے ہیں۔ ہندسے اگر چہ لامحدود ہیں لیکن اُن کی مدد سے چیزوں کو گِننے اور اُن کا حساب رکھنے میں بہت وقت لگتا ہے۔ اسی لیے وقت کو بچانے کے لیے گنتی کرنے والی مشینیں ایجاد ہوئیں۔ لیکن ان کی بھی رفتار ہلکی تھی اور وہ صرف گنتی کرسکتی تھیں، کسی زبان کے حروف کو جمع کر کے جُملے بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھیں۔ اِس مسئلے کا حل ایسے نکلا کہ صرف دو اعداد یعنی صفر اور ایک (0,1) کے ایسے کوڈ بنائے گئے جن سے زبان کے حروف بھی لکھے جاسکتے تھے۔ جیسے انگریزی کے 'A' کا کوڈ '0110001' ہے۔ ان کوڈوں میں چوں کہ صرف دو عدد استعمال ہوتے تھے اِس لیے اِن کو 'بائنری کوڈ' یعنی دو اعداد پر مشتمل کوڈ کہا گیا۔ اس کوڈ کے بننے کے بعد ہی کمپیوٹر بننے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

1970 کے آس پاس ہماری میزوں پر کمپیوٹر آپہنچا اور ایک نئے انقلاب کی شروعات ہو گئی۔

آہستہ آہستہ ٹائپ رائٹر کی جگہ کمپیوٹر نے لے لی۔ اب خط و کتابت اور ہر طرح کی لکھائی کمپیوٹر پر کی جانے لگی۔ اس کے اسکرین پہ لکھا ہوا دکھائی بھی دیتا تھا اور پرنٹ کر کے ایک صفحے کی کئی کاپیاں بھی بنائی جا سکتی تھیں۔

پھر 'ورلڈ وائڈ ویب' (World Wide Web) جسے ہم انٹرنیٹ بھی کہتے ہیں، کی شروعات ہوئی۔ ہماری تحریریں، کمپیوٹر کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ ماؤس کی ایک 'کِلک' پر بھیجی جانے لگیں۔ اسی طرح تصویر اور آواز کو بھی اِسی بائنری کوڈ میں تبدیل کر کے بھیجا جانے لگا۔ اِس کو ڈیا ڈِیجیٹل طریقے کو استعمال کرنے کا ایک بڑا فائدہ یہ تھا کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے میں نہ تو تحریر خراب ہوتی ہے اور نہ ہی آواز۔

© NCERT not to be republished

بِٹ، کمپیوٹر میں استعمال کیا جانے والا اور جمع ہونے والا سب سے چھوٹا بائنری ڈیجٹ ہوتا ہے۔ بہت سارے 'بِٹ' جمع ہو کر 'بائٹ' بناتے ہیں۔ جس طرح کسی مالا میں موتی پرو دیے جاتے ہیں اِسی طرح 'بائٹ' میں بِٹ کی ایک ایسی قطار ہوتی ہے جس کو کمپیوٹر پیغام کا ایک حصہ سمجھ کر اُس پر کام کرتا ہے۔ جس طرح کسی مالا میں 100 یا ہزار دانے ہوتے ہیں اسی طرح 1 کِلو بائٹ (KB) میں ایک ہزار چوبیس بائٹ اور ایک میگا بائٹ (MB) میں دس لاکھ اور ایک گیگا بائٹ (GB) میں تقریباً 1 ارب بائٹ ہوتی ہیں۔ بعد میں یہ کام مائیکرو چِپ یا کمپیوٹر چِپ کے ذریعے ہونے لگا۔ ڈاٹا کارڈ میں صرف معلومات جمع کی جاتی تھیں جب کہ چِپ کے ذریعے اور بھی بہت سے کام کیے جاسکتے ہیں۔

کمپیوٹر، جسے آپ نے اپنے اسکول یا دفتر میں دیکھا ہوگا یا لیپ ٹاپ کی شکل میں ایک کتاب جیسا دیکھا ہوگا، یہ تو کمپیوٹر کی پرانی اور عام شکل ہے۔ آج کمپیوٹر ہماری زیادہ تر مشینوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہمارے کپڑے دھونے کی مشینیں، مائیکرو ویو، ریفریجریٹرس، کاریں، ہوائی جہاز، پانی کے جہاز اور ریل گاڑیاں غرض ہر ایک میں کمپیوٹر پروگرام چلتے ہیں۔ ان سب میں اُن کے کاموں کو کنٹرول کرنے والے کمپیوٹر لگے ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ اور ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اب اِن کو ہم دور بیٹھے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ ہماری سڑک کی لائٹیں اب شام کو اندھیرا ہوتے ہی خود جلنے لگتی ہیں۔ آپ نے بہت سی جگہوں پر خود کار (آٹو میٹک) دروازے دیکھے ہوں گے جو آپ کے وہاں پہنچتے ہی خود کُھل جاتے ہیں اور آپ کے اندر جانے پر بند ہو جاتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

کچھ دروازوں پر ڈِیجیٹل تالے ہوتے ہیں جو مخصوص کوڈ سے کھلتے ہیں۔ بہت اہم جگہوں پر ایسے دروازے لگائے جاتے ہیں جن کو کھولنا کسی دوسرے کے لیے ناممکن ہوتا ہے۔

انٹرنیٹ کے ساتھ ڈِیجیٹل ٹیکنالوجی کا استعمال بہت عام ہوگیا ہے۔ اسی کے ساتھ سائبر سکیورٹی بھی ایک چیلنج ہے جس میں ڈیجیٹل حملوں سے بچنے کی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ سائبر سکیورٹی کا کام کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، اسمارٹ فون وغیرہ کو سائبر حملوں سے محفوظ رکھنا ہے تاکہ اس کے استعمال سے ہم کسی دھوکہ دھڑی کا شکار نہ ہوں۔

اب آپ کو پیسے نکالنے کے لیے ہمیشہ بینک نہیں جانا پڑتا بلکہ جگہ جگہ لگی ہوئی اے ٹی ایم سے آپ پیسے نکال سکتے ہیں۔ یہ بھی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے چلتی ہیں اور اُسی کی مدد سے محفوظ رہتی ہیں۔ جب آپ سڑک پر جا رہے ہوں تو سگنل اپنے آپ لال یا ہرا ہوتا نظر آتا ہے۔ یہ بھی اسی ٹیکنالوجی کی مدد سے خود کار طریقے سے کام کرتا ہے۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سونے پہ سہاگہ کی مثال ہیں۔ اب آپ کمپیوٹر یا اِسمارٹ فون پر کسی بھی طرح کی معلومات پلک جھپکتے ہی حاصل کر لیتے ہیں۔ اسمارٹ فون بھی ایک چھوٹا سا کمپیوٹر ہی ہے۔ اس سے آپ تصویر کھینچ سکتے ہیں اور انٹرنیٹ کی مدد سے اسے کہیں بھی بھیج سکتے ہیں موسیقی سُن سکتے ہیں اور دوسروں سے شیئر کر سکتے ہیں۔ ای۔ میل (E-mail) کے ذریعے آپ کہیں بھی خط بھیج سکتے ہیں، درخواست جمع کر سکتے ہیں اور اپنے کاغذات کی کاپی روانہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بینک سے لین دین بھی کر سکتے ہیں۔

ڈِیجیٹل ٹیکنالوجی نے لائبریری کے میدان میں بھی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اب آپ دور دراز کی کسی بھی لائبریری میں کون کون سی کتابیں ہیں، گھر بیٹھے اپنے کمپیوٹر یا موبائل پر تلاش کر سکتے ہیں۔ جو کتابیں الیکٹرانک شکل میں ہوتی ہیں اُن کو 'ای۔ بک' کہتے ہیں۔ اِن کو آپ انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے موبائل، ٹیب یا کمپیوٹر پر پڑھ سکتے ہیں۔

اس ڈیجیٹل دور میں ہماری روز مرہ کی سرگرمیاں جیسے ترسیل وابلاغ، سماجی نیٹ ورکنگ، بینکنگ، خرید و فروخت، تعلیم اور نقل و حمل وغیرہ آن لائن لین دین سے انجام پاتے ہیں۔ اسی طرح اسمارٹ فون میں موجود ایپ کی مدد سے ہم کسی بھی کام کو کہیں سے بھی کر سکتے ہیں مثال کے طور پر ٹیلی فون اور بجلی کے بل کی ادائیگی، ہوائی جہاز، ریلوں اور بسوں کے ٹکٹ خریدنا وغیرہ۔

ڈِیجیٹل ٹیکنالوجی کے جہاں بے شمار فائدے ہیں وہیں کچھ خطرات بھی ہیں۔کوئی شخص خاموشی سے آپ کے کمپیوٹر یا موبائل کے اندر 'داخل' ہوجاتا ہے۔اپنے کمپیوٹر پر ایسے 'وائرس' پروگرام بناتا ہے کہ وہ آپ کے سسٹم میں آکر اُس پر قبضہ کرلیتا ہے اور اُس کی معلومات چُرالیتا ہے۔اِس کو 'ہیکنگ' کہتے ہیں۔اگر ہم اپنے کمپیوٹر یا موبائل کو احتیاط سے استعمال کریں تو نقصان سے بچ سکتے ہیں۔

موجودہ ڈیجیٹل عہد میں ہم مختلف قسم کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہیں جیسے گوگل، ایکس (سابقہ ٹوئٹر)، فیس بک، انسٹاگرام اور یوٹیوب وغیرہ۔ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں فوری پیغامات کی ترسیل کے لیے ای۔ میل اور سیل فون پر گفتگو تو کافی دنوں سے جاری ہے مگر آج زمانہ ویڈیو کانفرنسنگ تک پہنچ چکا ہے۔آج ہم ویڈیو کالنگ کے ذریعے ایک ہی وقت میں بہت سارے لوگوں سے تبادلۂ خیال کرسکتے ہیں۔ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے ہماری روزمرہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔

— محمد اسلم پرویز

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

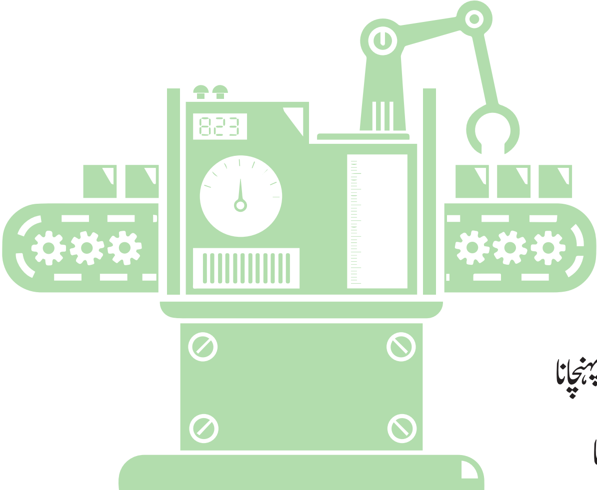

انقلاب	:	تغیر، تبدیلی
ہندسہ	:	عدد
خودکار	:	خود بخود کام کرنے والا
سونے پہ سہاگہ	:	اچھی چیز پر مزید بہتری
ترسیل و ابلاغ	:	ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام یا خبر پہنچانا
نقل و حمل	:	سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا

غور کیجیے

- ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے ہماری روزمرہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ زیادہ تر گھروں میں ڈیجیٹل آلات کا استعمال معمول بن چکا ہے۔ لوگ ڈیجیٹل آلات کا استعمال خاندان کے لوگوں اور دوستوں کے ساتھ رابطہ قائم کرنے، آن لائن خرید و فروخت کرنے اور بل ادا کرنے وغیرہ جیسے کاموں کو انجام دینے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
- ڈیجیٹل آلات پر ضروری حفاظتی فیچرس کو فعال کرنا ضروری ہے۔ جیسے وائی فائی کے محفوظ ہونے کو یقینی بنانا۔ آپریٹنگ سسٹم اور استعمال کیے جانے والے سافٹ ویئر کو محفوظ رکھنے کے لیے اپ ڈیٹ شدہ اینٹی وائیرس (Updated Antivirus) اور میل ویئر (Malware) سے محفوظ رکھنے والے سافٹ ویئر کا انسٹالیشن وغیرہ۔ اس کے علاوہ آن لائن لین دین کے لیے ہمیشہ اپ ڈیٹ براوزر کا استعمال کرنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. بائنری کوڈ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

ii. کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے کیا کیا کام انجام دیے جاسکتے ہیں؟

iii. ای۔ بک کسے کہتے ہیں؟

iv. اپنے کمپیوٹر اور موبائل کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا کیوں ضروری ہے؟

خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

———مالا میں ایک سو یا ہزار دانے ہوتے ہیں، اسی طرح ایک کلوبائٹ (KB) میں———بائٹ اور ایک میگابائٹ (MB) میں——— اور ایک گیگابائٹ (GB) میں تقریباً———بائٹ ہوتی ہیں۔

درج ذیل درست بیان پر صحیح (✓) اور غلط بیان پر غلط (✗) کا نشان لگایئے:

i. ڈیجیٹل کو اردو میں ہندسہ کہتے ہیں۔ (   )

ii. کمپیوٹر یا اسمارٹ فون پر انٹرنیٹ کی مدد سے کسی بھی نوعیت کی معلومات پلک جھپکتے حاصل ہو جاتی ہیں۔ (   )

iii. اے ٹی ایم کمپیوٹر کے بغیر کام کرتے ہیں۔ (   )

iv. 'بِٹ' کمپیوٹر میں استعمال ہونے والا سب سے چھوٹا بائنری ڈیجٹ ہے۔ (   )

صحیح جوڑ ملایئے:

i. ای-بک	i. ایسی چپ جس میں بہت سارا ڈاٹا ڈیجیٹلی محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔
ii. ای-میل	ii. ایک ایسا آن لائن ٹول جو انٹرنیٹ پر موجود معلومات کو تلاش کرنے اور دکھانے میں مدد کرتا ہے جیسے گوگل یا بِنگ وغیرہ۔
iii. میموری کارڈ	iii. کتابوں کا ڈیجیٹل نسخہ جسے آپ موبائل، کمپیوٹر اور ٹیبلیٹ وغیرہ میں پڑھ سکتے ہیں۔
iv. سرچ انجن	iv. پیغام پہنچانے کا ایک ڈیجیٹل وسیلہ جسے انٹرنیٹ کے ذریعے موبائل یا کمپیوٹر سے کسی کو بھیجا جاتا ہے۔

درج ذیل جملوں کو صحیح ترتیب دیجیے:

i. ڈیجیٹل / کمپیوٹر / ایک / ہے / مشین۔ ________________

ii. معلومات کو / میں / ٹیکنالوجی / ڈیجیٹل / بائنری کوڈ / تبدیل / کرتی ہے۔ ________________

© NCERT not to be republished

iii. ہم/ کے ذریعے/ کر سکتے ہیں/ انٹرنیٹ/ معلومات/ حاصل۔ ____________

iv. چھوٹا سا/ اسمارٹ فون/ ایک/ ہی ہے/ کمپیوٹر۔ ____________

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

” کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سونے پہ سہاگہ کی مثال ہے۔“ اس جملے میں 'سونے پہ سہاگہ' ایک کہاوت ہے۔ سہاگہ ایک کیمیکل ہے۔ اس کو سونے کے ساتھ ملاکر گرم کرنے پر سونے کی چمک اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اس کہاوت کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب ایک خوبی کے ساتھ دوسری خوبی موجود ہو۔ کہاوت کے پیچھے کوئی واقعہ یا کہانی ہوتی ہے۔ نیچے دی گئی کہاوتوں کے مفہوم بتایئے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

i. ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ____________ ____________

ii. چراغ تلے اندھیرا ____________ ____________

iii. دُور کے ڈھول سہانے ____________ ____________

iv. دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ____________ ____________

عبارت کو پڑھیے اور اس کا عنوان تجویز کیجیے۔ یہ بھی بتایئے کہ آپ نے یہی عنوان کیوں رکھا؟

موجودہ دور کمپیوٹر کا دور ہے۔ روزمرّہ کے تقریباً تمام کاموں میں کمپیوٹر کسی نہ کسی طور پر ہمارے کام آتا ہے۔ جدید ڈیجیٹل کمپیوٹر سائنسی تحقیق، انجینئرنگ کے علاوہ اسپتال، ہوائی جہاز، پیٹرول پمپ اور کارخانوں وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔ بڑی سطح پر سائنسی ایجادات اور ان کی حفاظت کے لیے استعمال کیے جانے والے کمپیوٹر کو ہائی برِیڈ کمپیوٹر کہا جاتا ہے جو جدید کمپیوٹر کی ایک عمدہ قسم ہے۔ یہ ڈیجیٹل اور اینالاگ کمپیوٹر کا انضمام ہے۔ اینالاگ کمپیوٹر ریاضی کے مسائل حل کرتا ہے۔ اسی طرح سُپر کمپیوٹر بھی تجزیہ کاری میں اپنے رفتار کے اعتبار سے عام کمپیوٹر پر فوقیت رکھتا ہے۔

© NCERT not to be republished

تلاش کیجیے

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی مدد سے پوری دنیا کے لوگ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں جس سے پوری دنیا ایک گلوبل ولیج ہو گئی ہے۔ کسی ایک ملک میں بولی جانے والی زبان، وہاں کی ثقافت اور تہذیب پر ایک مضمون لکھیے اور کلاس روم میں اسے پیش کیجیے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کی پہلی ریل گاڑی 1853 میں شروع ہوئی تھی۔ دیے گئے ویب لنک کی مدد سے بھاپ سے چلنے والی ریل گاڑی سے لے کر وندے بھارت ٹرین تک کے تاریخی سفر کے بارے میں معلومات جمع کیجیے اور ایک مضمون لکھیے۔

https://vandebharatexpress.co.in

- آن لائن شاپنگ بہت سے کفایتی متبادل مہیا کراتی ہے، لیکن اس میں کئی خطرات کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ اِن ممکنہ خطرات کے بارے میں اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور ان سے بچنے کی تدابیر معلوم کر کے لکھیے۔

تخلیقی اظہار

- بڑے شہروں میں ٹریفک لائٹ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی مدد سے کنٹرول ہوتی ہیں۔ یہ خود کار لائٹیں اپنے مقررہ وقت کے مطابق جلتی بجھتی رہتی ہیں۔ اگر کبھی اس کے نظام میں خرابی آجائے تو سڑکوں پر افراتفری کا عالم ہو جاتا ہے۔ ہر طرف سے آنے والے بے قابو ٹریفک سے راستے رک کر رہ جاتے ہیں۔ خیال کیجیے کہ اگر آپ ایسی کسی حالت سے دوچار ہوں

تو آپ کس طرح حالات کا سامنا کریں گے؟ اپنے تجربات چار پانچ جملوں میں لکھیے۔

عملی کام

- ڈیجیٹل انڈیا حکومت ہند کا ایک اہم پروگرام ہے جسے جولائی 2015 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس کا مقصد ہندوستان کو ڈیجیٹل طور پر بااختیار معاشرے اور علم پر مبنی معیشت میں تبدیل کرنا ہے۔ نیچے دیے گئے ویب لنک کے ذریعے اس پروگرام کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

https://www.digitalindia.gov.in

- نیچے دیے گئے ویب لنک کی مدد سے سائبر تحفظ اور سیکورٹی کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے اور اپنی کاپی بک میں لکھیے۔

https://ciet.ncert.gov.in/cyber-safety-security

© NCERT not to be republished

ایک لڑکی کا گیت

جہاں چڑیاں گھنیری جھاڑیوں میں چہچہاتی ہوں
جہاں شاخوں پہ کلیاں نِت نئی خوشبو لٹاتی ہوں
اور ان پر کوئلیں کُو کُو کے میٹھے گیت گاتی ہوں

وہاں میں ہوں، مری ہم جولیاں ہوں اور جھولا ہو

جہاں برسات کے موسم میں سبزہ لہلہاتا ہو
ہوا کی چھیڑ سے ایک ایک پتّہ تھرتھراتا ہو
جہاں چشموں کا پانی نرم لَے میں گنگناتا ہو

وہاں میں ہوں، مری ہم جولیاں ہوں اور جھولا ہو

© NCERT not to be republished

جہاں نہروں میں بہتا پانی موتی سا چھلکتا ہو
جہاں چاروں طرف گلزار میں سبزہ لہکتا ہو
جہاں پھولوں کی خوشبوؤں سے بَن کا بَن مہکتا ہو

وہاں میں ہوں، مری ہم جولیاں ہوں اور جھولا ہو

— اختر شیرانی

(پڑھنے کے لیے)

© NCERT not to be republished

نوٹ

© NCERT
not to be republished

نوٹ

© NCERT
not to be republished

نوٹ

© NCERT
not to be republished